ی حَدِیثٍ بَعْدَ ذٰلِکَ یُؤْمِنُوْنَ

الحمد للہ [illegible] ان فیض ترجمان رسالہ [illegible] در تعلیم اہتمام تفہیم جامع لاہل عقل و نقل

تعلیم [illegible] ت متعلقہ یورپ و امریکا [illegible] وغیرہ ممالک ہر اقلیم مصنفہ صاحب طبع

سالک [illegible] تعلیم علامہ عطریف فہامہ [illegible] السیر غزات العقل معیار نقود الفضل ضیا

مصباح [illegible] لوم جلاء زجاجہ عقول [illegible] العبد القیوم صانہ اللہ من جمیع الہموم والغموم ما برح نجم

ابتدائی تعلیم جبری

۱۳۱۱ھ

باہتمام [illegible] سعی جرنیل [illegible] رفیق صاحب [illegible] احرامات

[illegible] نشین چار [illegible] فیضان مزید [illegible] حفظہ اللہ

المجید من شر کل عنید مرید

در مطبع آصف دکن مطبوع و خاص و عام منظور انظار انام

و فدوی الافہام گردید

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
"	"	گنہگار رہوتا ہی ۔
"	۱۱	عالم قادر بالاتفاق پادشاہ ہے ۔
"	۱۴	آداب المجاہدین مین فنون حربیہ کو فرض عین لکھا ہے ۔
۱۰۳	۱۹	صاحب کشف الظنون کی رائی فرض عین فرض کفایہ کے بارہ مین ۔
۱۰۴	۳	علوم فرض کفایہ وہ ہین جنسے امر دنیا کا قوام ہو اور قانون شریعت
"	"	مستغنی نہ ہو ۔
"	۱۰	صاحب درالمختار کا بیان ۔
۱۰۵	۴	صاحب تبیین المحارم کا بیان ۔
"	۷	شرح تحریر مین فرض کفایہ مین صنائع محتاج الیہا کو داخل کیا ہی ۔
"	۱۲	تبیین المحارم مین اون علوم کو جو قوام امر دنیا مین اوسنے استغنا
"	"	نہو فرض کفایہ مین داخل کیا ہی ۔
"	۱۹	علما کا اختلاف دربارہ افضلیت فرض عین و فرض کفایہ ۔
۱۰۶	۶	بعض علما کے پاس اخلاق و تصوف فرض عین ہے ۔
"	۱۵	امام غزالی کے پاس فلسفہ حرام نہین ۔
"	۱۹	علم نجوم ضروری ہے ۔
۱۰۷	۱	حضرت عمر کی تاکید علم نجوم کے سیکھنے کیلئے ۔
"	۳	حج وجہاد دریائی بدون اسکے معطل ہوجائے ۔
"	۵	موسمونکا دریافت کرنا اور رعایا کو قحط وطوفانون کے صدمات
"	"	بچانا بدون اسکے ممکن نہین ۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
"	۱۵	جبر اولیا اطفال پر ہوتا ہے نہ اطفال پر۔
۱۹۳	۳	جبر ابتدائی سن مین ضرور رہے کہ ضرر سے بچائی جائین۔
"	۱۶	جب پرورش و تربیت اطفال مین جبر مسلم و ضروری ہے تو تعلیم مین کیون نہو۔
۱۹۴	۴	اعتراض پنجم۔ اسکے اجرا سے نیا جرم و نئی سزا تجویز کرنی ہوگی
"	۸	جواب۔ اسمین کیا برائی ہے بلکہ ایک معمولی بات و عمرانِ بشری کا مقتضا ہے۔
"	۱۷	یہہ غلط ہے کہ نیا قاعدہ ہے۔
۱۹۵	۳	اعتراض ششم۔ حقوق والدین مین دست اندازی ہوتی ہے
"	۶	جواب۔ دولت کا بہی مشترک حق ہے دولت ولی عام ہے
"	۰	ولی خاص وا پنی مشارکت کی نگرانی و قائمقامی اس وجہ سے کرسکتی ہے
"	۲۱	اس غلطی کی اصلاح بہی تعلیم پر موقوف ہے۔
۱۹۶	۳	اعتراض ہفتم۔ دولت و رعایا دونون متحمل اخراجات نہین ہوسکتے
"	۱۱	خزانہ سرکاری زیر بار ہوگا
"	۷	جواب۔ ایک امر ضروری و انتظامی کے بارہ مین زیر باری خزانہ کوئی عذر معقول و مقبول نہین۔ خصوصاً جبکہ اوسکی تلافی اور طرح ممکن ہو
"	۱۴	اسکی گنجائش بدون کسی زیرباری کے ممکن ہے۔
"	۱۶	جب اس قاعدہ کا اجرا محدود بفرقہ خاص ہے تو زیرباری کی کوئی وجہ نہین۔

تمت فہرست مضامین رپورٹ استدعائے تعلیم جبری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم والصلوٰۃ والسلام علی النبی الامی الذی بعث فی الامیین معلما لتعلیم الکتاب والحکمۃ والحکم وعلی آلہ واصحابہ الذین ھم سفن العلم ونجوم الظلم وفی مسباق العلم

مسباق العلم

اما بعد خادم وخاکپائے ارباب فہوم واصحاب علوم در ماندۂ ہموم وغموم موسوم بعبد القیوم بکمال عجز وادب اس محقر ہدیہ کو بتوقع قبول ورجاء حصول مامول ومسئول اوّلاً پیش گاہ بارگاہ دیجاہ ظل اللہ حضرت اقدس واعلائی اعلیحضرت حضور پرنور ادام اللہ اقبالہم وضاعف اجلالہم بہین پیشکش کرتا ہے اور عرض پرداز ہے کہ یہ غریب شہر تو کلا چہ دست رس دارد بجز اینکہ پیش تو این تحفۂ غریب آوردہ اگر اعلیحضرت اس طرف بنظر صلاح وفلاح عامہ رعایا و برایا اپنی خاص توجہ مبذول و اس فدوی وفدائی کے معروضہ کو مقبول فرماویں تو علم کی برکات وحسنات سے ملک مالا مال اور اوسکے ثمرات سے ہر ایک صاحب جاہ ومال ومفلس وکنگال نہال ہو جائیگا اور اعلیحضرت کا نام نامی دنیا کے تاریخ اور نیک نامی کی

سنہری کتاب مین یادگار روزگار رہیگا۔ سعہ برین رواق زبرجد نوشتہ اند ہر بر * کہ جز نکوئی اہل کرم نخواہد ماند * **ثانیاً** اس ناچیز تحریر کو بجناب مدارالمہام سرکار عالی نواب سرآسمانجاہ بہادر کے نظر فیض اثر مین لاکر ملتمس و ملتجی ہے کہ اِس مسئلہ مہمہ کیطرف خاص توجہ مبذول فرماکر اپنی ملک و رعایا کی بہبودی و ترقی قومی و ملکی کی بنیاد ڈالین اور جہالت کی تنگ کو اپنے ملک و قوم سے دور کرین و نکالین -

ثالثاً سائر اہل کیاست وسیاست و ریاست و وراست و امرائی ملت و دولت کیخدمات عالیہ مین اس کو پیش کرکے عرض پرداز ہے کہ اِس تحریر کو بغور ملاحظہ فرماکر اسطرف اپنی انظار و افکار کو متوجہ کرین اور جو کچھہ اسمین قرین صلاح وصواب ہو اوسکو بحال و برقرار رکھین اور اوسکی تصویب و تفصیل و تکمیل و تعلیل فرماوین اور جسقدر اصلاح کے قابل و لایق ہو اوسکی تصحیح کرین اور سب کے سب متفق القول بحیثیۂ مجموعی سرکار سے اِس بارہ مین کوئی قانون منظور و نافذ کرائین جس سے تعلیم و تعلم مین عمومیت و آسانی ہو اور رفع عسرت و دقت و پریشانی تا کہ قوم و ملک پر جو شرقاً و غرباً و جنوباً و شمالاً تمام جہالت کی ہمہ گہنگہور گہٹا چہائی ہوئی ہے وہ جاتی رہے اور آفتاب علم و فضل افق طالع قوم و ملک سے نکل آئے اور اوسکی کرنونسے ساری قوم و سارا جہان منور و روشن ہوجائے۔

اگرچہ بظاہر یہ مسئلہ اسوقت خاص ہماری ریاست یعنے دولت نظامیہ سرکار عالی سے متعلق ہے مگر چونکہ اسکے منفعت و حاجت و ضرورت سب ملکون و قومون کے ساتہ برابر و یکسان ہے اگر دوسری ممالک اسلامیہ و غیر اسلامیہ کے رعایا و نظما بہی اسطرف اپنا خیال بغرض اصلاح حال و استقبال و حال رجوع کرین اور اپنی اپنی ملک اور قوم مین اِس قاعدہ کو جاری و رائج کرین تو حالاً و مالاً موجودہ و آیندہ آنیوالے نسلونکے لیے نہ صرف مفید و نافع ہوگا بلکہ موجب کمال امتنان و باعث استحسان و احسان بے زوال ثابت ہوگا۔

خدای تعالے کے فضل و کرم و رحمت اعم و اتم سے امید واثق و رجاے صادق ہے

کہ تمام دنیا کے مسلمانون کو اوسکی توفیق عطا کرے تاکہ وہ برکت وفیض تعلیم حکمت سے مستفید اور ارشاد فیض بنیاد حضرت خیر البشر وانما بعثت معلماً (جز این نیست کہ معلم کر کے بھیجا گیا ہون مین) کے پورے مصدق اور دنیا پر اوسکی سچائی ظاہر کرنے والے ہون۔ اور سب اہل ملت ود ولت محلی بفضایل علم وحکمت ہوکر حیات جاوید پاوین اور خیر وبرکت وسعادات دارین کے نوید سے مبشر ہون۔

این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد۔ آمین آمین آمین یا رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین وبزیادۃ علم خیر العالمین وخیر المعلمین وخیر داعی رب زدنی علما فی الاولین وفی الآخرین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

تمت

تمہید

ذکر آغاز تحریک تعلیم جبری و تفصیل کارروائی سرکاری و حالت موجودہ آن تا تحریر رپورٹ ہذا و بیان ماخذ این مسئلہ

مین جبکہ سنہ ۱۲۹۵؁ ف مین مددگار ناظم تعلیمات تھا اولاً میرا خیال اسطرف یون رجوع ہوا کہ اوس سنہ کا موازنہ ترتیب دیتے وقت دوسرے ممالک ہند و دیسی ریاستون کے رقبہ و آمدنی و آبادی کے اعتبار سے مدارس و خرچ تعلیم و تعداد طلبہ کا مقابلہ و مقایسہ کر رہا تھا تو مجھے اس سرشتہ کی اوسط فیصدی کے نکالنے سے یقین ہوگیا کہ دوسرے ممالک سے ہماری سلطنت و ریاست مین ان سب اعتبارات سے جمیع امور مین یعنے باعتبار تعداد مدارس و مدرسین و طلبہ و اخراجات تعلیم کی بہت کمی ہے۔

مینے بغرض افزایش تعداد طلبہ اوسوقت یہ رائے قایم کی تھی کہ زمینداروں و جاگیرداروں و معاشداروں کی اطفال کی تعلیم جبری کردیجاوے تا تعداد طلبہ مدارس اضلاع مین سردست افزایش معتد بہ ہوجائے اسی غرض سے مینے ناظم صاحب تعلیمات کیخدمت مین گذارش پیش کی تھی کہ کونسل آف اسٹیٹ سے (جسکے وہ اوسوقت معتمد تھے) اس بارہ مین ایک اسکیم پاس کرائی جائے۔ ابھی یہ مسئلہ کونسل مین پیش ہونے نہین پایا تھا کہ مین اوس سررشتہ سے علیحدہ ہوگیا اور

یہ تجویزیون ہے مثل دیگر تجاویز انتظامیہ تعلیمات کی ناتمام رہے۔

گو جب مین سنہ ۱۲۹۶ فصلے مین عہدہ ڈپٹی کمشنری النعام صوبہ جنوبی پر مامور ہوا اور اپنے دورہ مین معاشدارون کی تفصیلی حالات دریافت کرنے کا مجھے پورا پورا موقع ملا اور معاشداروں سے ذاتی سابقہ پڑا اور رابطہ بڑھا تو میرا خیال بغرض اصلاح حال پھر دوبارہ اسطرف رجوع ہوا اور بعد خوض و فکر میرے نزدیک بدلائل عقلی و نقلی یہ ثابت ہوگیا کہ نہ صرف خاص معاشدارونکی بلکہ عام اہل ملک و رعایا کی صلاح و فلاح بدون طریقہ تعلیم جبری کی اختیار کیئے ہوئے ناممکن ہے اسی خیال سے مینے ایسے نقشے مرتب کرنی شروع کیے جن سے معلوم ہو جاسے کہ اطفال صغیر اندرون ہفت سالہ کتنے ہین اور سات سال سے بیس سال تک کے کتنے اور اس سے متجاوز کتنے تا غیر قابل تعلیم بوجہ صغر و کبر اور قابل تعلیم و تربیت اطفال کی صحیح مقدار معلوم ہو جائے اور اونکی آمدنی معاش کا حال کھل جائے جب ایسی تفصیلی نقشے مرتب و مکمل ہوگئے اور معلوم ہوا کہ ایک مقدار معتدبہ ایسے اطفال کی میسر آسکتے ہے جو تعلیم کے قابل ہین تو مین نے سرکار مین ایک رپورٹ کردی اور افتتاح مدرسہ معاشداران کی تحریک کی جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

ف ۱ تعلیم اعزہ کی ضرورت جیسا کہ خود معاشدارونکو بالذات ہے ایسا ہی سرکار کو بھی بلحاظ تعلقات ملکیہ و اغراض انتظامیہ کے اوسکی ضرورت ہے۔

ف ۲ اکثر معاشداران تعلیم و تربیت اطفال پر اور اونکو اس غرض سے صدر مقام صوبہ مین روانہ کرنے کیلئے آمادہ ہین۔

ف ۳ معاشدارون کے اطفال کی دو تقسیم باعتبار اون کے کثرت و قلت معاش و وسعت و تحمل اخراجات تعلیم و تربیت کی کرنی چاہیے ایک وہ جو صدر مقام پر تعلیم و تربیت پا دین دوسرے وہ جو اضلاع و تعلقات

کے مدارس مین داخل ہون۔

ف ۴ چونکہ یہ معاشدار مختلف قوم و مذہب و پیشہ کے لوگ ہین اونکی تعلیم ایک ہی طریقہ پر نہونی چاہیے بلکہ بلحاظ حالت مشیخت و سجادگی و زمینداری و سپہ گری و امارت جُدے جُدے طرز پر ہونی چاہیے عام سررشتہ تعلیم کے سلسلہ سے علیحدہ طریقہ اختیار کیا جاوے جس سے وُہ اونکی آبائی حیثیت و حالت معیشت و معاشرت سے جدا نہونے پاوین اور اپنی خاندانی امتیازات و اعزازات کو محفوظ و مصون رکھہ سکین۔ اِس لحاظ سے سلسلہ علوم وکتب درسیہ قواعد بورڈنگ وفیس وغیرہ کی تجویز تبلائی گئی تھی۔

ف ۵ الغرض میری رائے وتحریک سے نواب یار جنگ بہادر صوبہ دار سابق نے جنکو اپنی رعایا سے پدرانہ الفت وانست تھی اور رعایا کو بھی ویسا ہی اونپر اطمینان و اعتماد تہا پورا اتفاق فرمایا اور تمامتر ہمدردی کی ساتھ تائید کی اور سرکار سے درخواست افتتاح مدرسہ فرمائے جسکو نواب سر آسمان جاہ بہادر مدارالمہام سرکار عالے نے برضا و رغبت تمام قبول فرماکر شملہ سے لوٹتے وقت بتاریخ ۱۴ - ماہ اگست ۱۸۸۹ء مطابق ۵ ماہ ہر ۱۲۹۷ف و ۵۔ ماہ ذیحجہ ۱۳۰۶ھ روز سہ شنبہ وقت عصر افتتاح فرمایا جسکی تاریخ مینے یہ لکھی تہی۔

تاریخ افتتاح مدرسۂ سرداران

بشری لہا کلیۃ حیث ازدہت
باحسن مدرستہ تعوذ طبعہا
ولطالما منحت بنیہا حکمۃ
بمفاخر حیث مدارس آیۃ

بمکارم تزہو بکل الالسن
نشر المعارف فی رجال الموطن
وفصاحۃ اللسن البلیغ المتقن
قدما ما نتہا ملوک الیمن

في دولة الملك الهمام راحي الندى ۔ محبوب دولتها آا ایلد المحسن

نجل الملوك الآصفية من غدوا ۔ في حیدرآباد لسحب هتن

وتفاخرت بهم البلاد على الورى ۔ حتى على مصر وملك الدهمن

ساسوا البلاد وطهرو وارجائها ۔ من مرتجي او الجدا او مفتتن

بمدارس ومعارف وطنية ۔ لم تزدري بالسالفين وتطعن

من همة الندب الامير وزيرها ۔ ولتير دولتها الحكيم المرصن

لما تكامل حسنها ارختها ۔ في بيت شعر فاق روض السوسن

لله دار للعلوم اساسها ۔ لنفع البرايا في جنوب الدكن

سنہ ۱۳۰۵ھ

ف وقت افتتاح مدرسہ نواب یار جنگ بہادر صوبہ دار و نواب قیام الملک نواب صاحب کلیانی نے جو تقریرین کین تھین وہ یہان درج ذیل کیجاتی ہین ۔

تقریر نواب یار جنگ بہادر صوبہ دار

ف اس وقت بندہ جناب والا کے فیاضانہ توجہ ایسے نیک کام کے آغاز کیطرف مبذول فرمانے کی امید رکھتا ہے جسکی ابتدا اس ملک کی یادگار مین خاص جناب کی فضیلت پرور خاندان سے قایم ہوئی ہے ۔

ف تاریخ دکن اس متبرک رسم کی خبر دیتی ہے کہ اس ریاست مین سب سے پہلے امیر کبیر عالم علوم وجامع فنون جناب نواب شمس الامرا بہادر اول نے اپنے علاقہ پائیگاہ مین ایک مدرسہ کی بناڈالی اور اسکے بعد اوسکی برکت مثل کلمہ طیبہ اللہ کی یہانتک پہلی ہے کہ اب قصبات و دیہات مین بہی غریب سے غریب رعایا

گو گورنمنٹ اسکولونکی صورتین نظر آتین ہین اور اون گو سرکار کی عام فیاضی سے علم کی دولت لازوال حاصل کرنے کا عمدہ وسیلہ بہم پہنچا ہے۔

ف۔ مین جسوقت ابتدا آبسر فرازی عہدہ صدر تعلقداری گلبرگہ مین پہنچا (جو مقام عہد سلطنت بہمنیہ مین مقارن گلزار تھا اور بعد ازان کثرت ویرانی سے معدن زقوم زار ہوگیا تہا) اوسوقت مینے علاوہ انتظامات آبادی و آراستگی تازہ تازہ کے انتظام تعلیم کیطرف بہی توجہ خاص شروع کی جس سے مجکو یہ ثابت ہوگیا کہ یہان تعلیم کے نقص نے اپنا برا اثر یہانتک پہیلایا ہے کہ جس سے انتظام مملکت مین بہی ایک قسم کی دقت واقع ہوگئی ہے۔ گورنمنٹ نے جو باقاعدہ انتظام کا طریقہ اختیار فرمایا ہے اوس شن کو چلانیکے لیئے عمدہ کارگزار تعلیم یافتہ ملکی اشخاص درکار ہین جو مختلف حاجات انتظامی کے لیئے مختلف لیاقتون کے ساتہہ متصف رہین۔ اور اوہر اہل ملک کی یہ حالت دیکھی کہ باقاعدہ اور عمدہ سلسلہ کی تعلیم سے نہ فقط بینصیب ہین بلکہ اپنی شان کے منافی سمجھتے ہین آخر کار مینے اس نقص عظیم کو رفع کرنا اپنا منصبی فرض گردانا اور علاوہ عام اشاعت تعلیم کی خاصکر اون معزز و شریف خاندانون کیطرف توجہ کی جنکی اولاد کی بیعلمی سے قدیمی دولت و عزت موجودہ بہی نہین سنبہل سکتے ہین اور نہ سرکار کو اون سے وہ مدد اور فایدہ پہنچ سکتا ہے جسکی امید سے سلاطین سلف نے عمدہ عمدہ جاگیرات اور بڑے بڑے معاشین عطا کین تہین۔

ف۔ منجملہ ان مقاصد سے ابتدا گلبرگہ مین ایک ہندو قوم لنگایت کی مذہبی گرو کو جسکی عمر بارہ برس کی تہی اور تازہ گدی نشین ہوا تہا منتخب کر کے بسرپرستی خود اوسکی تعلیم و تربیت سے لوگونکی توحش کو دور کرایا جسکو درحقیقت ترغیبی تدبیر کہنا چاہیئے آخر کار اوسکے ذریعہ سے عوام کی رغبت اور شوق کو یہانتک جوشش ہوا کہ اس عرصہ مین یہان ایک ہائی اسکول قایم کرنیکی ضرورت

واقع ہوئی جسمین (۱۶۰) طلبہ زیر تعلیم ہین علاوہ برین بچون کے جنکو شامل کرکے کل
تعداد طلبہ کی (۶۰۰) ہوتی ہے اور نیز علاوہ مدارس نسوان کے جنمین (۲۶۰)
لڑکیان تعلیم پاتے اور منجملہ اون کے (۱۳۳) مسلمان لڑکیان ہین - اور خاص کر
معزز و نامدار خاندانون کے لڑکون کی طریقہ تعلیم کی اجراکو اپنی تدابیر آئندہ پر
منحصر رکھا چنانچہ بطور ترغیب جولگرہ کے معزز راجہ نکیٹ ہے بال نابالغ کی جائداد
و خاندان کا انتظام بہ نگرانی سرکار درست کرا یا اور جب راجہ صاحب مین نوشت
و خواند کی صلاحیت پیدا ہو گئی تو اوس وقت اونہین خاص محکمہ صوبہ داری مین
کارآموزی کی جگہہ دی - لیکن مجھکو عموماً اس طریقہ کو اختیار کرنے مین بعض
مصالح کیوجہ سے تامل تہا اور ظاہر ہے کہ یکدم عام خیالات و رسمی عادات
کی اصلاح بہت ہی مشکل ہوتی ہے آخر کار مینے ایک ایسے دوست اور خیرخواہ ریاست
سرکار و رعایا عہدہ دار کی تلاش کی جسکی ذریعہ سے ہر مقام مین ہر
ایک نامور خاندان پر میرے دلی خیالات کا اثر پیدا ہونے کی امید کیجائے
چنانچہ ملا عبدالقیوم صاحب کو ان صفات سے موصوف پایا اور اپنی درخواست
سے اونہین خدمت ڈپٹی گورنری انعام صوبہ جنوبی پر مامور کرایا تاکہ ڈپٹی صاحب
موصوف بلحاظ تعلقات سررشتہ انعام جس مقام مین پہنچین وہانکی راجایان
و معززین سے دوستانہ راہ و رسم پیدا کرکے براہ ہمدردی و خیرخواہی
دلی باقاعدہ تعلیم اور عمدہ تربیت اولاد کی غیر محدود منافع اون کے ذہن
نشین کرین اور اون کے خیالات کی پرانی رسمی مزاحمتین دور کرنے کی معقول
کوشش فرمادین -

ف اس موقع مین ڈپٹی صاحب مستحق شکریہ ہون کے جنہون نے نہایت
دانشمندی و سلیقہ کے ساتھ میرے دلی خیالات کا عمدہ نتیجہ نکالنے کی کوشش

کی جسکے اثر سے اب بڑی بڑی جاگیردار و زمیندار لوگ اپنے لڑکون کو تعلیم
و تربیت کے لیئے سرکار کے بھروسہ پر سپرد کر دینے کے رضامندی بلکہ آرزو
ظاہر کرتے ہین" بہرحال باقبال سرکار عالے مجھہ کو اسقدر کوشش کے بعد اپنی
ابتدائی خیال پر کامیاب ہونے کا اتنا موقع ملا ہے کہ اب ایک باقاعدہ مدرسہ
بطور بورڈنگ قایم کیا جائے جسکے ذریعہ سے ان معززین و عمائد کی خاندانین
سے ایک بڑی جماعت لیق نوجوانون کی تیار ہو جاسئے جو اپنی قومی و منصبی عزت
و دولت کو برقرار رکہنے کی لیاقت پیدا کرے اور سرکاری انتظام مین بہے
مدد دینے کی صلاحیت رکہے ۔

ف مینے بالفعل اس مدرسہ کے انتظام کی غرض سے ایک مجلس قرار دی ہے
جسمین علاوہ میرے میر مجلسی کے تعلقداران ضلع و مددگاران مال و عدالت
و مہتمم بندوبست اراکین بنائے گئے ہین اور ملا عبدالقیوم صاحب معتمد مجلس
مقرر کیے گئے ہین آیندہ غیر ملازم معززین بھی شریک کیے جائینگے اوس مجلس کو
زیادہ عزت اس وجہ سے حاصل ہوگی کہ اوسکے خوش نصیبی سے والاجاہ
کے معزز خطابات کا ایک جزو اوس منتظم مجلس کے نام مین داخل ہوا ہے
یعنے مجلس کو مجلس اعظم نام دیا گیا ہے ۔

ف اس مدرسہ کا نام (مدرسہ سرداران) رکہا گیا ہے جو ٹہیک ترجمہ
انگریزی لفظ چیوز کالج کا ہے اور اسوقت امیدوار عزت بخشی افتتاح ہے

ف اگرچہ حسب تصریح بالا اس تہوڑی مدت مین ایک تعجب انگیز کامیابی ہوئی
ہے لیکن اسوقت مین یہ افسوس ہوتا ہے کہ شیوع بعض امراض چیچک وغیرہ موانع سے
تمام و کمال جماعت اون لوگونکی فراہم نہو سکے جو اس کام کے لئے آمادہ و منتخب کیے
گئے مین لہذا اسوقت منجملہ اوس نونہال جماعت کے سولہ لڑکے حضوری بارگاہ

مشرف و مفتخر کیئے جاتے ہین جو نوجوان راجاؤن اور جاگیردار و مشائخون و معزز زمینداروں نوابون کے فرزندان دلبند ہین اور جنکے اکثر اولیا بھی مشرف بہ نذر ہونیکے لیئے حاضر مجلس ہوئے ہین ۔

ف ملا عبد القیوم صاحب نے ایک رپورٹ تفصیلی پیش کی ہے جو بانسلاک گذارش ہذا سرکار کے ملاحظہ مین گزرانے جائیگی اوس رپورٹ کی مقاصد پر نہ صرف اس موقع مین بعض امور ضروری کے نسبت سرکار سے تائید مناسب کی ہی جاوے گی بلکہ آیندہ وقتاً فوقتاً جو اصلاحات و انتظامات مناسب معلوم ہونگے مجالس انتظامی کی توجہ و سرگرمی اور سرکار عالی کی تائید سے عمل مین لائے جائینگے ۔

نقل سپاسنامہ پیش کشیدہ نواب قیام الملک میر مجلس مجلس معاشداران سمت جنوب از طرف معاشداران

(سپاس و شکر از جانب جملہ معاشداران بازائی احسان افتتاح مدرسہ سرداران)

پناہ ملت و ملکی و آسمان جاہی ❖ ❖ توئی کہ چرخ بنام تو نامدار شود
بنای شرع بہ سعی تو مرتفع گردد ❖ ❖ اساس ملک بعہد تو استوار شود
امید آن بود اکنون زمانہ را از تو ❖ ❖ کہ نظم و رونق عالم یکے ہزار شود

بزی بدیر بحسن امل و حسن عمل
کہ روزگار تو تاریخ روزگار شود

عموماً تمام رعایائے صوبہ جنوب خصوصاً جمیع معاشدار و اولیائے تلامذہ مدرسہ سرداران مدار المہام سرکار عالی کی اُس رافت و فرط عنایت کی احسان مند و شکر گزار ہین کہ جسد معاشدارونکی آیندہ بہبودی و بہروزی کے خیال سے معاشداران

"کے اطفال کے لیئے اِس مدرسہ کی بنیاد ڈالی اور اوسکے افتتاح سے خاص عزت بخشی ایسی ہی نافع و حوصلہ بخش تجاویز سے ملک مین اِس عہدوزارت کو باوجود اوسکے مدت قلیل ہونیکے کیا کچھہ قبولیت عامہ کا تمغا حاصل ہوا ہے اور تمامی رعایا کے دلون مین سرکار کی خیرخواہی۔محبت۔عزت۔کا اثر کیا کچھہ جوش زن ہے۔

ف اِس مدرسہ کی بنا جہانتک ہم خیال کرتے ہین نہ صرف اون سردارزادون کے حق مین ہے مفید ہے ملکہ سرکار کو بھی اوس سے بہت کچھہ انتظامی امور مین آسانیان مدنظر ہین۔

ف ملک کا ایک معزز گروہ جو صاحب جاہ و ثروت ہو تعلیم پا جانا استحکام اساس ملکی کا موجب ہوتا ہے سرکاری انتظامات مین ان سے بہت کچھہ مدد مل سکتی ہے اور رعایا و سرکار ایسی ہی مفید تجاویز سے باہم شیر و شکر ہوکر رونق انتظام بڑہا سکتے ہین۔

ف اِس زمانہ مین جو ہر ایک خانگی و سرکاری کام مین تعلیم کی شدید ضرورت ہے ہر طرح ایسی معززین کا تربیت پا جانا ملک کی آرائش و پیرائش و سہولت انتظامات سرکاری و اصلاح معاشرت باہمی و حالت تمدنی کا موجب ہوگا۔

ف جو دقتین اور بے اطمینانیان ملک کے شرفا و امرا کے نا تربیت رہنے سے ایک رئیس کو پیش ہوتے ہین وہ بعد اوسکے باقی نہین رہ سکتین۔

ف یہ لوگ اگر تعلیم و تربیت پاکر جزو انتظام سرکاری ہون تو ہر طرح سرکار اون پر بھروسہ و اطمینان کر سکتی ہے اور یہ بھی موروثی نمک خوار رہنے کی وجہ سے ہر طرح عاقلانہ و مدبرانہ وفاداری و جان نثاری پر مجبول ہونگے۔

الغرض ملک کی رونق و دولت کا استحکام ایسی ہی مفید بحق رعایا وسکرر امور سے ممکن و منصور ہے" لہذا اوسکی محرک نواب یار جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ جنوبی اور اوسکے موسس نواب مدار المہام سرکار عالی اور حضور پرنور بندگانعالے متعالے کا جنکی بدولت یہ دولت و عزت و ثروت و برکت نصیب ہوئی ہے نہایت امتنان" و استحسان کے ساتہ سکریہ ادا کرتے ہین اور اس دعا پر اختتام مدعا ۔

یارب این دولت ابد پاینده باد ❊ آفتابش در جہان تابنده باد
خصم او چون ابر باد اشکبار ❊ "ہمچو گل ہر دوستش پرخنده باد
از زمین باتند باد قہر تو ❊ بیخ عمر دشمنت بر کنده باد
نیر اقبال تو رخشان بود ❊ سایۂ تو تا ابد پاینده باد
موسم عید است قربان خصم تو ❊ "اینچنین عیدے ترا فرخنده باد
تا ز چرخ آید دو رنگی روز و شب ❊ روزگارت رام و چرخت بنده باد

یارب این دستور ما منصور باد
چشم بد از روزگارش دور باد

ف اسکے بعد نواب صاحب نے اس کے جواب مین اپنی بے انتہا مسرت و خوشی و ہمدردی ظاہر فرمائے اور پوری امداد و اعانت کا پکا وعدہ فرمایا اور رسم افتتاح مدرسہ سے فراغ حاصل کیا ۔

ف اسوقت جو امرا و راجہ و معاشدار بتقریب شرکت جلسہ افتتاحی مدرسہ شریک دربار ہوئے تہے اونکی تفصیل درج ذیل ہے ۔

فہرست شرکا جلسہ و طلبہ مدرسہ

نواب وقار الامرا بہادر معین المہام مال و فوج۔ نواب افتخار الملک خانخانان بہادر معین المہام متفرقات نواب صاحب کلیانی نواب قیام الملک بہادر۔ راجہ صاحب گدوال راجہ رام بھوپال راؤ سری منت راجہ صاحب اناگندی نرمپتی۔ راجہ صاحب میدک راجہ سوم شنکر راؤ راجہ صاحب اودبال راجہ ملکندراؤ۔ راجہ صاحب جوگلیر راجہ نیکٹ مہی پال راجہ صاحب السنگہ وغیرہ راجہ جگدیوراؤ۔ و سجادہ صاحب روضہ شیخ و دیگر زمیندار و عہدہ داران سمت و ضلع۔

طلبہ مدرسہ

(۱) نواب مظفر حسین خان بہادر نبیرہ قیام الملک بہادر۔

(۲) سید حسینی ولد حبیب اللہ حسینی سجادہ روضہ خورد۔

(۳) سید بندگی حسینی ولد " " "

(۴) سید اکبر حسینی ولد " " "

(۵) سید محمود فرزند سید عبد الرزاق قادری جاگیردار گومرسی و سجادہ گچی محل بیجاپور۔

(۶) سید عبد اللہ نبیرہ سید مرتضٰے قادری جاگیردار تمن ہٹی۔

(۷) راجہ کلیان راؤ دیسمکہ واسی و جاگیردار السنگہ۔

(۸) زہیر بابا راؤ دیسمکہ اوسہ جاگیردار بہندرواڑی۔

(۹) نواب نایک فرزند کشٹپا نایک کیا دیکبیری ہمشیرہ زادہ راجہ صاحب شوراپور۔

(۱۰) پٹ سامی راجہ تنکیری فرزند بال راج جاگیردار کرسنگی وغیرہ سمستان شوراپور۔

(۱۱) نرسہوان راؤ فرزند کشن راؤ دیسمکہ مرلم دنی وغیرہ۔

(۱۲) راماراؤ ولد کشن راؤ
(۱۳) سدلنگیا ولد مانیا نارگوڑ کتی کل تعلقہ رایچور۔
(۱۴) تمیا ولد دوڑپا بیدر صوبہ دار نربولی۔
(۱۵) ہمپا برادر تمیا

ف باوجود اِس تمام کارروائی وزور وشور ابتدائی کے مدرسہ کے اخراجات کی منظوری وتقررات وغیرہ چار سال تک دفتری جھمیلہ وبحثون مین ڈالدیئے گئے آخر بہزار خرابی ۱۲۹۹؁ فصلے کے آخر مین اوسکی اخراجات کی منظوری باضابطہ ملی اِس عرصہ مین نہ وہ شوق وولولہ باقی رہا نہ وہ صوبہ دار جنپر معاشدار فدا تھے نہ وہ انتظام مدرسہ اطفال سب متفرق و مدرسہ بند ہوچکا تھا اور باوجود تحریرات وتقریرات متواترہ کی اجازت تعلیم جبیری اب تک نہین ملی تھی جسکی وجہ سے ۱۳۱۱؁ تک اطفال مدرسہ صوبہ دار صاحب حال جمع نہ فرما سکے اگرچہ ابتداء افتتاح مدرسہ سے اسکی تحریک ذریعہ مراسلہ مورخہ ۱۳ ماہ صفر ۱۳۰۶؁ بنام اسمی معتمد پولیٹیکل وفنانس براہ دوراندیشی سرکار سے کردی گئی تھی اور نواب محسن الملک منیر نواز جنگ مہدیعلیخان بہادر معتمد پولیٹیکل وفنانس نے بھی اپنا اتفاق اس تحریک سے ظاہر فرمایا تھا جو بجنسہ درج ذیل کردیئے جاتے ہین۔

نقل تحریک اجرائے تعلیم جبری بمراسلہ معتمد مدرسہ سرداران اسمی معتمد پولیٹیکل وفنانس

مورخہ ۱۳ ماہ صفر ۱۳۰۶؁

ملک کے حالات کے لحاظ سے اسبات کی ضرورت ہے کہ تمام معاشداروں کے

تعلیم جبری کردیجا وے تا بعض ایسے آباء جو ن کو جو اپنے گہر سے باہر جانا نہین چاہتے ہم بزور بلا سکین اور سرکار کی عام فیض تربیت و تعلیم سے اونکو محروم و بے بہرہ نہ رہنے دین - مولوی سید حسین صاحب نواب عماد الملک بہادر نے بھی اس سے اتفاق و سرکار مین تحریک کرنے کا وعدہ کرلیا ہے اور مجھے پورا یقین ہے کہ آپ بھی اس سے اختلاف نہ کرینگے -

ف جب ولایت کے اعلیٰ تعلیم یافتہ ملکون مین بھی اسکی ضرورت تسلیم کرلیگئی ہے اور یہ قاعدہ جاری رکھا گیا ہے اور برٹش افریقیہ و جاپان مین بھی اس کا رواج دیا گیا ہے تو ہمارے ملک مین جو تعلیم کے قواعد سے رعایا بالکل ناواقف ہین اور اوس کی ضرورت نہین سمجھتے کیون ایسا منفعت بخش رواج جسکی کمال ضرورت ہے متروک کردیا جائے - چونکہ سرکار بوجہ اپنے اوس ولایت عامہ کے جو اوسکو حفظ اموال و نفس و اعراض رعایا مین حاصل ہے اس بات کی مجاز ہے کہ جتنے امور اسکی منافی ہین اونکی انسداد اور جتنے قوانین اس غرض کے مفید و بکار آمد ہین اونکی اشاعت کرے اور اپنی رعایا کو ہر قسم کے ضرر جانی و مالی و عرضی سے بچانے کیلیئے تدابیر مفیدہ کام مین لاوے لہذا اگر رفع و دفع جہالت عامہ رعایا و خاصیا عزہ ملک کے لئے جبری تعلیم کا قاعدہ جاری کرے جو ایسی صفت ذمیمہ سے بچانے والا ہے جس سے مال و جان و آبرو سب کے سب معرض تلف و خطر مین ہین تو گویا گورنمنٹ نے اپنا فریضہ حراست و سیاست پورا کیا اور اپنے حق حکومت سے عہدہ برآ ہوئے -

ف ۳ ہماری سرکار کو گورنمنٹ ہند پر قیاس نہین کرنا چاہیے یہان سرکار و رعایا مین وہ مباینت و مغایرت نہین ہے جو گورنمنٹ انگریزی مین بوجہ مخالفت مذہبی و عادات و رسوم ملکی و معاشرتی موجود ہے - یہان کی

جبر و اکراہ کو لوگ بطوع و رغبت قبول کرینگے بلکہ ممنون ہونگے ۔

نقل رائی مندرجہ گزارش معتمد پولٹیکل و فنانس مورخہ ۵ خورداد سنہ ۱۲۹۸ فصلی

"اول جبری تعلیم کا مسئلہ ایک نہایت مشکل و اہم مسئلہ ہے اصولاً اوسکے عمدہ ہونے مین کلام نہین ہے لیکن بحث یہ ہے کہ ہماری ملک کے حالت کے مناسب بہی اوس کا عمل درآمد ہوگا یا نہین چونکہ ایسے حکم کے اشتہار سے لوگون کو شکایت کا موقع ملے گا اِس کو تعلقدار و عہدہ داران اضلاع کی صلاح و مشورہ پر چھوڑ دیا جائے ۔ اور تعلقدارون کو خفیہ طور پر یہ ہدایت کی جاوے کہ اگر ضرورت ہو تو ایک خاص درجہ تک اپنے رتبہ و اختیارات کے لحاظ سے کسی قدر سختی کو جائز رکھین مگر وہ اسدرجہ تک نہ ہو کہ صدر تک شکایت کی نوبت پہنچے ۔

ف مگر جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ سرکار سے باوجود میرے متواتر تحریرات و یاد دہیون کے کوئی حکم اِس بارہ مین صادر نہین ہوا بلکہ محض سکوت اختیار کیا گیا اور کوئی جواب نہین ملا لڑکے باوجود صوبہ دار صاحب حال نواب اعظم یار جنگ چراغعلے خان بہادر کی کوشش کی مدرسہ مین فراہم نہین ہوئے اور صوبہ دار صاحب کی تحریرات پر کسی نے التفات ہی نہین کیا ۔ نہ جواب آیا و نعم بہیجا ۔ صوبہ صاحب نے مجہی تحریراً و تقریراً اوس طرف متوجہ کرایا کہ مین پہر اِس درس و تدریس کے سلسلہ کو جاری و منتظم کردون اور مجمع متفرق کو مجتمع لہذا مینے بحیثیت معتمدی مجلس انتظامی و عہدہ ڈپٹی کمشنری انعام تمام تعلقات پر یہ حکم جاری کر دیا کہ بالجبر اطفال جمع کرا دیئے جاوین چنانچہ جوق جوق اطفال حاضر مدرسہ ہونے لگا اور نہایت سرگرمی سے تدریس

و تعلیم کا سلسلہ جاری ہوگیا مگر اکید و جاگیردار صوبہ دار صاحب سی میرے
اس جبری حکم کے ہاتہہ متعذر ہوئے اور صوبہ صاحب سے نے اوس تعذر پر بعدم
تعمیل حکم اجبار و احضار کا فرمان تحصیلدار و نیز صادر فرمادیا اور مجھسے اس
بیضابطگی کے بابتہ جوابطلب کیا۔
ف اس حکم کا اثر و نتیجہ یہ ہوا کہ جو لڑکے آنے والے تہے وہ رک گئے
اور جو حاضر ہوگئے تہے وہ بہی یکے بعد دیگرے واپس چلے گئے یہان تک
کہ ہفتہ عشرہ کے اندر اندر مدرسہ پہر جیسے کا ویسا سُن سان و خالی ہوگیا۔
ف نیز صوبہ صاحب کے اعتراض کے جواب مین بغرض رفع الزام
بیضابطگی مختار الملک کے عہد کی اوس گشتی کو پیش کر دیا جو جریدہ اعلامیہ مطبوعہ
۲ رجب سنہ ۱۲۹۲ھ مین صفحہ ۱۹۰ پر چہپی و شایع ہو چکی تہی جو بجنسہ درج
ذیل کیجاتی ہے

نقل گشتی نشان مورخہ ۲۶ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۲ھ علاقہ صدر المہام متفرقات

ازانجاکہ منظور نظر سرکار فیض آثار است کہ تیرگی جہل از جہان برخیزد و فروغ
علم کران تا کران فرو گیرد لاجرم بہ جمیع صدر تعلقداران و ناظم مداخل و مہتمم
تعلقات صرف خاص نگارش است کہ انعام داران و یومیہ داران وغیرہ
راکہ راتبہ خواران سرکار اند ہدایت کردہ شود تا کودکان خود ہا را بمدارس
سرکاری بفرستند و از دولت علم تمتعی کافی بردارند و اگر از فرستادن اطفال
اباکنند و یا عذرے پیش آرند وظیفہ مقررہ بند کردہ خواہد شد۔
مین بعد اس جواب باصواب کے سرکار مین بوجہ اس مزاحمت و مخالفت صوبہ صاحب

کر اپنے عہدہ معتمدی سے استعفا پیش کردیا مگر سرکار نے تا تصفیہ بدستور اجرائے کار کی ہدایت بذریعہ تار فرمائی اور میرے حسب الخواہ تصفیہ کا وعدہ کیا۔ ناظم صاحب تعلیمات نے بھی سرکار میں میری رائے سے اتفاق فرماکر یہ گذارش پیش کی کہ "میری دانست میں معاشداروں کی تعلیم سرکار پر فرض ہے اور بغیر کسیقدر جبر کے نہیں ہوسکتی۔ یہ سرکار کے بچائے والدین کے ہیں اور تعلیم کے بارہ میں جبر ہر طرح جائز ہے اور کشتی نشان دادہ صدر اسپر ناطق ہے" اور نواب وقار الملک انتظار جنگ مشتاق حسین خان بہادر نے بھی میرے تحریرات پر سرکار میں یہ گذارش کی اور اسطرح اپنی رائے دی کہ "میری یہ رائے تو ضرور ہے کہ معاشداروں کے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ضرور کرنا چاہیئے اور وہ بلا کسی اکراہ کے بآسانی ممکن ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اگر قریب میں کہیں تعلیم کا سامان ہو تو زیادہ فاصلہ پر اونکو لیجانا مناسب نہیں ہے اور اونہیں جو زیادہ ذی مقدرت ہیں اونکے لئے اس کا بھی مضایقہ نہیں بلکہ مناسب ہو کہ وہ ایسے موقع پر اور ایسے انتظام کے ساتھ رکھے جاویں جو اونکے درجہ و حالات کے مناسب ہو اور سامان تعلیم کے علاوہ عمدہ تربیت سے بھی وہ مستفید ہوں"۔ سرکار نے ان مختلف آرا کا فیصلہ و محاکمہ نواب وقار الامرا بہادر سے چاہا نواب صاحب ممدوح نے اولاً صوبہ دار کی رائے سے پھر بعد غور کافی و ملاحظہ دلایل وافی و بحث شافی جسکو مینے نظم و نثر مین مفصل بیان کیا تھا اپنی پہلی رائے سے رجوع فرماکر میری رائے سے اتفاق کیا اور سرکار کو اس سے مطلع کردیا۔

انتخاب نظم جو اس بارہ مین مینے انشا کیا تھا

یعنی بکار مدرسه و دایره مهما ۔۔۔ ناکامیم بہ بہین و یکے کام من برار

شد چار سال مدرسہ مفتوح کردہ است ۔۔۔ دستور نامدار شہ آسمان مدار

سہ سال باز رفت درین بحث گفتگو ۔۔۔ ہی مدرسہ مدار وہی مدرسہ مدار

کردند گفتگو وبسی کنگش آخرش ۔۔۔ ناچار دادہ اند اجازہ بسال پار

لیکن درین میانہ تلامیذ مدرسہ ۔۔۔ کردند جملگی پئے یکدیگران فرار

خوانند صوبہ گو کہ بسی شان بہ تسلیہ ۔۔۔ نگرفتہ کس قرار بدین وعدہ و قرار

اطفال را بجبر چو خواندم بمدرسہ ۔۔۔ گویند جبر در حق ایشان روا مدار

گفتہ است طفل می نرود لیک میبرند ۔۔۔ جبر است در طریقۂ تعلیم اختیار

مختار جرمن ست ہمین شیوۂ بہین ۔۔۔ مطبوع لندن ست ہمین گونہ اعتبار

درخورد اعتراض بود فعل من ولے ۔۔۔ از گفتۂ حکیم مراہست اعتذار

قہریت انتظام سیاسی تمامتر ۔۔۔ بی جبر و قہر نظم نگردید در دیار

ہم علم و نظم لازم و ملزوم باہمند ۔۔۔ از نظم علم و نظم ز علمست پایدار

شد فرض نفرِ طایفہ بہر تفقہے ۔۔۔ انذارِ قوم و ذکر و حذر حکم کردگار

تعلیم چون طبیعتِ عمرانِ عالم است ۔۔۔ انسان را ازان نبود ہیچ زینہار

از جملۂ وسایل و اسبابِ اکتساب ۔۔۔ ہجرِ دیار و ترک تبار ست شرطِ کار

بر حکم عقل و نقل چو شد علم فرض عین ۔۔۔ ہم لازم تمدن و عمران ہر دیار

فرض است چون مقدمۂ فرض بے شبہہ ۔۔۔ بر ترک فرض حسبہ و تعذیر ہد بکار

ملان زین بیان عیان شدہ نزد یک ہمگنان ۔۔۔ تعلیم را بوحدت قہریت افتقار

بر حکم حکمتی ست چو این امر مُثبتے ۔۔۔ انکار از چہ روی و چراہست ناگوار

انکار ہیچ کس نبود قابلِ قبول ۔۔۔ چون شارع و حکیم نمودہ است اعتبار

کردند اعتراف و چو بشش باتفاق ۔۔۔ در مسئلہ خلاف نکردند صوبہ دار

یعنے احتساب ۱۲

دستوری که تا نشود رفع اختلاف / فرما اجازتی که شود دفع خلفشار

از عقل و نقل تا شده تاسیس مسئله / هم رای جمله معتمدین متفق بکار

دیگر خلاف نیست با مضای آن جز این / که واجبست و نیست بدستور انتظار

دستور خود ز سابق عهدیست مستطر / درج ست در جریدهٔ سرکار اشتهار

اینجا القیک روی نموده است حالیا / بی جبر هیچگاه نگردد رواج کار

عرضم قبول کن که هوا خواه دولتم / تعلیم ملک باشد ازین پایه پایدار

از جهل و صد خرابی اطفال بی پدر / حکام را چرا نبود هیچ از حسبار

بیکسی که هیچ مبادا به هیچ کس / دل سوزد و همی شودم هردم اضطرار

یعقوب وار اگرچه بسوزیم بر پسر / او بر جگر و ما بدگر فرقش آشکار

در نشر علم کوشم و ترویج معرفت / تعلیم نیست مایهٔ تشویر و انتشار

القصه اندرین که دو رائید مختلف / در جبر و اختیار چه راه است استوار

بنهای و بهر مدرسه آخر کیای من / از رای خویش هرچه بهین پایه اش گزار

اطفال راست جمله بدرگاهت التماس / هر صورتی مصالح اینها نگاهدار

گر وارسی بحال خرابی این کسان / گشته است بد معاش گروه معاشدار

مپسند کاهل ملک ز فرط جهالتی / زین بیشتر نشوند همه مبتلای عار

من مبتلای درد همیم که اهل ملک / جاهل ترا ند از همه ابنای روزگار

وا مانده ام بچندهٔ آن دایره دگر / کو همت در زمانه ز نام تو یادگار

علایم و تعلم و تعلیم پیشه ام / با جامه و چکانه سرای مرا چه کار

من بلبل نوا زن باغ فضیلتم
طبع مرا بمزد شاعری چه کار

نقل واجب العرض جسپر تجویز معین المہام مال و فوج ثبت ہوئی تھی مورخہ ۷ بہمن ۱۳۰۱ فصلی

فدوی کو ناظم تعلیمات کی تجویز سے معلوم ہوا ہے کہ تعلیم جبری معاشداران کے بارہ جو لفظی اختلاف صوبہ صاحب کے اور میری رائے مین واقع ہوا تھا اوسمین ناظم صاحب نے میری رائے سے اتفاق کر کے حسب الحکم مدار المہام سرکار عالی آپکی خدمت مین گزارش پیش کی ہے جسمین مدار المہام سابق کے گشتی کا حوالہ بھی دیا ہے جو تعلیم جبری معاشداران کے بارہ مین جاری ہوئی ہے۔ درحقیقت میری اور صوبہ صاحب کی رائے مین کچھہ اختلاف نہین ہے صوبہ صاحب تعلیم جبری کے مخالف نہین ہین نہ نواب محسن الملک بہادر نہ وقار الملک بہادر بلکہ یہ لوگ قبل حکم سرکاری اس کا رواج دینا جایز نہین سمجھتے اور سرکار کو ناظم تعلیمات کی گذارش سے روشن ہوچکا ہے کہ اس بارہ مین حکم سرکاری موجود ہے پس کوئی اختلاف باقی نہین رہا سرکار حسب منشا گشتی محولہ تعمیل تعلیم کا حکم فرماوین۔

سرکار پر واضح رہے کہ صرف اس حکم کا مشتہر ہوجانا ہی کافی ہے کوئی جبر کے ضرورت پیش نہین آوے گی سب کے سب اس حکم سے مطلع ہوتی ہی بلا اکراہ تعمیل کرینگے

نقل تجویز معین المہام مال و فوج نواب وقار الامراء بہادر

"ملا عبد القیوم صاحب سے جب مین ملا اور جو کوائف کہ مجھے اونکی زبانی معلوم ہوئے وہ میرے پیشتر کی رائے بدلنے پر مجبور کرتے ہین۔

اوس مین کوئی شک نہین کہ تعلیم کے لیئے حسب رائی ملا صاحب انتظام کیا جاے یعنی انعامدارون و جاگیرداروںنیز ظاہر کیا جائے کہ سرکار کو اونکی تعلیم کے ضرورت ہی اگر اس ضرورت سے جو خود اونکے لیئے مفید ہے سرکار اونکو مجبور کرے تو کچھ برائی نہین ۔

اوس وقت چند جاگیردار و زمیندار راجہ و مشایخین نے بھی سرکار مین باظہار خوشنودی و رضامندی رواج طریقہ تعلیم جبری کے بابتہ ایک عرضی مع چند دوسرے درخواستون کے پیش کی جو بجنسہ درج ذیل کیجاتی ہے ۔

نقل عرضی راجگان وسجادگان معاشدار بدرخواست اجرائی طریقہ تعلیم جبری وغیرہ امور

بعرض عالی — آنانکہ خاک رابنظر کیمیا کنند — آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند — بیرسانیم

از گوشۂ امید چو نظارگان ماہ	چشم طلب بران خم ابرو نہادہ ایم
عمریست گذشت و ما بامید اشارتے	چشمی بران دو گوشۂ ابرو نہادہ ایم
تا سحر چشم ناز چہ بازی کند کہ باز	بنیاد بر کرشمۂ جادو نہادہ ایم
طاق و رواق مدرسہ و قیل و قال فضل	موقوف امر خسرو دلجو نہادہ ایم

ہم اطفال مدرسہ سرداران سرکار کے اوس رافت و مرحمت کا شکریہ ادا کرتے مین جسکی وجہ سے محض ہماری سود و بہبود مدنظر رکھکر سرکار نے ہمارے تعلیم و تربیت کا بندوبست فرمایا اور ہمکو ہمارے کلبہا ئے احزان و امکنہ و بقاع جہالت و خسران سے طلب کرکے موقع کامیابی و اعزاز شرف علمی سے ممتاز و سرفراز کیا ۔ ہم اپنے خوش قسمتی اور ارجمندی و بلند اقبالی پر دلی مسرت

وافتخار ظاہر کرتے ہین جو مقتضائے رعایا پروری و رافت گستری آج ہمکو
نواب اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر معین المہام مال و فوج نے اپنی حضور
ملازمت سے مفتخر و مستبشر فرما کر ہمین گزارشات ذیل کا موقع دیا ہے (۱)
سب سے پہلے ہماری درخواست سرکار سے یہ ہی کہ آپ بنظر اوس اعزاز علوت
و تقرب قرابت سلطنت کے ہم بیکسون اور ذرہ مندون کے سرپرست اور ہماری
مربی ہونا قبول و گوارا فرماوین - پہر بہ نظر پائداری و استواری بنار مدرسہ
ہم یہ ضروری سمجھتے ہین کہ سرکار کی اسطرف توجہ مبذول کرائیجائے کہ مدرسہ کی بنا
کسی ایک اساس محکم و پایہ مستحکم پر رکھی جائے یعنے یہ مدرسہ بحیثیت دیگر مدارس
سرکاری نہ ہو بلکہ بطور قومی و ملکی مدرسہ کی تصور کیا جائے - اِس کے لیئے
ضرور ہے کہ سرکار کے ساتھ کفالت اخراجات مدرسہ مین عام رعایا اور خصوصاً
گروہ معاشداران سے بہی پوری امداد لیجائے اور ایک کثیر المقدار سرمایہ اسکے واسطے
جمع کیا جائے جسکے منافع سے بے خدشہ ہمیشہ مدرسہ کا کام چلتا رہے لہذا ضرور ہے
کہ اِس جمع سرمایہ کے لئے تمام سمت کے جاگیردار و زمیدار و انعامدار و سے عام چندہ
کیا جائے اور سیکڑہ ۲۵ روپیہ لیکر ایک مجلس کے تفویض اِس سرمایہ کو کیا جائے
جسمین عہدہ دار و معاشدار شریک رہین اور آمدنی و اخراجات کا پوری طور پہ
انتظام کیا جائے سرکار سردست ہماری بورڈ کا انتظام فرمائین یعنے امکنہ سکو
و اسباب و سامان معیشت و خواب و راحت و خواندگی و خوراکی و سواری وغیرہ
کا کافی انتظام فرمایا جائے اور ہمارا صرفہ اخراجات ہمارے اولیا سے لئے جائین
تاہم بدون فکر انتظام حوائج ضروریہ ذاتی کی اپنے کسب و اکتساب و طلب علم مین شب و روز
مصروف و مالوف رہین نہایت افسوس و مجبوری سے سرکار پر یہ اظہار کیا جاتا ہے
کہ ہم مین بعض اعزہ بوجہ تواردحدثان و عدم توافق زمان کم استطاعت و ضعیف حالت

ہین مگر نہایت شریف و عالیخاندان مین بلحاظ اون کے مرتبہ و اعزاز خاندانے و آبائی
کے سرکار اونکی امداد و استعانت رقم لوکل فنڈ سے کرے چونکہ یہ رقم خاص تعلیم کے
غرض سے وصول کیجاتی ہے اگر تعلیم اعزہ و شرفا مین صرف کیجائے تو کوئی مباینت و
منافات نہین ہے سرکار مدرسہ سرداران کو سمت مین مدرسہ عالیہ کے قایم مقام سمجھے
اور اوسکی مراعات و اعزاز مین وہی امور ملحوظ و منظور رہون جو مدرسہ عالیہ کے ساتھ
ہوتے مین اور سالانہ امتحان و تقسیم انعام وغیرہ مین یہ اعزاز و شرف اوسکو حاصل رہے
کہ بصدارت آپکے یا نواب مدار المہام سرکار عالی کے یا حضور پرنور کے یہ کام ہوا کرین
جس سے ہمکو ہمارے مالکون کے منظور و باریاب حضور ہونیکا شوق و ولولہ اپنے
کام مین جوش دلاوے - ہماری اس درخواست سے ہمارے بعض اولیا کو بھی اتفاق
ہے جنکی دستخط درج ذیل مین اخیر پر خداوند عالم جل و شانہٗ سے ہماری دعا یہ ہے
کہ سرکار کا سایہ مہر پایہ بابن سرپرستی و تربیت و رافت ہمارے سرون پر قائم
و دایم رکھے اور ہمکو اوسکے زیر سایہ حکومت و معدلت ہر طرح کی سرسبزی و بردمندی
و بہروزی و بہبودی و تمتع نصیب فرمائے) آمین آمین آمین ۔ ۱۲) این دعا
از من و از جملہ جہان آمین باد فقط دستخط عرضیگزاران ۱ فیاض الدین جاگیردار
ماہور تعلقہ لنگسور - ۲ راجہ سوم شنکر راؤ زمیندار میدکن ہال - ۳ راجہ ملکندر راؤ
زمیندار اود بال - ۴ سید کریم اللہ جاگیردار سالگندہ تعلقہ سندہور - ۵ سید معروف
قادری جاگیردار موضع پاپل دنی - ۶ میر سعادت علیخان پسر میر نذیر علیخان جاگیردار
۷ سید فیاض الدین قادری جاگیردار اناہسور - ۸ پاپا نایک فرزند کنڈا نایک جاگیردار
کنڈی نور - ۹ نرسیون رام چندر دیسپانڈیہ مدگل - ۱۰ چنپا نایک ۱۱ امادر راجہ صاحب
گرگنٹہ جاگیردار - ۱۲ سید محمود جاگیردار گومرسی - ۱۳ سید شاہ حسین قادری -
۱۴ کرشنہیا دیسائی دورل بندہ مختار عام - ۱۵ بہیم سین راؤ دیسپانڈیہ تعلقہ

چنچولی۔ رامچندر[15] راؤ دیسپانڈیہ تعلقہ چنچولی۔ سید[16] شاہ امین الدین محمد محمود حسینی۔ راگھوا[17] چاری جاگیردار ہرنور تعلقہ شاہ پور۔ رنگراؤ[18] نرسنگ راؤ دیسپانڈیہ۔ کوتبیر[19] راؤ ولد وینکٹ راؤ دیسپانڈیہ۔ سوامراو[20] بن رامچندر راؤ جاگیردار موضع بلور ضلع اندولہ۔ چندوبائی[21] و بہابائی زوجہ رائی دیوراؤ دیسمکہ گلبرگہ جمنابائی[22] زوجہ رائے بہمراؤ دیسمکہ گلبرگہ۔ سجادہ[23] حضرت شیخ سعداللہ شاہ ولد محمد شجاع الدین جاگیردار کنتن پلی۔ سجادہ[24] روضہ گلبرگہ۔ نرسنگ[25] راؤ بن راھراؤ دیسپانڈیہ۔ بہاش[26] وینکٹا چاری شاستری جاگیردار۔ لنگو[27] بہیراؤ مجموعہ دارشوراپور جاگیردار مدرکل تعلقہ شاہ پور۔ راجہ[28] ترملراؤ ناور دیسمکہ پرگنہ ملکہیل و کوئی پور۔ غلام[29] محی الدین جنیدی سجادہ صاحب روضہ شیخ۔ وینکٹیش[30] سوامی راؤ دیسپانڈیہ تعلقہ شاہ پور واندولہ۔ لچھمن[31] کانتا چاری مختار عام نیکٹیا و مسائی و سیر دیسائی کاٹا پور وغیرہ۔ راجہ وینکٹ[32] مہی پال بہادر سمستان جولگیرہ تعلقہ سندہو۔ سید[33] مقبول عالم قادری جاگیر بہلاپور۔ نرسہوا[34] ریڈی جاگیردار۔ رام[35] کرشنا ریڈی۔ اننتا[36] ریڈی۔ چنانچہ سرکار مین نواب وقارالامرا بہادر کی تحریک یہ عرضی مظہر رضامندی و خوشنودی معاشداران بہی پیش کردی گئی اور سرکار سے حسبی وعدہ ہوگیا کہ فرمان بندگانعالے متعالی کا بغرض اشاعت تعلیم جبر سے اجرا کرادیا جائیگا مگر بوجہ انقلابات غیر مترقبہ سلطنت و دولت کے پولیٹیکل پیچیدگیون اور آندہیون کے ابتک وہ کارروائی زاویہ خمول و ذہول مین دبی رہی اور اوس کا موقع کارپردازان سرکاری کو ابتک نہین ملا اور کسی نے اسپر اپنی توجہ مبذول نہین کی اگرچہ بے حد توجہ دلائی گئی اور منتہی درجہ کی پیروی عمل مین آئے۔

ف چونکہ مین ایک مدت سے اس کا مجوز ہون اور آٹھ سال مین یہانتک

اِسکی کارروائی پہنچ چکی ہے صرف ایک درجہ باقی رہگیا ہے باقی سب مدارج طے ہوچکے ہین میرا دل نہین چاہتا کہ ایسی حالت مین اس پر دست بردار ہوجاون اور اسکو یون ہی مہمل و معطل و بیجا چھوڑ دون ۔ لہذا تحریر و تقریر سے دست بردار ہوکر اس رپورٹ کے لکھنے کا خیال کیا جس سے سرکار کو معلوم ہو جائے کہ میری تحریک کہانتک حق و معقول و برجا ہے اور دوسرے ممالک متمدنہ یورپ و امریکا و جاپان مین اس کا کیا طریقہ و رواج ہے ۔ تا سواے سرکار کے اور حضرات نظار ملک دکن و ابنا وطن کو بھی اسکی ضرورت و اہمیت کا علم ہوجائے اور بعلم الیقین یہ سمجھ لین کہ اونکی نجات اس تہلکہ سے بدون اس طریقہ کے محال و نہایت مشکل ہے ۔

ف ادہر تو مین اس رپورٹ کے لکھنے مین مصروف ہوا اودہر بعض خیرخواہان دولت و سلطنت و ترقہ خواہان ملت و رعیت کے مشورہ سے مجلس معاشداران و اعزہ دکن کو خارجی تحریک و پیروی پر آمادہ کرادیا کہ جو واہمہ و شایبہ لا اصل محض کہ ناراضی معاشداران کا سرکار کو دلایا گیا ہے وہ بالکل اس سے مرتفع و مندفع ہو جائے اور میری تحریک کی توثیق ہرطرح ہو اور کوئی تعذر و تعلل نظار دولت و سلطنت کو باقی نہ رہے ۔

چنانچہ جو مسودہ کہ اون لوگون نے حضور مین پیش کرنے کے لیئے مرتب کیا ہے اونکی نقل درج ذیل کی جاتی ہے ۔

مسودۂ درخواست مجلس معاشداران شہر با جرائی تعلیم جبری اطفال یتیمان

ف ہم موروثی فدویان جانثار اعلیحضرت کے اوس فرمان واجب الاذعان

کی تعمیل مین جو مزاحمت کی دافع ہے اوسکی ارتفاع و حصول انتفاع کیغرض سی یہہ عریضہ موقف
عرض مین گزرانتے ہین جو بتاریخ سنہ ۱۳۰۲ف بجواب ہمارے اڈریس کے اعلیحضرت کی زبان
فیض ترجمان سی صادر ہوا تہا یعنے اعلیحضرت نی ہم جان نثاران موروثی کو خطاب کرکے
ارشاد فرمایا تہا (مین اپنے حقوق کی آپ پر فرمائش کرتا ہون - میرا حق یہہ ہیکہ آپ
اپنی اولاد کو تعلیم دین ایسی تعلیم کہ وہ میرے دربار کی نہ فقط زیبائش ہون - بلکہ میری ریاست
کے قوت بازو میری دولت کی ارکان مستحکم میری سرکار کے جان نثار اور نمک حلال
ملازم - اپنی ملک کی مہذب متقی ایماندار محب وطن بنجائین - اگر بعد اسکے بہی میری گورنمنٹ
غیر ملکیون سے مدد لیوے تو اوکی شکایت بجا ہی ف ۲) اعلیحضرت نے بنظر اوس
حکیمانہ قول کے جسکو مدبر سیاسی و حکیم ملی حضرت شیخ مصلح الدین سعدی علیہ الرحمۃ نے
فرمایا ہی کہ (رعیت چو بیخ ست سلطان درخت) ہماری حقوق و بہبودی و بہروزی
و مدار علیہ رفاہیت و دولت و عزت و ثروت کو اپنی حق کے ساتھہ تعبیر فرماکر
ہمکو اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کیطرف متوجہہ فرمایا جو نہایت فیلسوفانہ طریقہ تہا جسکے
ہم جسقدر تعریف و شکرگزاری کرین کم ہے - ہم اس فیلسوفانہ نصیحت و جملہ کو اپنی آئندہ
ترقیات مدارج دینی و دنیوی کا زینہ و پایہ سمجھتے ہین اور ہمیشہ اوسکو اپنا مطمح
نظر و مطرح بصر رکہتے ہین (ف ۳) لیکن اعلیحضرت کو معلوم ہے کہ تمام ممالک
متمدنہ یورپ و امریکہ و جاپان مین اس غرض کی تحصیل و تکمیل کے لئے شرفا و اعزہ
و دولت و ملک کو خاص خاص قانونی اقتدارات عطا ہوئے ہین جس سی وہ اپنی قوم و
ملک کی اولاد کو تعلیم و تربیت پر مامور و مجبور کر سکتے ہین برخلاف یہان کے کہ
قانوناً کوئی تربیت و تعلیم کا حق کسیکو حاصل نہین ہے حتی کہ خود ظل الٰہی و سایہ
الٰہی کو بہی جو شرعاً و عقلاً و عرفاً اس قسم کی تولیت کا پورا حق و اقتدار حاصل ہے بوجہہ
عدم موجودگی قانون کمتر مسلّم ہو سکتا ہے - لہذا اکثر اولاد وطن خلیج الفداء

و آوارہ دشت ادبار ہو جاتے ہین اور اونکی تولیت و تربیت کا حق کسیکو نہ ہونے سے کوئی اونکا تدارک نہین کر سکتا حالانکہ شرعی اصول پر بھی ہر ایک فرد ملت و رئیس دولت کو امر معروف و نہی منکر کا پورا حق حاصل ہے اور ظاہر ہے کہ علم اعرف معروفات و جہل انکر منکرات سے ہے تو کیونکر اسپر احتساب کا حق کسیکو نہ ہوگا پس اسوقت تک اعلحضرت کی منشا کی تکمیل و تعمیل ممکن نہین جبتک کہ ہمکو اور اعیان دولت و نظما سلطنت کو مثل اور ممالک متمدنہ یورپ و امریکا و جاپان کے قانوناً حق تولیت و تربیت اطفال نہ عطا ہو۔ اور یہ مسلم ہے کہ بدون تعلیم و تربیت اولاد وطن کے نہ ملک مہذب و شایستہ و مترفہ بن سکتا ہے نہ دولت کوئی قابل اطمینان پایہ انتظام ڈال سکتی ہے لہذا ہم بصد عجز و الحاح بنظر رفاہ عموم ملک و دولت اعلحضرت کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہین تا یہ نقص و ننگ و عار ہماری قوم و ملک و ملت و اہل دولت و قانون سلطنت سے رفع و دفع ہو۔ اور ہم یہ چاہتے ہین کہ اعلحضرت ہمکو قانوناً اقتدار و اختیار تولیت و تربیت اطفال اہل ملک بلا قید مذہب و ملت عطا فرماوین تاکہ ہم اولاد وطن کو تکمیل و تحصیل علوم و فنون کیطرف مشغول و متوجہ کرا سکین اور کسی کا تعذر و تعلل پیشرفت نجا سکے اور کوئی ملزم عدم تعمیل حکم و فرمان شاہی نہ ہو سکے اور اعلحضرت کا منشا حسب خواہش دلی ظہور و صدور پاوے۔ ۴ مسئلہ کمپلسری ایجوکیشن یعنے تعلیم بالجبر تمام یورپ و امریکا مین سو لوبرس سے داخل قانون ملے و ملکی ہو گیا ہے اور جاپانیون نے بھی اوسکی اہمیت و ضرورت کیطرف سے غفلت نہین کی جب ملک و دولت مین اس سے غفلت ہوئی ہے وہی تہذیب و شایستگی مین اوروں سے پیچھے رہ گئے ہین گویا تمام ترقیات کا دارمدار اسپر مسلم ہو چکا ہے اور تمام دنیا اوسپر متفق ہے قدیم یونانی اور ہنود اسکے بڑے ٹھیکیدار تھے اور اون کے قوانین ملی و مذہبی مین اس کا ذکر موجود ہے۔ دین اسلام مین اسکی فرضیت بحکم طلب [illegible]

کسی کو اِس مین کلام و اختلاف نہین ۔ (ف ۵) ہم اعلحضرت کو اِس معنی کی خوشخبری دیتے ہین کہ یہ مسئلہ نہ صرف ہمنے ہی اب پیش کیا ہی بلکہ کئی سال ہوئے کہ بعض خیر خواہان ملکی کیطرف سی یہ مسئلہ سرکار مین پیش ہو چکا ہے اور اِس سے اکثر نظما و معتمدین دولت عالی نے اتفاق کرلیا ہی اور نواب وقار الامرا بہادر نے بنظر خیر خواہی دولت و ملت اِس سے اپنا پورا اتفاق ظاہر کیا ہے اور مدار المہام سرکار عالی کو مشورہ دیا اور پُرزور سفارش فرمائی ہی۔ مختار الملک مرحوم نے بھی (۱۹) سال قبل اسی مضمون کی گشتی جاری کی تھی جو بلا تعمیل زاویہ خمول و ذہول مین پڑی رہے جو بغرض اطلاع و آگاہی درج ذیل کیجاتی ہے۔

نقل گشتی نشان (۱۱) مورخہ ۲۶ جمادی الثانیہ سنہ ۱۲۹۲ھ علاقہ متفرقات مطبوعہ جریدۂ اعلامیہ مورخہ ۶ رجب سنہ ۱۲۹۲ہجری صفحہ (۱۹۰)

از آنجا کہ منظور نظر سرکار فیض آثار است کہ تیرگی جہل از جہان برخیزد و فروغ علم کران تا کران فرو گیرد لاجرم بجمیع صدر تعلقداران و ناظم مداخل و مہتمم تعلقات صرفخاص نگارش است کہ انعامداران و یومیہ داران و جاگیرداران وغیرہ راکہ راتبہ خواران سرکار اند ہدایت کردہ شود تا کودکان خود ہا را بمدارس سرکاری بفرستند و از دولت علم متمتع کامی بردارند و اگر از فرستادن اطفال اباکنند و یا عذرے پیش آرند وظیفہ و ادرار مقررہ بند خواہد شد۔ ف ۱ اعلحضرت صرف اِس گشتی کو قانونی ہیئہ و صورت مین لاکر بطور فرمان اقدس کا اعلان کرا دین تاکہ بموا سے الناس علی دین ملوکہم کسی کو مجال مخالفت و غفلت باقی نرہی اور سب تعذرات و تعللات مرتفع و مندفع ہو جائینگے

اور ہم لوگ بوثیقہ اس فرمان کے اولاد وطن کی تعلیم و تربیت خاطرخواہ کرنے کے مقتدر ہون اور یہ مسئلہ داخل و شامل قانون ملک و ملت و سلطنت و دولت ہوجائے ہم فدویون کو پوری و قوی امید و توقع قوی و شدید ہے کہ اعلحضرت ہماری اس خیرخواہانہ معروضہ کو عزت و عرضہ قبول عطا فرما کر باجرائے و اشاعت قانون متذکرہ صدر بنیاد استحکام تہذیب و شایستگی دولت و سلطنت و ثروت و عزت ملک و ملت قایم و دایم فرماوینگے ـ آخر پر ہماری دعا یہ ہے کہ اعلحضرت کے زیر سایہ بلند پایہ ہمیشہ اشاعت امور حکمی و علمی و شرعی و سیاسی کو روز افزون ترقی و فروغ ہوتا رہے ـ

ف مینے اس رپورٹ کی ترتیب مین کتب انگریزی و عربی مفصلہ ذیل سے امداد لی و مطالب مندرجہ رپورٹ ہذا کو اونسے مستنبط کیا ہے اور علاوہ اسکے کلکتہ ـ مدراس ـ بمبئی ـ پنجاب ـ ممالک مغربی و شمالی ـ ممالک متوسط اور اور خاص خاص بڑے شہرون کے علما و فضلا و معلمین و پروفسرون اور افسران سررشتہ تعلیمات سے تحریرات کی اور امداد چاہیے مجھے اس مقام پر اس امر کے اظہار کے بغیر چارہ نہین کہ اس معاملہ مین میری امداد پروفسر فرگسن کالج مسٹر اگرکر نے جسقدر کی ہے وہ نہایت قابل قدر و لایق تعریف ہے ان ہی کے وجہ سے بہت سی مضامین و مطالب پر مجھے علم حاصل ہوا ورنہ بہت دشوار تہا کہ مین اسقدر مواد جمع کرتا ان کے بعد میرے ہونہار بہائی مولوی عبدالواجد صاحب ـ اور مسٹر سرینواس چاری صدر مدرس ہائی اسکول گلبرگہ نے بہی اس کام مین میرے ساتہہ بہت محنت و دقت اوٹہائی اور مجھے کامیاب کرنے مین اپنا بہت وقت صرف کیا اور پوری پوری مدد کی جسکا مین تہ دل سے شکرگزار ہون ـ

ف مجھے نہایت افسوس ہے کہ عربی کا سرمایہ باوجود تلاش کثیر بہت کم ملا اور خاص مدارس کے تاریخین مثل ابن نجیب وغیرہ کے مجھے نہین ملین نہ اونکا پتہ چلا حالانکہ مسلمانون کے خاص خاص تصانیف اسپاری مین موجود ہین مگر ہندوستان مین مفقود اور ہمارے دیار مین عدیم الوجود ہین نہ ہمارے علمائے عصر نے مجکو اس معاملہ مین کچھہ مدد دی نہ اوس کا ارادہ کیا نہ استفسار و استفادہ پر کچھہ قصد افادہ و افاضہ فرمایا ۔ بجود نمیرسد آن شوخ تا بما چہ رسد ۔ مینے تمام علمائے عصر کی خدمت مین ایک استفتا اِس بارہ مین روانہ کیا تہا جس کا جواب ہنوز کسی سے ابتک نہین ملا نہ کسی نے غور کیا نہ رسید بہیجی برخلاف اِسکے مینے جب افسر سر رشتہ تعلیم و پروفسر انگریز و ہندو سے خط و کتابت کی سبہون نے یا جواب دیا یا عذر کیا یا مواقع طلب و مقام کتب کا پتہ دیا جہان سے میرا کام نکل سکتا تہا یا میرا جواب مِلسکتا تہا جن علما کے نام استفتا روانہ ہوا تہا مین اونکے بعض نام مع عبارت استفتا درج ذیل کرتا ہون تا زمانہ کا حال معلوم ہو کہ کیا ہے اور کس طرح ہماری قوم ہماری فکر کر رہی ہے ۔

اسامی سامی علمائی نامی ہمزمانی

(جنکے نام استفتا روانہ ہوا تہا)

نمبر	نام شہر	مقام
(۱)	حافظ مولوی غلام مرتضی صاحب ۔	بیربل ضلع شاہ پور ۔ لاہور
(۲)	حافظ مولوی دوست محمد صاحب ۔	مقام اللہ ضلع جہلم ۔ "
(۳)	مولوی قمر الدین صاحب ۔	چکرالہ ضلع بنو ۔ "
(۴)	مولوی محمد حسین صاحب ۔	بٹالوی " "

(۵) مولوی عبداللہ صاحب ۔ ٹونکی مدرس یونیورسٹی لاہور ۔ ؍

(۶) مولوی خلیفہ محمد عثمان خانصاحب ۔ مقام موسیٰ زئی ضلع ڈیرہ اسمعیل خان خانقاہ ؍

؍ ؍ ؍ حاجی دوست محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ؍

(۷) مولوی رشید احمد صاحب ۔ گنگوہی ۔ سہارنپور

(۸) مولوی محمد احسن صاحب نانوتوی ۔

بعد اختتام رپورٹ کے مختصر سا جواب آیا جو درج نہیں ہوسکا

(۹) مولوی نذیر حسین صاحب ۔ دہلوے

(۱۰) مولوی اسحٰق صاحب ۔ رامپورے ؍

(۱۱) مولوی عبدالحق صاحب ۔ ؍

(۱۲) مولوی ارشاد حسین صاحب ۔ رامپورے بعد اختتام رپورٹ جواب آیا جو

؍ ؍ ؍ ؍ درج نہ ہوسکا ۔

(۱۳) مولوی علی گوہر صاحب ۔ ؍

(۱۴) مولوی علی رضا صاحب ۔ بریلوے

(۱۵) سراج الفضلا مولوی محمد لطف اللہ صاحب ۔ علیگڈھ

(۱۶) مولوی شبلی نعمانی ۔ ؍

(۱۷) مولوی سید احمد خانصاحب ۔ ؍

(۱۸) مولوی احمد حسن صاحب ۔ کانپورے

(۱۹) مولوی محمد علی صاحب ۔ آپ نے بعض مواقع کا پتہ دیا تھا

(۲۰) حاجی محمد حسن صاحب ریاضی دان ۔ ساکن کچگانوں ۔ جونپورے ۔

(۲۱) مولوی ہدایت اللہ خانصاحب ۔ ؍

(۲۲) مولوی محمد فاروق صاحب چریاکوٹی ضلع اعظم گڈھ ۔

(۲۳)	مولوی مفتی ایوب صاحب۔	بھوپال
(۲۴)	مولوی سلامت اللہ صاحب۔	〃
(۲۵)	مولوی ذوالفقار احمد صاحب۔	〃
(۲۶)	مولوی حافظ عبدالعزیز صاحب۔	〃
(۲۷)	مولوی محمد بشیر صاحب۔	〃
(۲۸)	مولوی حافظ محمد حسنین صاحب۔	الہ آبادی
(۲۹)	مولوی عبداللہ صاحب۔	غازیپوری
(۳۰)	مولوی محمد کمال صاحب	عظیم آبادی
(۳۱)	مولوی محمد عظیم صاحب۔	〃
(۳۲)	مولوی عبدالحی صاحب۔	کلکتہ
(۳۳)	مولوی سعادت حسین صاحب۔	〃
(۳۴)	مولوی لطف الرحمن صاحب	〃
(۳۵)	مولوی افہام اللہ صاحب ۔	لکھنؤ۔ آپنے بعد اختتام رپورٹ موتمر فتویٰ روانہ کیا ہے
(۳۶)	مولوی وجیہ الدین صاحب۔	حیدرآباد۔
(۳۷)	مہتمم صاحب مدرسہ دارالعلوم	〃
(۳۸)	مولوی محمد حنیف صاحب۔	〃
(۳۹)	مولوی حسن زمان صاحب۔	〃
(۴۰)	مولوی حیدر علی صاحب۔	〃
(۴۱)	مولوی عنایت علی صاحب۔	〃
(۴۲)	مولوی قطب الدین صاحب بنارسی	نووارد حیدرآباد۔
(۴۳)	مولوی وحید الزمان صاحب	حیدرآبادی۔

(۴۴)	مولوی محمد اعظم صاحب چریاکوٹی حیدرآبادی
(۴۵)	مولوی حکیم عبدالرحمن صاحب سہارنپوری

نقل عبارت استفتا

چون احتساب عبارت از امر معروف و نہی منکر و فرض کفایہ است و علم از اعرف معروفات و جہل از انکر منکرات کافہ است فقہائے ملت بیضائے اسلام احکام احتسابیہ علما و معیدین درس و متعلمین در صورت ارتکاب این منکر و اجتناب ازین امر چہ نوشتہ اند و کدام تعزیر معین و مقرر فرمودہ و تبیین و تفصیل این مطلب کجا نمودہ اند مفصل و مکمل براعات قواعد احتسابیہ بنگارند و سائل این مسائل را ممنون و شاکر خود انگارند و اگر بتوانند شرح دہند کہ آیا در عہدے از اعوام و ایام سلاطین و حکام اسلام برین ہنجار و گفتار و رفتار خواص و عوام بودہ و کدامی خلیفہ و امام التزام و اہتمام و انتظام آن نمودہ یا خیر ہمین مصداق مسلمانی در کتاب و مسلمانان در گور بودہ است و بس۔ زیادہ دعائے حسنیٰ و زیادہ۔

وہ کتابین جو اس رپورٹ کی ماخذ ہین اونکی تفصیل حسب ذیل ہے

نمبر	اسامی کتب انگریزی	نمبر	اسامی کتب عربی
(۱)	سیکلوپیڈیا برٹانیکا	(۱)	کشف الظنون
(۲)	ایڈوکیشنل سیکلوپیڈیا	(۲)	ابجد العلوم
(۳)	یونیورسل سیکلوپیڈیا	(۳)	احیاء العلوم

(۴) اسٹیٹ منٹ ایئر بک بابتہ ۱۸۹۳ء	(۴) شروح عین العلم و قوت القلوب وغیرہ کتب سلوک و تصوف
(۵) گورنمنٹ ہینڈ بک ــ	(۵) معارف العلوم شیخ خلیل بن حسامی
(۶) ٹی ارنلڈ رپورٹ آن اسکول اینڈ ایڈوکیشن ان ایور ــ	(۶) کنز العمال ــ
(۷) رپورٹ آن المینٹری اسکولز بے میتھو ارنالڈ انگلینڈ ــ	(۷) بحار الانوار مجلسی علیہ الرحمہ ــ
(۸) رپورٹ آف دی ایڈوکیشن ــ لارڈ رپن ــ	(۸) ترغیب و ترہیب منذری ــ
(۹) پراگرس آف دی ورلڈ ــ	(۹) سلوک الملوک ملا فضل اللہ روزبہان ــ
(۱۰) بین آن ایڈوکیشن ــ	(۱۰) مقدمہ ابن خلدون ــ
(۱۱) اسپنسر آن ایڈوکیشن ــ	(۱۱) کتاب الاحکام ماوردی ــ
(۱۲) ایڈوکیشن آف دی فیلنگ بی چارلس برے ــ	(۱۲) تفاسیر علامہ فخر رازی و نیشاپوری و نظام وغیرہ
(۱۳) لاکس ورکس آن ایڈوکیشن ــ	(۱۳) صحاح ستہ وغیرہ ــ
(۱۴) اولڈ گریک ایڈوکیشن ــ	(۱۴) فتاوائے فقہیہ مثل رد المحتار و ہندیہ و بحر الرائق
(۱۵) ان اوٹ لائن ہسٹری آف ایڈوکیشن ان جاپان ــ	(۱۵) توضیح و تلویح حموی شرح اشباہ وغیرہ کتب اصول مسائل و دلائل فقہیہ
(۱۶) دی رین آف کوئین وکٹوریہ ــ	(۱۶) ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء

ف ــ مین بغرض منظوری و ایفاء وعدۂ دیرینہ سرکاری اس رپورٹ کو بکمال ادب پیش کرتا ہون اور سرکار سے یہ درخواست و توقع بکمال الحاح و التجا کرتا ہون کہ سرکار میری اس تحریک کی منظوری اور اس قاعدہ پر فائدہ کے اشاعت و رواج سے ملک کی رونق و سرسبزی و شایستگی و دولت و ثروت و عزت و شوکت و ترفہ رعایا کو روزافزون فرما دے اور اپنی عزیز رعایا کو عار و ننگ جہالت و قید بطالت سے بری کر دے اور رہائی بخشے ــ

ف ۲ جب ہم حالت گزشتہ و موجودہ از ابتدا الی یومنا ہذا کے بیان سے فارغ ہو چکے تو اب اصل مطلب و تحریر رپورٹ کے طرف متوجہ ہوتے مین

اور پانچ بابون مین اسکو ختم کرتے ہین -

(۱) باب اوّل - دلایل عقلیہ تعلیم جبری کے بیان مین -

(۲) باب دوم - دلایل نقلیہ تعلیم جبری کے بیان مین -

(۳) باب سوم - اعتراضات مخالفین اور اونکے جوابات کے بیانمین -

(۴) باب چہارم - اس بیانمین کہ حکما و نظماء یورپ کے آرا اور اون ممالک کی تفصیل جہان اس قاعدہ کا رواج ہے اور اوسکے ضوابط و قواعد وہان کیا ہین -

(۵) باب پنجم - ملک کی حالت اور اوسکی ضرورت کے بیان مین راے دربارہ اس قاعدہ کے تخصیص و تعمیم کے - تجویز ضابطہ تعلیم جبریہ -

تمت

باب اول

دربیان دلائل عقلیہ بر تعلیم جبری -

ف ۱ علم سیاست مدن مین یہ مسئلہ طے ہوچکا ہے کہ جملہ انتظام سیاسی ممالک و سلطنت منوط و مربوط بو حدت تہری ہے اور تعلیم و انتظام ہر دونون ایسے باہم متلازم ہین کہ ایک بدون دوسرے کے نہ حاصل ہو سکتی ہین نہ پایدار و استوار رہ سکتے ہین لہذا بنظر انتظام سیاسی تعلیم ہی بحیثیت جزئیت انتظام یا اوسکی موقوف و مدار علیہ ہونیکے قہری و جبری ہونی ضرور ہے -

ف ۲ تمام دنیا کے حکما و نظما و عقلا و فقہا و اہل شرایع اسبات پر متفق ہین کہ بادشاہ پر اپنی رعایا کے جان و مال و آبرو کی حفاظت واجب و فرض ہے اور بادشاہ کو اسی وجہ سے اپنی رعایا و برایا کی ولایت کا حق

عموماً حاصل ہے پس جو تدابیر کہ اوسکے حفاظت کے لیئے ضرورے ہون
اوسکا عمل مین لانا اور جو امور کہ اوسکے منافی ہون اونکا دور کرنا بادشاہ کو
واجبات وضروریات بادشاہی سے ہے - اور اس مین کچھہ شبہہ نہین کہ
جہالت وبعلمی ایسا مہلک مرض ودشمن جانی ومالی ہے کہ اُس سے رعایا
کی جان ومال وآبرو خواہ اونکے ذاتی ہون یا اورونکے سب کے سبب
معرض تلف وخطر مین رہتے ہین پس اسکا بالجبر رفع ودفع کرنا بادشاہ کے
ذمہ واجب وفرض ہے -

جب چیچک کی دفع کے لیئے منجانب سرکار جبر کیا جاتا ہے باوجودیکہ چیچک کا نکلنا
محتمل ہے اور ضرر جانی بہی کچھہ ضرور نہین -

توجہالت وبعلمی جسکی مضرت جسم وجان ومال وآبرو وایمان سب کو
حاوی وشامل ہے اور بالکل یقینی تو کیا اسکے رفع ودفع کے لیئے کوئی جبر
جائز نہ ہوگا اور کیا کوئی خیال کر سکتا ہے کہ یہ امر ممتنع ونامناسب ہے - جب ادویہ
سمیہ اور دوسرے امراض وبائیہ مین قوانین احتیاطی جبری کام مین لائے
جاتی ہین تو بالضرور وہی احکام تعلیم اطفال بنی نوع اور اونکے رفع جہل مین
سلطنت ودولت کو کام مین لانا چاہیئے کیونکہ جہل کی مضرت دوسرے
مسمومات وامراض مہلکہ جسمانی فانی سے کہین زیادہ تر ہے اور اوس سے
کہین اعم واشمل واکمل واہول ہے -

جہالت عامہ رعایا وبرایا سے کچھہ یہی نہین ہوتا کہ اوسکی
مضرت اونکی ذاتیات تک محدود رہتی ہو بلکہ جتنے فتنہ وفساد ووے
اغیانات ملک مین پہیلتے ہین قصبہ شہر صوبہ ملک ودولت کو تباہ وبرباد
کردیتی ہین اون سب کے بنا وجڑ یہی جہالت عامہ رعایا وبرایا ہے

اوسکی مضرت اونکی ذاتیات سے گذر کر دوسرونکی ذات تک موثر و منجر ہوتی ہے - ادنی سے تحریک پر جاہل بیعلم رعایا بہڑک اوٹھتے اور ملک مین بغاوت برپا کردیتے اور عام شورشون وسرکشیون سے ملک مین بالکل بے امنی و بدعملی و بدنظمی پہیلا دیتی ہے - قتل قطاع الطریقی بغاوت سب کا باعث و موجب رعایا کی جہالت و بیعلمی ہوتی ہے پس سلطنت کو کیا بلحاظ اپنی رعایا کے ذاتی حقوق ومنافع کے اور کیا بلحاظ رفع دفع مضرات شخصی و نوعی کے دور کرنیکے اور کیا بضرورت بقاء نظم مملکت و اجراے عدل و رافت و بغرض قوت ہیئت اجتماعیہ ہنیت کے سب طرح سے جہل کا رفع کرنا ضروریات سلطنت و دولت سے ہے - میری اس تحریر کی تائید لارڈ مکالی کے اوس تقریر سے ہوتی ہے جسکو اوس نے ۱۸۴۶ء مین ہوز آف کامنز مین دربارہ تعہد تعلیم بعہدہ دولت دی تہی اور تعلیم کے جبری ومنفعت دیجانے پر اوسنی اپنی اسپیچ مین ایسا مدلل بیان کیا تہا کہ جسکا رد اوسوقت کسی سے نہین ہوسکا اور اب بہی نہین ہوسکتا

(ترجمہ تقریر لارڈ مکالی دربارہ تعلیم ملخصا)

صاحبو سرکار پر فرض ہے کہ عوام الناس کی تعلیم کے اسباب مہیا کردے - ان خدمات کے حدود مین اہل الرای کا بڑا بہارے اختلاف ہے - بعض کا تو یہ قول ہے کہ گورنمنٹ انسان کی ہر ایک جزو وطرز معاشرت مین دخیل رہے انتظام و درستی کے ساتہ تجارت کو ترقی دے - آمدنی باضابطہ خرچ کرے - علوم کا انتظام محنت کے ذریعے کرے - مذہب کا انتظام عدالت تحقیقات کے ذریعہ سے کرے

دوسرونکا خیال بالکل اسکے برعکس ہے - اون کا منشا ہے کہ سرکار کے
اختیارات بالکل محدود ہون - لیکن ایک امر پر جملہ مخالفین کا اتفاق ہے -
وہ تسلیم کرتے ہین کہ ہر ایک گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اپنی رعایا کے جان و مال
کی حفاظت کرے جب اِس امر کو مان لیا جاوے تو کیا اس سے انکار ہوسکتا
ہے کہ عوام کی تعلیم ایک مجرب طریقہ ہے ہماری جان و مال کی حفاظت کا -
آدم اسمتھ صاحب اِس سوال کا مجھے جواب دین اونکی اعلا رائے اِستمقام
پر قابل لحاظ ہے کیونکہ محنتی و متجسس اور دخیل گورنمنٹ اونکے بالکل ناپسند ہے
اونکا منشا ہے کہ لٹریچر آرٹ اور سائنس اپنی حفاظت آپ کر لے - وہ مذہبی
عملہ جات کی بالکل مخالف ہے اونکی رائے تھی کہ سرکار امراکی تعلیم مین مداخلت نہ
کرے لیکن اوہنون نے ہمین صاف صاف کہدیا ہے کہ ایک فرق خصوصاً
تجارتی و اعلا مہذب سوسائٹیون مین رکھا جاوے درمیان تعلیم امراء و غربا کے
" اونکا قول ہے کہ غربا کی تعلیم کا تعلق خاصکر جمہور سے ہونا چاہیے
جیسا کہ مجسٹریٹ کو چاہیے کہ جرایم کو روکے بدمعاشی کو جو جہالت سے نا ممکن
التفریق ہے لوگونسے دور کرے اگر عوام کو بلا تعلیم چھوڑدین تو سخت اندیشہ ہے
کہ مذہبی عناد کے باعث افسوسناک بدانتظامیان پیدا ہونگے -
" یہ خاص آدم اسمتھ کے الفاظ تھے اور بیشک مدبرانہ الفاظ تھے - ہمارے
حکام سے اوہنون نے اس امر کی پیشین گوئی اگلے تھی کہ وہ پیشین گوئی کبھی جھوٹے
نہین ہوجاوے گی - ۱۸۵۷ء کے (نیت پوری) کی شورش کیطرف میرا اشارہ
ہے -
" مین نہین سمجھتا کہ مین کسی تاریخ مین اس سے بہتر ثبوت اس تحریک کا
پاسکونگا کہ عوام کی جہالت خلق اللہ کی جان و مال کو غیر محفوظ کردیتی ہے سرکار کا

اونپر کسیطرح کا ظلم وتعدی بھی نہ ہو تو غور فرمایئے کہ ایک بیوقوف کے اُسکانے اور بہکانے سے بلا وجہ لاکہہ آدمی فتنہ وشورش پر آمادہ ہو جاتی ہین کامل ایک ہفتہ یورپ کے سب سے بڑی اور مالدار شہرون مین غدر مچا رہتا ہے پارلمینٹ محصور ہو جاتی ہے۔ تمہارا آقا تمہارا سردار مکان کے اندر اپنی کرسی پر کانپتا رہتا ہے اور ہر لمحہ بدمعاشون کے ٹوٹ پڑنے کا اوسی خوف رہتا ہے۔ امرا کو اونکی گاڑیون پر سے گہسیٹ لیتے مین پادری کلیسو نسے بہاگ کر چہون پر پناہ لیتے ہین۔ ایلچیون کے قصور جو قوانین قومیہ کے روسے محفوظ ومقدس مانے گئے ہین نیست ونابود کر دیئے جاتے مین۔ میر منصف کا مکان برباد کر دیا جاتا ہے۔ وزیر اعظم کے چہوٹے چہوٹے بچون کو اون کے نرم بستر سے نکال کر سوارون کے پہرہ مین چہوڑ دیتے مین تاکہ اون غدارون کے پنجہ موت سے بچین۔ قید خانہ توڑ دیئے جاتے مین۔ قطاع الطریق۔ چور۔ خونی۔ اپنے حجرون سے ٹوٹ پڑتے ہین اور اپنی رہا کنندونکے مجمع مین شامل ہو کر شورش کو دوبالا کر دیتے ہین۔ شہر لندن مین چھتیس ۳۶ جگہہ آگ لگی ہے۔ اب اس کا بدلہ ملتا ہے۔ اون بدمعاشونکو شمار کرو جو گولی سے مارے گئے۔ جو دار پر چڑہائے گئے۔ جو کچلدیئے گئے۔ جو لڑائے گئے۔ جو شراب کی بدحواسی سے مری۔ تو دیکہو گے کہ بہت سی لڑائیان جیتی گئین اور ہاری گئین مگر اتنا کشت وخون اور جانون کی تضئیع کبہی کسی لڑائی مین نہین ہوئی۔

"اب مین سوال کرتا ہون کہ اس طوفان عظیم کا کیا سبب تہا وطوفان بے تمیزی جو لندن کے اوس وبائے نابود کنندہ وآتش زدگی برباد کنندہ کا مقابل شمار کیا جاتا ہے۔ اس کا سبب رعایا کا جہل ہے ایسی رعایا جو محلات وناٹکون اور مندرون کے زیر سایہ بلا نگرانی سرکار پرورش پاتی ہے

تاکہ نیوزی لینڈ کے ٹہیکہ دار ناتراش بے سمجہ آدم خوار وحشیونکی طرح بسر کرین -
یہ موثر مثال سے ایسے ایک ہی ہین - ناٹنگ ہم - کٹا ہنگا - برسٹل کے
لوٹ - لیڈ - سونگٹ - ریگا - کے بلوے - پارک شیر - کی قیمتی وخوبصورت آلات
کے توڑپہوڑ کنیڈا کے انبار اور گہاس کے گراوانی کی آتش زدگی - ویلز کے مکانونکے
اور دیوارونکی شکستگی - کیا ایسی حرکات اون ممالک مین سرزد ہوتے جنکے مردونکے
دل علم سے کشادہ رہتے جنمین استعمال عقل وخیال کے لطائیف کی تعلیم ہوتی خالق
کی پرستش سکہلائی جاتی - حکومت حقیقی کی تعلیم سکہلائی جاتی اور جسمین اصلی نقصانات
کا معاوضہ باصلح و باضابطہ حاصل کرنیکی تعلیم دیجاتی -

یہی میری بحث وحجت ہی - سرکار کو فرض ہے کہ ہماری جان و مال کی حفاظت کرے
بڑا باعث مخافت ہماری جان ومال کا عوام کی جہالت ہے - اسلئے گورنمنٹ کا
فرض ہے کہ اسکی نگرانی کرتے رہی کہ عوام جہالت مین نہ پہنسے اور اس کا
کیا چارہ ہے یہ عموماً مسلم ہی کہ گورنمنٹ کسی صورت سے ہماری جان ومال کے
ضرور حفاظت کرے اگر صورت تعلیم نکال لوگے تو پہر کونسی صورت رکہہ
چہوڑوگے - گورنمنٹ دو باتون پر قادر ہے ایک تو یہ کہ لوگون کی حالت درست
کرے اونہین عقل سکہلاوے اونہین خوش وخرم رکہے دوسرا یہ کہ اونہین ذلیل
وشکستہ حال رکہے -

کیا اس مین کوئی شک ہی کہ ہم کونسا طریقہ اختیار کرین - ہم خوب سمجہتے ہین
کہ جس شخص کو دار پر چڑہانیکا حق ہے اوسکو تعمیم تعلیم کا بہی حق ہے کیا ہم اسکو بغیر شرم
وپشیمانی کے خیال کرسکتے ہین کہ نصف سے زاید بدکار جو نیوگیٹ مین جکڑے
ہوئے ہین اسوقت آرام وآسودگی سے بسر کرتے نصف سے زاید اسامی جو
اسوقت مجلس مین پڑے ہین آزادانہ زندگی کرتے اور اوس آزادگی کو نکو بہی

مین صرف کرنے اور جہنم مثال نارفک انگلینڈ کا وجود ہے نہوتا اگر ہم دیانت دار
آدمیون کی تعلیم پراوس رقم کا ایک حصہ قلیل کہ جوان بد معاشون کی تعزیر و تنبیہ
مین صرف ہوتا ہے ۔ خرچ کرتے ہوتے اس لئے مین کہتا ہون کہ عوام کی تعلیم صرف
ایک ذریعہ ہی نہین بلکہ بہتر و عمدہ ذریعہ اوس چیز کے حاصل کرنیکا ہے کہ جسکو سبہون
نے قبول کر لیا ہے کہ وہ گورنمنٹ کا ایک اعلا و اقصی مقصد ہے اگر ایسا ہی ہے
تو مین واقف ہونا چاہتا ہون کہ کیون لوگ اسبات پر جہگڑتے مین کہ گورنمنٹ
کو عوام کی تعلیم سے کچہ سروکار نہین میرا اعتقاد میری رائے مین اور بہی مضبوط
ہوتا ہے جب مین یاد کرتا ہون کہ میری راے ہر زمانہ اور ہر قوم کے
بزرگترین محققین و مدبرین سلطنت اور پولیٹکل فیلسوفون کے موافق و متفق ہے
اور اون نامور ترین بہادرون کے متفق ہے کہ جو سول و کلیسائے آزادی
کے باعث ہین اور خاصکر میری راے اون لوگون کے موافق ہے کہ جنکی
تعظیم کسی وقت مین انگلستان کے پراٹسٹنٹ ڈسینٹر کے دلون مین جاگیر
تہے

اگلے زمانہ کے بہت سے قابل تعظیم لوگون کے مین نام لیتا مگر مین اوس ملک
کے تمثیلات کو اسوقت بیان کرنا چاہتا ہون کہ جسکو یہان کے والنٹری سسٹم
کے حامی بطور نمونہ کے ہمارے روبرو ہمیشہ پیش کیا کرتے ہین اون ایام کو
یاد کرو کہ جب وہ چہوٹی سی جماعت جواب ساچسٹس کے دولتمند جمہوری حکومت سے
مشہور اور قایم ہونے لگی ۔ مین سمجہتا ہون کہ ہمارے جدید ڈسنٹر اون
پیوریٹن کو برا الفاظ سے منسوب کرنے کی جرات نکرینگے جنکے جوش دل کو لاڈ
اوس نکاہی گلیش کورٹ دبا نسکا ۔ وہ پیوری ٹین جنہون نے بہ نسبت خانہ
خدا مین ایک ہی حرکت ناپسندیدہ کرنے اور اوسکے موجب ناخشندی

ہونے سے بہتر سمجھا کہ اپنے گہر بار اقربا و رشتہ کے آرام و آسایش کو خیرباد کر کے سمندر پار ہوں اور اپنا ٹہکانا جنگل کے جانور اور وحشیوں میں لگاویں - کیا وہ جوانمرد تارک الوطنوں نے سول و مذہبی آزادی بیسے بعید و خلاف سمجہا کہ ملک عوام کی تعلیم کا ذمہ دار ہو وے ہرگز نہیں سب سے پہلے قوانین سے جو پیوڑمین کالونی نٹ نے منضبط کیا تھا یہ بھی تہا کہ ہر ایک شہر کا حصہ کہ جسکو حاکم شہر پچاس گہر تک زیادہ کر دی وہانکے لوگ اپنے بچونکی تعلیم کے لیئے ایک استاد مقرر کریں اور شہر کا ہر ایک مکان والا حصہ ایک گرامر اسکول قایم کرے نہ اون لوگونکی نسل و اولاد نے کہ جنہوں نے یہ قانون مرتب کیا تہا کبھی اس امر سے مخالفت کی ہے کہ عوام الناس پر پبلک کی تعلیم لازم تھی اور نہ یہ اصول صرف نیو انگلنڈ ہی میں محدود ہے جنکے پہلے تعلیم اوس نوآبادی کو کہ جسکو اوس نے قایم کی تھی علم الناس تہے ورشنگ ٹن کا ترکہ اوس قوم کے لیئے جسکو اوس نے بچایا تہا علم الناس تہے علم الناس جفرسن کی دایمی نصیحت تھی اور میں جفرسن کے الفاظ بخوشی زبان پر لاتا ہوں کیونکہ دنیا میں جو بڑے بڑے نامور شخص گزرے ہیں جنمیں آدم اسمتہ بھی شامل ہیں جفرسن ہے ایک ایسا شخص ہتا کہ گورنمنٹ کی مداخلت سے نہایت متنفر تہا تاہم اوسکی اخیر ایام کا ایک بڑا شغل یہ تہا کہ ورجینیا میں ملکی تعلیم کا ایک عمدہ طریقہ قایم کر دے -

ایسی سند کے مخالفت کے لیئے آپ لوگ جو اس سے متفق نہیں کیا ثبوت رکہتے ہیں - کیا آپ کسی بڑے فیلسوف یا ایسے شخص کا جو آزادی انسانی ہمدردی راستبازی میں سرگرم و مشہور ہو نام بتا سکتے ہیں کہ جسنے ابتداء عالم سے لیکر اس پارلیمنٹ تک کبھی آپکے اس رائے سے اتفاق کیا ہو - ہر حصہ زمین اور ہر زمانہ کے ذی عقل و ذی فہموں کے اقوال ہمکے

خلاف آپ شور و غوغا مچا سکتے ہین جیسا کہ چند ماہ پیشتر سنا ئے دیا تھا۔ یہ
اقوال ایسے ہین کہ کبھی آپ اسکے مخالفت نہین کر سکتے جبتک کہ نہ صرف اون لوگون
کی آپ تحقیر کرین کہ جنکے یادگار کی آپ لوگون کی دلون مین تعظیم و توقیر ہے بلکہ
اپنی حملہ آرا و خیالات موجودہ کی مخالفت کرسکتے ہین۔ یہ آپکا منصوبہ و قیاس بیشک
ایک نرالی ڈھنگ کا ہے۔ آپ کے اس عجیب و نئے خیال کو اس طرح بخوبی بیان
کر سکتے ہین کہ سول گورنمنٹ کی خاصیت و طبیعت کے بارہ مین تمام ابتک
غلط فہمی مین تھے۔ سب سے زیادہ تر سچائی جو ہر ایک گزشتہ نسل سے پوشیدہ
تھی جو آخرش ۱۸۴۶ء مین نہایت لائق و قابل قدر و فخر۔ **دُسنگ
ٹنگ** سرگروہ پیشوا اون کو بتلائے گئی ہے وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ محض ایک
بڑی پھانسی گر ہے۔ گورنمنٹ کچھہ نہین کرنا چاہتی بجز ظلم سختی۔ جور۔
و کینہ ترا کیب کے۔ گورنمنٹ کا فریضہ صرف ایک یہی ہے کہ دونون ہاتھون مین
ہتکڑی ڈالے۔ بیڑی پہنا دے۔ شلک سے اوڑا دے۔ قتل کرے۔
پھانسی دے۔ کالے پانی پر بھیجے۔ سب کچھہ جو کچھہ چاہے کرے مگر بہت ہے
بڑی خطا ہے اگر تمام جرائم کو روکنے کے لئے تعلیم کی اشاعت دی تہذیب پھیلائے
اخلاق سکھلائے معارف سے آگاہ کرے رعایا کو مہذب و تعلیم یافتہ بنا دے
کیا ایک منتظم ملکی یہ دیکھہ سکتا ہے جو چاہتا کہ ایک چھوٹا سا گاؤن ایک ہی
پشت مین بڑا شہر تجارت و صناعت و حرفت ہو جائے اور وہ بخوبی جانتا ہو کہ
اس معمورہ کی عظمت و ترقہ دولت و ثروت اوسکے باشندون کے علمی و اخلاقی
ترقی پر موقوف ہے بیہودہ خیال نہ کرنا چاہتا ہو کہ اونکی علمی و اخلاقی حالت سکے
درستی ہونے پائے اور نہ اسکی تدابیر کام مین لائی جائین۔ کیا خوب اگر
ہزارہا لوگون کو وحشی پن سے روکا جاوے تو یہ منتظمان ملکی اون عہدون کو

عام آزادی کے دشمن و مخالف خیال کرتے ہین - مگر ان تمام رعایا کو ترسان
وہراسان رکھنے کے لیئے بارکون پر بارکین بنائے جا سکتے ہین - اور وہ بالزام بلوہ
تہ تیغ بیدریغ کیئے جا سکتے ہین - مثل گھاس پات کے کٹوائے جا سکتے ہین توپون
کے دہنہ سے باندہ کر اڑا دیئے جا سکتے ہین غرض ہر قسم کی جبر و ظلم و تعدی اونپر
ہو سکتی ہے مگر تعلیم کے لیئے اون پر جبر نہین ہو سکتا - تمام مظالم و جور جبر سوائے
اس تعلیمی جبر کے جائز اور یہی ایک امر ناجائز خیال کیا جاتا ہے -

منتظمان ملکی رعایائے ملک کو اونکے بچپن سے بڑہاپے تک مثل
غلامون کے ناخواندہ و ناتراشیدہ وحشی جانورون کیطرح دیکھ سکتے ہین
اس کا کچھ مضایقہ نہین مگر رعایا کی تعلیم یافتہ حالت اونکو سخت ناگوار ہے - حکام کے
نہایت ناجائز ارادے اور کمینہ لالچی توقعات و افعال شنیعہ و اعمال قبیحہ رعیت
پذیر دیکھ کر دست بستہ گردن جھکائے ہوی چپ چاپ مہر بلب رہین تو رعایا
مذہبی و سویلین آزادی کے مخالف دشمن و عدو و باغی سمجھے جاتے ہین - مثل
کھیتی و گھاس پات کے انکا کاٹ چھانٹ دینا اور پامال کر دینا حکام پر فرض و
لازم ہے اور ان بیکس و بیبس رعایا کو اس حالت مین بھی چپ چاپ خاموش
رہنا چاہیے دم مارنے کی طاقت نہین گویا یہ مزرعہ و مرتعہ عمال ہین - گو انکے
جھوپڑون سے ظلم کے شعلے بلند ہون انکی گائی گورو ہل سب فروخت ہو جائین
یہ جلا وطن کیئے جائین - مگر حکام کے خلاف کچھ نہین بول سکتے اس خرابی کے بعد
اگر حکام متوجہ عدل و داد ہوتے ہین تو کیا کرتے ہین کسیکو جیل روانہ کرتے ہین
کسیکو کالے پانی بھیجتے ہین کسیکو دار و پھانسی پر چڑہاتے ہین کسیکو قتل و
قصاص کے ذریعہ خاموش کر دیتے ہین - تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی -
اگر غفلت سے باز آیا جاتا - بلا شبہہ یہی ایک تدبیر انتظام گورنمنٹ کی

جو پہلے پہل ۱۸۴۶ء مین بنائی گئے ہے اور انگلنڈ کے نان کانفرمسٹس"
مین بڑے نامی لوگون نے بنائی ہے ۔

کچھہ نہین معلوم ہوتا کہ بہت سے لایق و نیک دل لوگ بہی کیونکر ایسی غلطی مین
پہنس سکتے ہین جس سے نہایت خراب نتایج پیدا ہوتے ہین ۔ بیشک مین تسلیم
کرتا ہون کہ اس خیال کے لوگ عالم و نیک دل بھی ہین ۔ میری خیال مین
اسکے مثال اگر آتی ہے تو یہ کہ ان لوگون کی کہ یہ حالت مثل لا آف رلکشن
کے ہے یعنے اجتماع ضدین و حرکت خلاف طبیعی کے یہی ایک مثال ہوسکتی ہے
لوگ جو تجارتی آزادی کیطرح تعلیم مین بھی عدم مداخلت گورنمنٹ اور
آزادی حاصل کرنا چاہتے ہین اور جو تعلیم کو تجارت پر قیاس کرتے ہین وہ بہت
بڑی غلطی مین پڑے ہین کیونکہ یہ دونون ہرگز آپس مین مماثل و مشابہ نہین
ہین اگر ایک بایع و مشتری اچھی چیز نہ بیچے تو اپنا نقصان کرتا ہے اوسکی منفعت
و مضرت اوسکی ذات تک محدود رہتی ہے لیکن ایک تعلیم یافتہ کی منافع اوسکے
ذات تک محدود نہین ہوتی بلکہ اوسکی ذات سے تجاوز کرکے اوسکے اقربا
ہمسایہ و جلیس و انیس دوست آشنا بلکہ ملک و سرکار تک متعدی ہوتے ہین
اگر کسی مشتری کو عمدہ گزیدہ شے خریدنے کی استطاعت نہ ہو تو وہ نہ لے
مگر ہرگز یہ مناسب نہ ہوگا کہ اگر کوئی تعلیم کی فیس نہ دے تو اوس سے متمتع
و منتفع نہ ہو اور اس وجہ سے اوسکو محروم و بے نصیب رکہا جاوے ۔

نرخ کے آزادی کا اصول متمولین و تونگرون کے مدرسین مین مرعی رہ سکتا ہے
جیساکہ آدم اسمتہ کی رائے ہے یعنے وہ زبان اٹالی کی تعلیم لوگون کے
خواہش پر چھوڑ دیجا سکتی ہے لیکن لاکھون غریب بے استطاعت رعایا
جو بدون کسی معاونت کے تدریس و تعلیم سے مستفید نہین ہوسکتی اوس کا

کیا علاج سوچا گیا ہے -
مین سُنتا ہون کہ تمولین اِن سب بضاعتون کی اعانت پر باہم منافست و آزادانہ مسابقت کر رہے ہین بیشک بہت سے نیک نہاد متمول اپنا مال و وقت لوگون کے نفع رسانی مین صرف کرتے ہین اور مدارس کی اعانت و احداث مین اپنا سرمایہ خرچ کرتے ہین اور ایسے لوگ آپسمین ایسے نیک کامون کے اقدام مین منافست بھی رکھتے ہین مگر اِن الفاظ سے ہرگز دہوکہ نکہاؤ کیونکہ یہ منافست اوس تجارتی غبطہ و منافست کے مانند نہین ہے جسمین نفع و نقصان ذاتی کے توقع ہو - نفع عمومی کے منافسین و تجار و محترفہ کے باہمی غبطہ و منافست مین بہت بڑا فرق ہے تجار یہ چاہتے ہین کہ اگر اون کے اشیاء تجارتی دوسرے دوکانداروں اور بازاریون سے خراب ہون تو وہ دوالیہ ہوجاینگے اور اپنے عیال و اطفال کو سوائے رکس ہوس کے کبھی پناہ نہ ملیگی - وہ جانتے ہین کہ اگر اپنی دوکان گزیدگی اشیا و سچائی سے معروف و مشہور ہوجائے تو وہ منگی و منگلہ مول لے سکتے ہین یہ خیال و خوف و رجا اون کو سعی و تردد و عرق فشانی پر ہر وقت مستعد کرتے اور تقویت بخشتے رہتی ہے جسکی مقابلہ مین ان منفعت نفع رسانون و سرمایہ دہندگون کی مساعی بالکل بودے و کم زور ہین -
اگر اِس خیال سے کہ ہر ایک شخص جیسا اپنی حفاظت کرتا ہے دوسرے کی بھی ہمدردی انسانی کریگا سرکار کوئی قانون جاری نہ کرے تو گورنمنٹ کی بہت بڑی تعجب خیز و حیرت انگیز دیوانگی ہوگی -
اگر مین خود اپنے تئین دہوکہ نہ دون تو جس اصول سے جو لوگ گورنمنٹ کو قومی محافظ سمجھتے ہین اوسی اصول سے وہ ضرور قومی تعلیم کو بھی حقوق گورنمنٹ سے سمجھ لین گے اور ثابت کرین گے کیونکہ تعلیم و تعلم ایک قومی ذریعہ حفاظت عمومی قومی کا ہے جیسا کہ سرکار عامہ رعایا پر حفاظت قومی کو نہین چھوڑتے

اوسطرح قومی تعلیم کو بھی قوم پر نہین چھوڑ سکتے - مسٹر ڈیوڈ ہیوم نے اپنی دانش تعجب خیز و حیرت انگیز سے ایک عام قانون لکھا ہے اگرچہ وہ پارلیمنٹ کا ممبر نہین مگر جو ممبر ہماری پارلیمنٹ کا اس نام کا ہی وہ غالباً اپنے سمی کی رائے سے متفق ہی - ڈیوڈ ہیوم یہ منصفانہ نہایت درست رائی دیتا ہے کہ فنون و حرفت و تجارت کے ترقی کے لیئے حاکم فوجداری کی مداخلت کی ضرورت نہین بلکہ انہین ان کے تجربہ و محنتین پر چھوڑ دینا چاہیے - لیکن دنیا مین بہت پیشہ جو نہایت ہی مفید ہین اور جو سوسائٹی و حالت تمدنی و معاشرتی کے لیئے نہایت ہی بکار آمد و نافع ہوتے ہین اوسپر بھی لوگ بعض احیان اوسنی متمتع و منتفع و مستفید نہین ہو سکتا اسکے نظیر پیشہ سپاہ گری و خدمات فوجی ہین ایسے مواقع مین گورنمنٹ کو ضرور مداخلت کرنی چاہیے کہ پیشہ سپاہ گری کو ترقی دینے کی تدابیر عمل مین لادے و ظایف و انعامات خطابات سے ان پیشہ ورون کی حوصلہ افزائی کرے -

(یہ ڈیوڈ ہیوم کی رائی ہی جسکا اقتباس کیا ہی)

مین سمجھتا ہون کہ اوس اصول پر کہ سرکار کو سپہ پیشہ کی حفاظت کرنی چاہیے مدرسین کی نگاہبانی بھی کرنی چاہیے اور اون کے وظایف و انعامات و خطابات سے حوصلہ افزائی کرنی چاہیے -

میری مراد مدرسین سے عامہ مدارس کی مدرسین ہین کیونکہ کوئی اس سے انکار نہین کر سکتا کہ اون کا پیشہ مفید خلایق و ضروری التمدن ہے باوجود اس کے اگر ہم بلا اعانت و حفاظت سرکاری اونکی قدر و منزلت کو عامہ خلایق پر چھوڑ دین تو کبھی اونکی قدردانی و ترقی خاطر خواہ نہ ہوگی -
کیا کسیکو اس سے انکار ہو سکتا ہی تو نتایج کو دیکھو - آپ لوگ کہتے ہین کہ سرکار

اگر دخیل تعلیم نہو تو بہت کچھہ اوس مین یون ہی ترقی ہوگی اور مدارس وطلبہ
مین اسیطرح خود بخود افزایش ہو جائیگی کیا سالہا عامہ رعایا پر چہوڑ کر تماشہ نہین
دیکہا لیا پہر کیا خاک اونہون نے ترقی کی ۔
اگر یہ سچ ہے کہ حاکم فوجداری کی عدم مداخلت سے جیسا تجارت ترقی کرتی ہے
تعلیم بہی ترقی کرنے لگے تو انگلنڈ کے عامہ خلایق دنیا کے اعلا تعلیم یافتون سے
شمار ہون گے ۔ ہمارے مدارس تمام دنیا کے لیئے نمونہ ونظیر بن جائینگے
ہر ایک شخص عمدہ چیدہ کتب خانہ رکہنے لگے گا عمدہ نفیس نقشے سامان فلسفہ طبعی وکیمیائی
رکہیگا اور اوس سے متمول حاصل کرینگے ۔ ہر ایک نوجوان جو تعلیم سے مبرا
و خالی ہو وہ جنات و دیون مین محسوب ہونے لگیگا ۔ اور لوگ اس سے منزجر و
متنفر ہون گے ۔ مدرسین فن تعلیم مین ایسے سربرآوردہ ہون گے اور فن تدریس
مین ماہر و یدطولے رکہین گے جیسے کہ دستفروش ۔ جولاہے ۔ انجنیر تجربہ ومحترفہ
اپنے اپنے کام وپیشہ مین ماہر و لایق و قابل متمول ہوتے ہین اور عام مدرسین
کی اسوجہ سے عامہ خلایق نہایت قدر و منزلت و مرتبت کرنے لگینگے ۔ اور انکی
مکاسب و آمدنی اتنی کثیر ہوگی کہ اونکی جا بیدا دخالی ہونے پر لایق سے لایق شخص
مثل ممبران پارلیمنٹ کے اوسکے خواہان وجویان ہون گے ۔
اس فیلسوف و مدبر و منتظم ملکی کے تقریر سے ثابت ہو کہ گورنمنٹ کو تعلیم کا متکفل ہونا
چاہیئے اور اطفال کو اوسپر مجبور کرنا اور اون کو مصادرات فیس وغیرہ سے بری
ومستثنے کر دینا ضروریات سلطنت وحکومت سے ہے ۔ بدون اسکے نہ گورنمنٹ
اپنی حقوق سے عہدہ برا ہوگی نہ ملک ترقی کرے گا نہ حقوق دولت و رعیت کی مراعات
متصور ہے نہ دولت و عزت و ثروت مین سبقت تو درکنار ہمسیم و شریک کسی متمدن
ملک کا ہو سکتا ہے اس لیئے ان لحاظات سے سرکار کو اجرائی قانون تعلیم

جبری جاری کرنا چاہیے۔

(۳۴) علم و تعلیم امر طبعی عمران بشری سے ہے اور آدمی اوس کا ہمیشہ محتاج ہے

کیونکہ شرف و امتیاز انسان سایر حیوانات پر صرف نظر و فکر و ادراک کلیات کیوجہ سے ہے۔ جس سے وہ تحصیل معاش اور اپنے ابنا جنس کا تعاون کرتا ہی اور ہیئۃ اجتماع تمدنی کیطرف جس سے یہ تعاون ممکن و متصور ہو جاتا ہی۔ اور اتباع قوانین دولت و شرائع ملت کیطرف رجوع لاتا ہے۔ جب وہ ایسے افکار و انظار مین مستغرق رہتا ہی تو اوس سے علوم و صنائع پیدا ہوتے ہین۔

جس چیز کو طبیعت چاہے اور وہ اوسکے پاس موجود و میسر نہ ہو تو اوسکی تحصیل مین انسان سے نہین بلکہ حیوان بہی مجبول ہے لہذا جب انسان کسی امر مین فکر و نظر کرے اور وہ اوسکو معلوم و مدرک نہو تو اوسکے تحصیل کے لیئے ایسی اشخاص کا محتاج ہوتا ہے جو اوس سے علم و ادراک مین زیادہ ہون اور اوسکو اوسکے مطلوب و مرغوب تک پہنچاوین۔

یہا سے دریافت ہوا کہ انسانکا میلان طبعی افادہ و استفادہ کے جانب ہوتا ہی انسانکی نظر و فکر ہر ایک حقیقت کیطرف متوجہ ہوتی ہے کہ اوسکے عوارض کیا مین اور مزاولت و کثرت توجہ کیوجہ سے اوسمین اوسکو ملکہ ہو جاتا ہی اور عوارض کا پورا پورا علم حاصل ہوتا ہے تو لوگ اوسکی تعلیم و تعلم کے شایق ہوتے ہین وہ اوسکی طرف متوجہ ہوتے اور رجوع لاتے ہین۔ اس طریقہ سے افادہ و استفادہ بنی نوع انسان مین ہونے لگتا ہی۔ اس سے معلوم ہوا کہ تعلیم و تعلم انسان کا امر طبعی ہی۔ جس چیز کو طبیعت عمران بشری سے ہون اوسکے انسان کو روکنا

باز رکہنا گویا خلاف عمران و تمدن کیطرف طبائع بشریہ کا مائل کرنا و پہیرنا ہے
جو اسر خلاف حکمت و قوانین سیاست و ضوابط شریعت و ائین دولت و ملت ہی
(۴) علم و کتابت لوازم تمدن اور خواص انسان سے ہین اور انکو دوسرے
مشارکین جنسیت سے اسی سے امتیاز ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان مدنی الطبع ہونیکے
وجہ سے اپنی ضمائر کو دوسرونکو اور دوسرونکے ضمائر خود سمجہنے و سمجہانے
کیطرف بالطبع و بالذات محتاج ہے۔ اس لئے حکمت الٰہی اس بات کی مقتضی
ہوئے کہ جو امور کہ اسپر دلالت کرین پیدا کیئے جائین جنسے یہ امر انسان پر آسان
ہو جائے اور غیر آلات طبعیہ کے طرف محتاج نہ ہونے پاوے۔ پس الہام
الٰہی سے انسے استعمال اصوات و حروف مختلف المخارج انکو سکہایا جنسے کلمے
بنین اور معانی حاصلہ پر دلالت کرین تا مخاطبت و محاورت کا فائدہ انہین
حاصل ہو۔ اور اون مقاصد و مطالب کا بہی جو انسانون کی معاش مین لابد
و ضروری ہین۔
چونکہ تلفظ و بول چال تقریر کا فائدہ صرف حاضرین تک مخصوص تہا غائبین
یا پس آیندون کو اوس سے افادہ ممکن نتہا تو انسانونکی ہمتون کا تقاضا
یہ ہوا اور یہ غرض و حاجت اسپر باعث و موجب ہوئی کہ صنعت کتابت ایجاد
کرین۔ تا اپنی مطالب و معارف سے دوسرون کو بہی مستفید کرین اسنے
سبب سے جملہ علوم و کتب بنے و نکلے۔
الحاصل چونکہ علم و کتابت لوازم تمدنی سے ہوئے تو کوئی دولت و ملک متمدن
اپنی رعایا کو بدون علم و کتابت کے رکہنا پسند نکرے گا نہ جائز رکہیگا
کیونکہ اون کو دائرہ تمدنیت سے باہر و خارج کر دینا ہے اور حلقہ وحوش
و حیوانات عجم مین داخل و شامل کرنا اور نہ یہ ظلم ہرگز فرض انصاف مداخلت

حکومت نہین ہے ۔

(۵) خط وکتابت منجملہ صنائع انسانیہ ہے ۔ کیونکہ کتابت خواص انسانی سے ہے سایر حیوانات سے اُسی سے اسکو امتیاز حاصل ہوتا ہے ۔ اسکے ذریعہ سے بلاد دور دست کے باشندو سنے اپنے مقاصد وحوائج کو ظاہر و حاصل کرسکتا ہے اور اگلون کے علوم و معارف کی تحصیل اسیکے ذریعہ ممکن ہے ۔ انسانی منافع قوت سے فعل مین بدون تعلیم و اجتماع عمرانی وطلب کمالات نہین اسکتے پس اس لحاظ سے کوئی آدمی بے پڑھے لکھے جاہل رہنا پسند نہین کرسکتا جسقدر انسانیت کی ترقی ہوگی اوسیقدر لکھنے پڑھنے کی ترقی ہوتی جاویگی جس ملک مین لکھنے پڑھنے والے کم ہون اوسیقدر گویا انسانیت کی بھی اون مین کمی ہے اور یہ کسی انسان و انسانیت دوست آدمی کو کبھی ہرگز پسند نہ آویگا کہ اپنے بنی نوع اسطرح انسانیت سے بعید رہین پس جو ملک زیادہ تر السنہ ولغات مختلفہ کو بولے و سمجھے وہی زیادہ تر معارف و منافع علمی و مالی ممالک و اقوام غیر سے متمتع و منتفع ہوگا ۔ جیسا کہ یہ معاملہ آجکل اہالے یورپ سے مجرب ومشاہد ہے لہذا ہر ایک ملک کو اولاً جن ممالک و اقوام سے اوسکو واسطہ ومعاملہ وتعلق زیادہ ہو اوس کو اون السنہ کے تحصیل وتکمیل کی زیادہ تر ضرورت وحاجت ہے ۔ فبادر الی حفظ اللغات مسارعا فعلی لسان المحقین بحاصل انسان کا بے پڑھے لکھے رہنا گویا دایرہ انسانیت سے خارج اور سایر حیوانات سے غیر ممتاز رہنا ہے اس لیئے جو امور کہ لوازم انسانیت سے ہین اونکا بالالتزام اکتساب ضرور ہے اور دولت چونکہ متکفل محصل امور کمالے تمدنی و عمرانی انسانی وطوایف بشری ہے اوسپر اوس کا التزام و اہتمام منجملہ واجبات و فرایض کے ہے ۔

ف٦ ہر ایک دولت کے لوازم وفرایض سے ہے کہ اپنی رعایا وبرایائے دولت و
ملک کے لیئے وہ ذرایع بہم پہچاوے ومہیا کرائے جس سے اوس کا شرف وفضل
و نفع والتذاذ زیادہ ہو اور یہ ثابت ہے کہ علم اشرف وافضل وانفع والذاشیا
ہے کیونکہ ہر ایک شئے کا شرف لذاتہ ہوتا ہے یا لغیرہ اور علم دونون قسم کے
شرفون پر حاوی وشامل ہے حضرت شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ شرف
علم پر بھی ایک بدیہی دلیل ہے کہ کیسی ہی شخص کو کسی ادنی سے ادنی چیز کا عالم
کہین تو وہ ضرور مسرور ہوتا ہے اور اگر اوسکو اوسکا جاہل بتاوین تو محزون و
رنجیدہ ہو جاتا ہے اس سے بالبداہت معلوم ہوتا ہے کہ طبایع انسانی بالضرور
بالطبع علم کے شرف ومنزلت کی تسلیم پر مجبول ہین ۔
علم کے الذ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ وہ مطلوب لذاتہ ہے کیونکہ الذلذایذ ہے ۔
اہل علم جانتے ہین کہ لذت علمی سے بڑھکر کوئی لذت دنیا مین نہین ہے اس لیئے
کہ علم کی لذت باقی وروحانی ہے اور دوسرے لذائذ جسمانی وفانی ہین جو جلد
زائل ہو جاتے ہین اسی لیئے امام محمد رحمہ اللہ کو جب کوئی مسئلہ حل ہوتا تو
فرماتے کہ پادشاہ کو یہ لذت کہان نصیب ہے جو ہم علما کو حاصل ہے ۔ علما کو تحصیل
ومطالعہ کتب ومسائل ومطالب مین راتون جاگنا خواب وخور کا ترک کرنا وہر قسم
کی راحت کا حرام کر لینا اوس سے زیادہ تر مرغوب ومطلوب ہوتا ہے کہ اوسے
لذت وحظ اوٹھاوین ومتمتع ہون بلکہ اون کو اس مشقت وتکلیف سے ایک خاص
قسم کی راحت ولذت ملتی ہے جسکا بیان نہین ہوسکتا چنانچہ علامہ تاج الدین سبکی
نے اس بارہ مین کیا خوب کہا ہے اور کیا ہی مرغوب لکھا ہے ۔

سہری لتنقیح العلوم الذ لی	من وصل غانیۃ وطیب عناق
بیداری کی تنقیح علوم کے لیئے مجھے زیادہ تر لذیذ	[illegible] کے عشق اور اوسکے گلے کی [illegible]

وتمایلی طربا لحل عویصۃ
کسی مشکل کے حل کیوقت سے ہلنا جہلنا
وصریر اقلامی علی صفحاتہا
میرے قلم کی آواز کتاب کے صفحون پر

فی الذہن ابلغ من مدامۃ ساقی
ساقی کی شراب سے زیادہ تر میرے پاس بہتر ہے
اشہی من الدوکاء والعشاق
زیادہ تر مرغوب ہے دوکا و عشاق کے راگنی سے

والذ من نقر الفتاۃ لدفہا
کسی جوان عورت کے دف بجانے سے زیادہ تر لذیز ہے
نقری لالقی الرمل عن اوراقی
میرا اوراق سے ریتی گرانی کے آواز۔

علم کی لذت دائمی و ترقی پزیر ہے اوس کا کوئی مزاحم و معارض نہین ہوتا
اوسکا بقدر استعمال اشتغال ہوتا جاتا ہے کیونکہ معلومات یوماً فیوماً متزاید ہوتے
جاتے ہین اور وسیع ہونے لگتے ہین جسقدر اسکی مزاولت و مشارکت و مباشرت
ہوا ویسے ہی اوس مین ترقی ہوتی جاتی ہے برخلاف دوسرے لذائذ جسمانی
کے کہ وہ مدت و عدت و کیفیت و کمیت کے لحاظ سے محدود و متناہی ہوتے ہین
اور سریع الزوال و انتقال ہین۔

علم کی لذت و شرف کا یہ حال ہے کہ کوئی جاہل سے جاہل عالم بھی دنیا مین ایسا
نہین پاؤگے جو متمنی عز و شرف اہل کمال و استحصال نہ ہو مگر وہ موانع
بہیمیہ کے وجہ سے قاصر و عاجز ہوتا ہے اور اپنی مقصد و مطلب و تمنا پر ظفر جا
نہین کر سکتا۔

جب یہ معلوم ہوگیا کہ علم کے لذت غیرہ و لذائذ دونون قسمون پر مشتمل ہے
تو ہم ان دونون قسمونکا بیان یہان کرتے ہین کہ لذت علم غیرہ یا تو باعتبار
آخرت کے ہوگی یا دنیا کے۔ بہ لحاظ آخرت کے اس علم کو خود مقصود

ونعیم وتسنیم بدون عمل کے حاصل نہین ہو سکتے اور عمل بدون علم کے ممکن نہین پس اخرت
لذا ذکا دار ومدار بھی علم ہی پر رہا اور باعتبار دنیا کے بھی عزت واعتبار حکومت ووقار حتی کہ
ملوک وسلاطین پر افتخار واونکا اعتبار بھی بدون علم کے ممکن نہیں دنیا مین جاہل سے جاہل
قومین بھی بالطبع علما کی عزت پر مجبول ہین اور علما وفقہا وحکما واطبا کی حکومت درحقیقت
سلاطین پر بھی ہوتی ہے کہ وہ اونکی راے کے تابع ہوتے ہین پس باعتبار دنیا
کے بھی علم الذ اشیا سے ہوا۔

جب شرافت ولذت لذاتہ وغیرہ کے لحاظ سے علم سب سے مقدم ومفضل
ٹھہرا تو اب ہم اوسکے انفع ہونیکے لحاظ سے بھی اوس کا مطلوب ومرغوب لذات
ہونا ثابت کرتے ہین ۔ کہ علم کا انفع ہونا اسطرح ثابت وظاہر ہوتا ہے کہ
سعادت جاوید دو قسمون مین منقسم ومنحصر ہے جلب منفعت ۔ یا دفع مضرت ہین اور
ہرایک ان دونون مین سے یا دینی ہوگی یا دنیوی پس سعادت جاوید کی چار
قسمین ہوئین ۔ جلب منفعت دینی جلب منفعت دنیاوی دفع مضرت دینی دفع مضرت
دنیوی اور ہرایک انمین سے بدون علم کے حاصل نہین ہوسکتی ۔

علم سے منافع دینی ظاہر ہین کہ بدون علم کے نہ عقائد صحیح ہوتے ہین ۔ نہ اعمال
اور دین عقائد حقہ اعمال صالحہ کا ہے نام ہی جب آدمی کچھہ جانے ہی نہین کہ کیا
چیز اچھی ہے اور کیا چیز بُری تو کیونکر ترک واختیار پر مبادرت کرسکتا ہے۔
منافع دنیوی کا بھی یہی حال ہے کہ بدون علم کے خیر وشر کا امتیاز محال اور بدون
اسکے داعیہ ترک واختیار مفقود ہے بظاہر دنیا مین بدون علم کے نہ کوئی
خدمت وملازمت کرسکتے ہین نہ پیشہ وحرفت سے نفع اوٹھا سکتے ہین غرض کوئی
جاہ وثروت وحکومت ودولت وخدمت بدون علم کے حاصل نہین کرسکتا اگر
اتفاقا حاصل بھی ہوجاے تو اوس سے تمتع وتنفع نہین ہوسکتا اور اپنی آبائی کہ

دولت و ثروت کا نباہنا اور مضرت زوال و انتقال سے بچانا و مصئون و محفوظ رکہنا بدون علم کے ممکن نہین۔

دفع مضرت دینی بھی اسی طرح بدون تفرقہ و امتیاز حلال و حرام مناہی و محرمات شرعیہ سے بچنا ممکن نہین۔ مناہی و ممنوعات شرعیہ سے احتراز و فک نفس بدون علم کے محال ہے اور ایسا ہی مضرات دنیوی کا حال ہے۔ کہ جب پہلے برے کا تمیز ہے نہو تو اوس سے بچے کیونکر۔

بعض لوگون کو جو یہ توہم ہے کہ علم سے ضرور ہوتا ہے اور زیادہ پڑہنے سے خرابی ہوتی ہے دین و عقل بگڑ جاتی ہے لہذا اسکو مذموم جانتے ہین اوسکا دفعیہ یہ ہے کہ کوئی علم من حیث انہ علم مضر نہین نہ کسی قسم کا جہل من حیث انہ جہل نافع ہے کیونکہ علم وجود ہے اور جہل عدم اور وجود اشرف و اصلح اور عدم اشر و اقبح ہے ہر ایک علم کی ایک خاص منفعت ہے خواہ معاد مین ہو یا معاش یا کمال انسانی مین بعض لوگ جو بعض علوم کو مضر تصور کرتے ہین اوس کا اصلی سبب یہ ہے کہ اوسکی شروط کا اعتبار نہین کرتے جو علم و علما مین ضروری ہین کیونکہ ہر ایک علم کے ایک حد ہے جس سے وہ تجاوز نہین کر سکتا۔ لوگ اس کا خیال نہ کرکے مغالطون مین پڑتے ہین اس لیئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اون مغالطون کی تفصیل کر دیجاوے جس سے یہ مطلب بطور واضح ذہن نشین ہو جاوے۔

ف ۱ مثلاً لوگونکی بعض مغالطات سے ایک یہ بات ہے کہ غایت علم کے مافوق علم کا نفع چاہتے ہین اور توقع بیجا و ظن غلط پر احکام مرتب کرنے لگتے ہین جیسے کہ کوئی طب سے یہ توقع و ظن رکہے کہ اوس سے جمیع علل و امراض کا علاج ہو جا لانکہ بہت سے امراض و انتقام کا علاج اوس سے ناممکن ہے

ف ۲ یا کسی علم کو اوسکے مرتبہ سے زیادہ اعز و اشرف خیال کر لینا

جیسے فقہ کو مطلقاً اشرف العلوم جاننا حالانکہ علم توحید و تصوف اوس سے اعلا واشرف ہی۔

ف ۳ یا اوسکی غایت کے خلاف اوس کا مقصود قرار دے لینا جیسے کوئی علم حکمت و شریعت کا مقصد جمع مال و حصول جاہ قرار دے کیونکہ اون علوم کا مقصد اکتساب مال نہین ہے بلکہ حقایق اشیا پر اطلاع و تہذیب اخلاق حاصل کرنا ہے بلکہ جو کوئی علوم کا اکتساب بغرض احتراف کرے وہ حکما و فقہا کے نزدیک زمرۂ علما مین شمار نہین ہوتا۔

درحقیقت آج کل یہ ایک عام غلطی ہے جسمین طلبہ کیا بلکہ اکثر رفارمر بہی مبتلا ہین اور سب جہلا کے اذہان مین یہی متمکن و جاگیر ہے کہ اکتساب علم کی اصلی غرض و غایت حصول مال و جاہ و خدمات شاہی و سلطانی ہے حالانکہ تعلیم کا مقصد صرف یہی ہے کہ ہر ایک آدمی اپنے حوائج تمدنی مین اس سے مدد لے اور اس سے سہولت و شایستگی حاصل کرے حقایق اشیا بقدر طاقت بشری دریافت ہون قوت نظری و عملی و اخلاق کی تحصیل و تکمیل ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ہر ایک فرد و طبقہ و طایفہ ناس کے حوائج تمدنی جدا جدے و مختلف ہین پس ایک کسان کو جو ضرورت تمدنی ہے یا ایک نجار و حداد و بنا و معلم و واعظ و تاجر و محترف و امیر و حاکم کی ہے وہ دوسرے کی نہین ہے سب آپس مین مخالف و مختلف ہین ہر ایک اپنی اپنی امور مین علم سے شایستگی و درستی حاصل کرسکتا ہے نہ یہ کہ صرف ترقی کا دار و مدار جمع مال و حصول جاہ و زخرف دنیاوی کی استحصال پر موقوف و منحصر کردیا جاوے تعجب یہ ہی کہ آجکل کے بڑے بڑے رفارمر دنکو بہی خبط و جنون ہے کہ بدون ثروت و جاہ دنیاوی کے جو اس کل خطیہ ہے تعلیم کا مقصد و مفاد ہی پورا نہین ہوتا اور اسکے سواے تعلیم سے کچھہ دوسرے غرض ہی نہین۔

سینے ایک بہت بڑی رفارمر کے تحریر مین دیکھا ہے کہ وہ اپنی قوم کی
کیسی ہی عزیز و شریف و صاحب استعداد فطری بیٹے ماسون کے بچے کیون نہ ہون
اگر مفلس ہون تو اپنی مدرسہ و سوسائٹی مین شامل و داخل ہونیکی قابل نہین سمجھتے
اور اونکی مشارکت و مخالطت کو نہایت عار و ننگ جانتے ہین غربا ر قوم گو وہ کیسے
ہی شریف و خاندانی کیون نہ ہون وہ لایق شرکت مدرسہ و کالج نہین سمجھے جاتے
بلکہ وہ اِن الفاظ سے اپنی خیال کو ظاہر کرتے ہین کہ خدا نہ کرے کہ اپنے مدرسہ
مین لنگاڑے داخل ہون اور سیاہ لنگیون والے شریک کیئے جائین اگر ایسا
وقت آیا تو اپنا کالج نیست و نابود ہو جانا کہین اس سے بہتر خیال کرتے ہین اسکی وجہ
صرف یہی ہے کہ خود وہ شرف حسب و نسب سے واقف نہین علم و کمال سے سروکار
نہین رکھتے نہ اوسکی لذت و حالت کو جانتے ہین اونکا کمال اونکے معارف
و علوم شہرت و چرت بوٹ و کوٹ و سوٹ مٹن و ٹفن و فلٹن میز چہری کانٹے مین
محصور و منحصر ہین - غایت تہذیب و کمال نفس اسیکو خیال کر لیا ہے - اونکے
مدارک و معارف کا منتہا و غایت اقصی صرف طوطی کے طرح انگریزی اصوات
کا زبان سے نکالنا اور انگریزون سے معاشرت و مخالطت کے طرق و ادب
کا جاننا اور اقسام اطعمہ و اشربہ و انحا ر اختلاط و استلذاذات کی علم کے
سوا اور کچھ نہین ہوتا -

علما ر ما ورا ر النہر کا حال لکھا ہے کہ جب بغداد کے مدارس نظامیہ کا حال
اونکو معلوم ہوا تو وہ ماتم علم برپا کیئے اور کہنے لگے کہ علم و معارف کیطرف
ابتک ارباب ہمم علیہ و نفوس زکیہ متوجہ ہوتے تھے جو علم کے محض شرف
و کمال ذاتی کیوجہ سے اکتساب علم کرتے تھے اب ایسی بنا قایم ہوئی ہے کہ
لوگ نفع دنیاوی و خدمات شاہی کی غرض سے پڑھنے پڑھانے جاوینگے

اور بوجہ اجرت و نفع دنیاوی کے خسیس و خبیث النفس لوگ اسطرف ڈھلپ پڑینگے
اور طلب و تحصیل و تکمیل اونکی ترقی مدارج دنیوی کا موجب ہوگی اور اس سے فسادات
شایع ہون گے چنانچہ اس کا تجربہ و مشاہدہ اب آنکہ وسنسے ہور ہا ہے کہ جوارذال و
اداانی کہ ڈگریان لیکر خدمات پر ماموہوتے ہین وہ کیا کیا فسادات و فتن برپا
نہین کرتے اور کیسی کیسی خرابیان قوم و دولت و ملک و ملت مین نہین ڈالتے اور
کیا کیا بیدادیان اونسنے وقوع مین نہین آتین۔

ف ۸۲ بعض اسباب مغالطہ سے خود لوگون کا جہل ہے جو اونکے ذم و انکار کا
سبب ہوا ہے۔ **اَلْمَرءُ عدو لما جہل** منطق کو بعض حرام بتاتے ہین حالانکہ وہ
میزان علوم ہے اور اوسکی غایت ذہن کی صیانت ہے اسی طرح فلسفہ کو حرام
بتلایا جاتا ہے حالانکہ اوس سے معرفت حقایق اشیا مقصود ہے جو منافی
شرع نہین ہے۔

فقہا و ائمہ مذہب نے جو فلسفہ و منطق سے ممانعت کی ہے اونکی اس تحذیر و
تحجیر کا مقصد اصلے یہ ہے کہ بعض عقول قاصرہ اپنی عمر کو علوم حکمیہ کے تحصیل مین جو
اونکی استعداد فطری سے اوسکی تحصیل و تکمیل مستبعد ہے ضایع و رائیگان نکرین
اور تضیع اوقات نہونے دین کیونکہ ایسے لوگ ان علوم سے فایدہ نہین اوٹھا سکتے
اور مفت عمر برباد کرتے ہین جو علوم کہ ان فقہا کے زعم مین مذموم ہین وہ بے
فایدہ و نفع سے خالی نہین کیونکہ اقل درجہ اونکی تحصیل و تکمیل پر یہ فایدہ مترتب ہے
کہ کچھہ نہین تو اون کے قائلین کا رد ہی ہو سکے گا جو داخل فرض کفایہ ہے۔

ف ۸۳ تعلیم منجملہ صنایع تمدنی ہے۔ پر جو دولت و ملک کے متمدن ہوگی وہ بدون اسکے
متمدن نہین رہ سکتے۔ تعلیم منجملہ صنایع تمدنی ہونے کی دلیل یہ ہے کہ کسی فن مین
حذاقت و مہارت بدون ملکہ مبادی و قواعد و توقف مسایل و مقاصد و استنباط

فروع از اصول حاصل نہین ہوتے اور ملکات خواہ بدنی ہون یا دماغی سب جسمانیات محسوسہ سے متعلق ہین اس لیئے اونکی تعلیم کے طرف احتیاج ہوتی ہے اس لیئے ہر ایک علم وفن کی تعلیم کی سند کسی مشہور عالم و ذیفن سے لیجاتی ہے اور یہ رسم ورواج برابر سب ملکون اور اقالیم مین یکسان جاری ہے ۔ مصنفین ہر ایک علم وفن کے اصطلاحات کا اختلاف خود اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ تعلیم ایک صناعت ہے کیونکہ ہر ایک امام فن وعالم کی جُدے جدے اصطلاحین ہین اور یہ تغایر وتخالف شان صنایع سے مخصوص ہے اور یہ بات اوسپر دلالت کرتی ہے کہ یہ اصطلاح علم سے مخصوص نہین ہے ورنہ سب مصنفین کے ایک ہی اصطلاح ہوتے دیکہو علم کلام مین متقدمین ومتاخرین کی اصطلاحات کسقدر مختلف ہین اور اسیطرح اصول فقہ کے اور علوم ادبیہ کے اصطلاحات کا حال ہے اسپر کیا موقوف ہے جس علم کو دیکہوگے اوسکا یہی حال پاؤگے ۔

جسقدر حضارت وعمران وحالت تمدن انسان ترقی کرے مثل اور صنایع کے علوم بہی بڑہتے وترقی کرتے جاتے ہین اِس کا یہی سبب ہے کہ تعلیم علوم بہی منجملہ صنایع ہے ۔

صنایع کا یہ حال ہے کہ بلاد واوطان کی کثرت وقلت آبادی ودولت کے لحاظ کرکے وہ بہی زیادہ وکم ہوتے رہتے ہین جب اعمال اہل عمران اپنی معاش ضروریہ سے زیادہ ہوتے ہین اور فارغ تو ماورا معاش کیطرف ذہن تر ہتے ہین اور خاصیات وعوارض اشیا کیطرف متصرف ہونے لگتے ہین یا جو علوم وصنایع سے ہین ۔

جو لوگ طبعاً راغب علم ہوتے ہین اور قصبات وقریئے مین متولد ہوتے ہین اون کو بوجہ اپنے مواطن دیہا ت کے غیر متمدن ہونے کی بلاد واوطان وامصار

متمدنہ کیطرف بغرض تحصیل علوم و فنون سفر کرنا پڑتا ہے جنکے وہ شائق ہین -
جسقدر تمدن مین کسی ملک وشہر کی ترقی ہوتی ہے وہان کے صنائع وعلوم و
فنون مین بھی ترقی ہوتی ہے دیکھو جب بغداد - قرطبہ - قیروان - بصرہ - کوفہ -
یونان - مصر - ہند - کی تمدنیت وعمران مین ترقی تھی اور حضارت وہان
متمکن ومستقل تھے تو وہان علوم وفنون کا دریا کیسا موجزن تھا اور اصطلاحات
تعلیم واصناف علوم واستنباط مسائل مین وہان کے لوگ کیسے متقن و ماہر
فن تھے حتی کہ اپنے متقدمین سے سبقت لے گئے اور متاخرین پر فایق ہو گئے -
جب وہان کی دولت وآبادی گھٹ گئی اور جاتی رہے تو اونکی بھی حالت تنزل
کر گئی بلکہ زائل ومنتقل ہو گئی وہ بساط ہی اُلٹ پلٹ گئی اور جو کچھ اسکے ساتھ تھا
جاتا رہا یک لخت حرف علم وتعلیم اون صفحات سے حک ومحو ہو گیا اور اون
ممالک واقالیم ومدن مین چلا گیا جہان زمانہ نے دولت وثروت ومدنیت کو
منتقل کر دیا وبدل دیا اور وہان اپنا ماوے ومسکن بنا لیا - چنانچہ آجکل چونکہ یورپ
وامریکا وجاپان کی حضارت ومدنیت اور ممالک واقالیم سے متزاید ومترقی ہے
وہان تعلیم وتعلم وفنون وصنائع وحرف کی بھی بے انتہا ترقی ہے اور دولت و
ثروت کے ساتھہ ساتھہ انکا مسکن ومامن بھی وہی بلاد ہو رہی ہین - اور
اسی وجہ سے دوسرے بلاد کے لوگ جو شایق تعلیم وتعلم علوم وفنون ہین وہان
سفر کر کے حاصل کرتے ہین پس جو سلاطین وروسا دولت وملت کہ اپنے
ملک وقوم کو متمدن ومترفہ کرنا چاہئین اونپر فرض ہے کہ ترویج علوم وفنونمین
ہمہ تن مصروف ومالوف ہو جائین وصنائع وبدائع ممالک یورپ اپنی ملک
قوم مین بھی رائج وشائع کرائین اور قوم کو سکھائین جیسا کہ اہالی جاپان نے
اس ۲۲ برس مین اپنے ملک کو اسی طریقہ وطیرہ سے مضاہی ممالک یورپ

کر لیا ہے اور جمیع علوم و فنون اہل یورپ کا اپنے ملک مین رواج دیدیا ہے جس سے تمام دنیا مین اوسکے عزت و حرمت و عظمت و وقعت ہے اور سب سلاطین بچشم عبرت اوس ملک کو دیکھ رہے ہین اور اوس کی واجبی قدر و منزلت کرتے ہین -

سر آسمان جاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی نے بہی میری اس تحریک و اسکیم ذیل پر جسکو مینے رجب ۱۳۰۶ھ مین پیش کی تہی منظور و مقبول فرماکر ذریعہ جریدہ اعلامیہ مطبوعہ بابت سنہ تجویز ارسال اطفال بولایت فرنگستان بغرض تعلیم علوم و فنون مفیدہ و ضروریہ کا اشتہار و اعلان کیا مگر اوس کا اجرا و نفاذ ابتک نہ ہونے پایا بلکہ وہ طلبہ جو اس غرض سے منتخب ہوئی تہی وہ ادہر اودہر مدارس ہند و دکن مین منتشر و مقرر کردئے گئے -

میری اسکیم کا ماحصل و خلاصہ یہ تہا کہ جاپانیون کی نظیر و تمثیل پر ہر سال یہان سے بہی چند طلبہ بغرض تعلیم قانون و انجنیری و اگری کلچر روانہ ولایت ہون اور چند سال تک یہ سلسلہ بدستور قایم رکہا جاوے تا ایک معتدبہ جماعت سرکاری انتظامی حالت کی معاون و معاضد فراہم ہو جائے اور بہم پہنچے - اس غرض سے مینے یہ تجویز سرکار مین پیش کی تہی کہ ٹکنیکل ایڈوکیشن یعنے فنونکی تعلیم کے لیئے ریاست کے (۳۱) شریف خاندانی لڑکونکی تعلیم اخراجات کی گنجایش موازنہ تعلیمات مین رکہی جائے - ان لڑکون کی عمر ۱۵ سال سے کم و ۱۸ سال سے زیادہ کی نہو - مدت تعلیم پانچ سال قرار دی تہی - ہر ایک لڑکے کا خرچ سالانہ دو سو پونڈ اور کرایہ آمدورفت درجہ اول جہاز مجوز کیا تہا - اسکے بدلہ یہ تعلیم یافتہ گیارہ سال تک ملازمت سرکاری پر مجبور رہون گے اور اون کی ابتدائی تنخواہ چار سو اور سہ سالانہ کا اضافہ سات سو تک ہونا

تجویز کیا تہا۔ یہ لڑکے اگر تعلیم مین ترقی نکرین یا اپنے اخلاق و عادات کو درست نہ رکھین تو سرکار کو اختیار ہوگا کہ وظیفہ امدادی موقوف کر دے اور اخراجات تعلیم اوس سے واپس لے۔ ہر ایک فن کی تفصیلے تعلیمی تجویز حسب ذیل ہے۔

مڈیسن فن طب

(۱) پراکٹس آف فزک۔
(۲) کمسٹری۔
(۳) سرجرے۔
(۴) اسٹیٹوٹس آف مڈیسن اینڈ پراکٹکل فزیالوجی۔
(۵) مڈویفری۔ ڈزیز آف ومن اینڈ چلڈرن۔
(۶) کلی نکل سرجرے۔
(۷) اناٹمی۔
(۸) میٹریا مڈیکا فرمسی) کرنکل میڈیسن۔
(۹) پتھالوجی۔
(۱۰) نیچرل ہسٹری
(۱۱) مڈیکل جورس پروڈنس۔
(۱۲) باٹنی۔

انجنیرنگ اینڈ اگری کلچر

(۱) فزکس۔ طبعیات۔
(۲) متھامٹکس۔ ریاضیات۔

(۳) جیالوجی - طبقات الارض -
(۴) انجینرنگ اینڈ مکیانیکل ڈرائنگ - نقشہ کشی عمارت و آلات جراثقال -
(۵) مکیانیکل انجینرنگ -
(۶) اگری کلچر -

لا قانون -

(۱) جورس پروڈنس اینڈ پرنسپلز آف لیجسلیشن - اصول قانون و تصفیت و معدلت
(۲) رومن لا قانون رومہ
(۳) کانسٹیٹیوشنل ہسٹری تاریخ نظم و نسق -
(۴) کامن لا قانون عام
(۵) اکویٹی
(۶) ریل پراپرٹی لا - قانون املاک و جایداد
(۷) انٹرنیشنل لا قانون ملی -
(۸) ہندو لا - قانون ہنود
(۹) محمڈن لا - قانون محمدی و فقہ اہل اسلام

اخراجات تعلیم کا تخمینہ حسب ذیل کیا گیا تھا -

سال اول

(۱) سفر خرچ طلبہ ۲۷ نفر ۲۱۶۰ پونڈ -
(۲) وظیفہ تعلیمی ۵۴۰۰ پونڈ -
۷۵۶۰

سال دوم ٥٢٠٠

سال سوم ٥٢٠٠

سال چہارم ٥٢٠٠

سال پنجم ٥٢٦٠ / ١٣٣٢٠ پونڈ ٤٤٣٢٠ حاصل

بعد ان کے آنے کے جو سامان و مکان طلبہ کیلئے اخراجات ہونگے کہ تعلیم یافتہ طلبا اپنے کام کو شروع کرین اوسکے لئے بہی ایک لاکہہ روپیہ سالیانہ رکہہ چہوڑ دیا جائے یعنی پانچ لاکہہ اسکے لئے بہی رہین یعنی علم و عمل کا صرفہ ہے۔ لڑکوں کے لئے دس سال کے واسطے گیارہ لاکہہ تخمینہ و اندازہ کیا تہا۔

بہر حال شواہد عقلیہ و نظایر عملیہ سے ظاہر ہے کہ اجرا ئے قانون تعلیم جبری منجملہ واجبات و فرایض دولت و ملک و ملت ہے اس کے بدون کوئی قوم و ملک دولت و ثروت و عزت و رفعت منزلت و مرتبت و مدنیت حاصل نہین کر سکتا۔ جب ہم دلایل عقلیہ سے فارغ ہو چکے تو اب نصوص نقلیہ کیطرف متوجہ ہوتے ہین اور انکو باب دوم مین مفصل درج کرتے ہین کہ کیا ہین جن سے فرضیت تعلیم جبری ثابت ہو جاوے

باب دوم

دلائل نقلیہ تعلیم جبری کے بیان مین

فرضیت وفضیلت تعلیم وعلم وعلما وتعلیم احکام احتسابیہ علمیہ و واجب اول بادشاہ پر احیائے
علوم ہے اور اوس کا طریقہ شرعیہ کیا ہے اور اس بارہ مین فقہا نے کیا لکہا ہے -
قبل اسکے کہ ہم اون ادلہ شرعیہ کتاب وسنت کو لکہین جن سے افادہ وجوب تعلیم و
تعلم ہو اس بات کا بیان کرنا ضروری خیال کرتے ہین کہ افادہ حکم شرعی مثل وجوب و
حرمت کے کن لفظون سے اور کس طرح ہوتا ہے اور اوسکی شرایط و احکام کیا ہین تاکہ کتاب
وسنت سے افادہ حکم وجوب مین کسی کو دہوکہ نہ ہونے پاوے اس لیئے چند
قواعد اصولیہ جن کا مرے رکہنا ضروری یہان درج کردیئے جاتے ہین تا موجب بصیرت
وتذکار ہو -

(۱) علمائے اصول نے لکہا ہے کہ لفظ مفید حکم شرعی یا خبر ہے یا انشا مگر خبر انشا سے
زیادہ تر موکد حکم شرعی ہوا کرتی ہے کیونکہ امر سے خبر کی طرف اس لئے عدول
کیا جاتا ہے کہ اگر مخبر بہ نپایا جاوے یعنی ثبوت ایک شئے کا ایک شئی کیلیئے یا نفی ایک
شئی کی ایک شئی سے جو شارع نے کی ہے اگر نہ ہو تو شارع کا کذب
لازم آئے گا جو محال ہے برخلاف امر کے کہ اگر مامور بہ واقع نہ ہو تو یہ بات
لازم نہ آئے گی اس لئے جب وجود مامور بہ مین مبالغہ منظور ہوتا ہے تو
امر سے اخبار کی طرف عدول کیا جاتا ہے - الحاصل وجوب صرف امر سے

مستفاد نہیں ہوتا بلکہ خبر سے بہ نسبت امر کے زیادہ تر وجوب کا ثبوت ہوتا ہے جیسا کہ۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا وغیرہا نصوص شرعیہ سے ثابت ہوتا ہے)

(۲) واضح رہے کہ قول مستلزم ایجاب ہوتا ہے نہ فعل۔

(۳) حقیقت امر کے وجوب ہے نہ اباحت و ندب و تخییر وغیرہ یہ سب معانی امر کے مجازاً مراد لئی جاتے ہیں جب کہ کوئی قرینہ صارفہ عن الحقیقۃ پایا جاوے۔

(۴) مامور بہ ضرور ہے کہ حسن بالذات یا بالغیر ہو اور منہی عنہ ضرور ہے کہ قبیح بالذات ہو یا بالغیر۔

(۵) جو واجب ہو عقلاً وہ حسن ہوگا عقلاً کیونکہ واجب عقلی کا کرنا عقلاً محمود و ترک عقلاً مذموم ہوتا ہے اور حسن عقلی وہ ہے کہ جس کا کرنا محمود ہو عقلاً پس واجب عقلی اخص ہے حسن عقلے سے۔ اور حسن و قبیح ایک دوسرے پر التزاماً دلالت کرتے ہیں کیونکہ جب کوئی شئے عقلاً واجب ہو تو اوس کا ترک عقلاً قبیح ہوگا اور اگر کوئی شئے عقلاً حرام ہو تو اوس کا ترک عقلاً واجب ہوگا پس عقلاً حسن ہونا ضرور ہے۔

(۶) قبیح بالذات اولے ہے قبیح بالوصف سے۔

(۷) اگر دو ضدوں میں شرائط تناقض پائی جاویں تو وجوب ایک کا دوسرے کی حرمت پر اور حرمت ایک کی دوسری کے وجوب کی مستلزم ہوگی یعنی امر و نہی میں ضد مامور بہ و منہی عنہ پر احکام مذکورہ طرداً و عکساً بشروط مذکورہ صادق ہوں گے۔

(۸) ترتب حکم بوصف اس امر پر مشعر ہوتا ہے کہ وصف علت حکم ہے۔

(۹) عبرت عموم لفظ کو ہے نہ خصوص مورد کو۔

جب یہ قواعد و مقدمات ممہد و معلوم ہو چکے تو ہم دلائل وجوب تعلیم و تعلم کو اولاً کتاب سے پھر سنت یعنی اخبار و آثار سے پھر اجماع و قیاس سے بیان کرینگے

تاکہ ادلہ اربعہ شرعیہ سے وجوب تعلیم و تعلم ثابت و متحتم ہو جائے۔

ادلہ کتابیہ

(۱) فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (پارہ (۱۴) سورہ نحل۔ رکوع (۶)

(سوال کرو تم اہل ذکر سے اگر نہین جانتے ہو تم)

اس سے مطلقاً تعلم مسایل علم ضروری معاش و معاد کی فرضیت جسکو کہ وہ نہ جانتا ہو ثابت ہوتی ہے۔ تفسیر کبیر مین ہے کہ اہل ذکر اخبارات ماضیہ یعنی گذشتہ تاریخ کے جاننے والے عالم ہین اس لیے کہ کسی شئے کا جاننا گویا اوس شئے کا ذکر ہی ہے اور زجاج نے اسکے یہ معنی کہے ہین کہ سوال کرو ہر ایک ذی علم و صاحب تحقیق سے۔ اور تفسیر ابو سعود مین ہے۔ کہ اس آیت مین اشارہ ہے کہ ہر ایک امر مین کہ جس کا علم نہ ہو علما کیطرف رجوع کیجائے۔

(۲) كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ۔ (پارہ ۳) سورہ آل عمران رکوع (۸)

(ہو جاؤ تم اللہ کے لوگ اسواسطے کہ ہو تم سکھاتے کتاب کو اور اسواسطے کہ ہو تم اوسکو پڑھتے)

اخرج البخاری فی کتاب التفسیر من صحیحہ قال ابن عباس کونوا ربانیین ای حکما علما فقہا

(ترجمہ) امام بخاری نے اپنی صحیح کے کتاب التفسیر مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہو جاؤ تم اللہ کے لوگ یعنے حکما علما فقہا۔ چونکہ اللہ تعالے نے ربانی ہونے کو معلل بتعلیم کتاب و تعلم کیا ہے تو معلوم ہوا کہ بغیر تعلیم و تعلم کے ربانی نہین ہو سکتی۔

مصرع۔ کہ بے علم نتوان خدا را شناخت ٭ یعنی عالم و فقیہ و حکیم نہین بن سکتی جو مامور بہ و واجب و حسن بالذات ہے۔

ابن زید کہتے ہین کہ ربانی وہ لوگ ہین جو تربیت کرین لوگون کو پس ربانی حکام و علماے ملت ہین اور تفسیر آیہ لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ

مین بھی یہ کہا ہے کہ یہ دونون گروہ علما و حکام کے ہین جو کہ واجب الاطاعت ہین -
مبرد کہتا ہے کہ ربانیون ارباب علم ہین اور ربانی وہ لوگ ہین جو کہ علم و آدمیونکے تربیت کرین یعنی آدمیونکو
تعلیم دین اور علم کی اصلاح کرین اور اونکے امور پر قیام اور اوس کا اہتمام و انتظام کیا کرین -
ابو عبید کہتے ہین کہ ربانی لفظ عربی نہین ہے بلکہ عبرانی و سریانی ہے اس کی مصداق
وہ لوگ ہین جو تحصیل علم کرین اور اوسکے عامل رہین اور طرف خیر کی تعلیم مین مشغول
ہون -
(تعلمون) بالتشدید کی قرات کی تائید مین دو وجہین مذکور ہین ایک یہ ہے کہ تعلیم
علم پر شامل ہے اوس کے برخلاف علم تعلیم پر مشتمل نہین ہے اس لیئے تعلیم اولیٰ ہے
دوسرے یہ کہ ربانیین فقط علم پر اکتفا نہین کرتے بلکہ تعلیم کا شغل بھی رکھتے ہین چنانچہ
خدا تعالےٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ (ادع الی سبیل
ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ) - ترجمہ یعنی بلا لوگون کو اپنے
رب کی راہ پر حکمت و نصیحت نیک کے ساتھ -
مرہ بن شرحبیل کہتے ہین کہ علقمہ اون ربانیین مین سے تھے جو کہ لوگون کو قرآن تعلیم
کرتے ہین - حاصل کلام یہ کہ علم و تعلیم و دراست ربانی ہونے کے اسباب مین سے ہین -
(۳) وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ
اور تمامی مسلمان اگر سفر نہین کر سکتے تھے تو کیون نہین نکلا ہر ایک فرقہ مین سے اونکی ایک جماعت تاکہ
لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ
تفقہ حاصل کرین دین مین اور ڈرا دین اپنی قوم کو جب لوٹین طرف اونکی شاید کہ وہ بچین جہل و معصیت سے

(پارہ (۱۱) رکوع (۱۵) سورہ توبہ)

سورہ توبہ مین خدا نے ہجرت و جہاد کا بیان کیا ہے اور یہ دونون عبادتین متعلق بسفر
مین اس آیت سراپا ہدایت مین ایک تیسری عبادت کا بیان فرمایا ہے جو متعلق بسفر ہے

وہ عبادت تفقہ ہے پس خدا نے فرمایا کہ تمامی مومنون کو خدمت اقدس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین تفقہ فی الدین کے لیئے حاضر ہونا واجب نہین ہے بلکہ جو ساکنین بلاد ہین اون مین سے ایک طایفہ کا تفقہ فی الدین کے لئے سفر کرنا کافی ہے کہ وہ سیکھکر جب اپنی بلاد و اوطان کو لوٹ آوین تو دوسرون کو سکھاوین اور ڈراوین تاکہ وہ جہل سے باز رہین پس جب تفقہ و تعلم بدون سفر کے حاصل نہ ہو سکے تو سفر او سپر واجب ہے اور اکثر تجربہ بھی اس بات کا شاہد ہے کہ علم منتفع بہ بغیر سفر کے حاصل نہین ہو سکتا۔

خدای تعالے نے اس آیۂ وافی ہدایہ مین مومنین پر تین امر فرض کیے ہین پہلا سیکھنا تفقہ فی الدین دوسرا سکھانا۔ لِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ تیسرا طلب علم مین سفر کرنا فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ۔ سیاق آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ علم سیکھنا اپنی قوم کے سکھانیکے لیئے چاہیئے نہ کہ طلب دنیا کے لیئے جو کوئی دنیا کو دین سے طلب کرے وہ اس آیت کا مصداق ہے (قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا) پس جو لوگ کہ تعلیم و تعلم کی غایت دنیا کے ثروت و دولت ہی قرار دیتے ہین وہ درحقیقت جاہل اور علم اور دین دونون سے بالکل بے خبر ہین۔

(۴) وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ
اور جو وقت لیا اللہ تعالے نے عہد پیغمبرونکا البتہ جو کچھہ دون مین تم کو کتاب و حکمت سے
مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي
پھر آویگا تمہارے پاس ایک پیغمبر سچا کرنے والا اوس چیز کو جو کہ ساتھ تمہاری ہے تو البتہ ایمان
قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ فَمَنْ تَوَلَّى بَعْدَ

لاؤ تم اوس پر اور البتہ مدد دینا اوس کو کہا کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے میرا بھاری عہد

ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

اوس پر کہا پیغمبرون نے اقرار کیا ہمنی کہا اللہ نے پس گواہ ہوا اور مین تمہارے ساتھ گواہون مین سے ہون پس جو پھر جاوین بعد اسکے وہ فاسق ہین۔

(سورۂ آل عمران پارہ (۳) رکوع (۱۰)

اس آیت سے ظاہر ہے کہ خدا نے نبیین سے کتاب و حکمت کے پہونچانے و سکہانے کا میثاق لیا تو علما کو ورثہ انبیا ہین علم کا چھپانا اور نہ بتانا حلال نہین کیونکہ خلاف میثاق واخلاق نبیین ہے۔ توریت مین ہے کہ (عَلِّمْ مَجَّانًا كَمَا عُلِّمْتَ مَجَّانًا) یعنی بلا اجرت مفت سکہا جیسا کہ تو نے بلا اجرت مفت سیکہا ہے اسلئے قواعد زرکشی سے شہاب نے شرح خطبۂ شفاء قاضی عیاض مین نقل کیا ہے کہ تصنیف فرض کفایہ ہے اوسپر جسکو خدا نے فہم و اطلاع عطا کی ہو کیونکہ اگر تصنیف ترک کردی جائے تو علم ضائع ہو جاویگا۔ ابو ہریرہ اور دوسرے صحابی فرماتے ہین کہ اگر یہ آیت قرآن مین نہوتی تو مین ہرگز کوئی حدیث روایت نہین کرتا اور یہ حدیث پڑہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰتَى اللّٰهُ تَعَالٰى عَالِمًا عِلْمًا اِلَّا اَخَذَ عَلَيْهِ مِنَ الْمِيْثَاقِ مَا اَخَذَ عَلَى النَّبِيِّيْنَ اَنْ يُّبَيِّنَهٗ وَلَا يَكْتُمَهٗ

(نہین دیا اللہ تعالی نے کسی عالم کو علم مگر یہ کہ اوس سے وہی عہد لیا ہے جو کہ لیا ہے اوس نے نبیوں سے یہ کہ بیان کرے اور نہ چھپائے)

خدا تعالی نے قرآن مین بجابجا عمدہ شان رسالت و غایت بعثت کو تعلیم کتاب و حکمت و تزکیۂ نفس امت بتایا ہے چنانچہ فرمایا ہے

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (سورۂ بقر پارہ (۱) رکوع (۱۵)

ای رب ہمارے بہیج اون مین ایک پیغمبر کو جو کہ اونہین مین سے ہو اور پڑہے اونپر تیری آیات اور تعلیم کرے اونکو کتاب و حکمت اور پاک کرے اونکو تحقیق تو غالب ہے اچھا ہے حکمت والا

(۶) هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ
وہی اللہ ہی کہ جس نے بہیجا ہی امیون یعنے ناخواندون مین رسول کو جو لاہ وہنہین مین سے ہی تا کہ پڑہے اونپر
يُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (سورہ جمعہ (۲۸) پارہ رکوع (۱)
آیات الٰہیہ کو اور تعلیم کرے اونکو کتاب اور حکمت ۔
(یعلمہم الکتاب) سے یہ مراد ہی کہ اون کو کتاب پڑہنے کا حکم کرے اور انکو کتاب کے
معانی سکہلائے اور اوسکے حقایق بتلائے ۔ حکمت علمی و مقصود اشرف و اعلیٰ احکام و دلایل کتاب
کا تعلم ہے اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف کو ہدایت و نور تعبیر کیا ہے کیونکہ معانی
و حِکم و اسرار پر وہ شامل ہی اس لیئے پہلے تلاوت کا پہر تعلم حقایق و اسرار کا ذکر فرمایا
(والحکمۃ) یعنے تعلیم کرے رسول اونکو حکمت اور حکمت سے مراد سچا اور کہرا اور پورا
اوترنا ہی گفتار و کردار و قول و عمل مین اس لیئے کوئی شخص حکیم نہین کہلاتا جب تک
کہ اوس مین دونون باتین یعنے علم و عمل جمع نہون ۔ اصل اوسکی (احکمت الشئی)
ای رددتہ سے ہی یعنی حکمت وہ چیز ہی کہ رد کرتی ہے جہل و خطا سے اور یہ امر بدون
اصابۃ قول و فعل کے متصور نہین اور بدون ہر ایک شئی کو اوسکی جای پر رکہنے کے ہرگز متخیل
نہین ہوسکتا ۔
قفال نے کہا ہی کہ بعض فلاسفہ نے حکمت کی تعبیر و تفسیر یون کی ہے کہ آدمی بقدر اپنے
طاقت کے خالق سے شباہت و تشبیہ پیدا کرے ۔
مفسرین نے حکمت سے چند امور مراد لیئے ہین ۔ ابن وہب کہتے ہین کہ امام مالک
رحمہ اللہ سے مین نے پوچہا کہ حکمت کیا چیز ہے تو آپ نے فرمایا کہ معرفت دین و فقہ
اور اوسکے اتباع کا نام ہے ۔
شافعی رحمہ اللہ کہتے ہین حکمت سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی اور یہی مقولہ قتادہ کا ہی
تیرا قول ہے کہ حکمت فصل ہے درمیان حق و باطل کے ۔

چوتھے یہ کہ حکمت سے مراد شرایع اور اوسکے مصالح و منافع ہین۔
(ویزکیہم) یہ چوتھے صفت ہی صفات رسول سے اس لیئے کہ کمال انسانی دو امر مین ہے
اوّل یہ کہ حق کو خود پہچانی۔ دوسرے یہ کہ خیر کو بغرض عمل جانے اس لئے کہ تزکیہ کے
دو تفسیرین کین ہین اوّل یہ کہ وہ ایک فعل ہے علاوہ تلاوت و تعلیم کتاب و حکمت کے
اور وہ وعدہ و وعید و وعظ و تذکیر اور اونکی تکریر ہے ۔ دوم یہ کہ بروز قیامت
امت کا تزکیہ کرے جیسی مزکی تزکیہ شہود کرتا ہی۔ لیکن اوّل معنی عمدہ ہین کہ لفظ
ساعد و معنی لفظ سے مناسب و متبادر ہین اور متمم تعلیم کتاب و حکمت۔
(یتلو علیہم اٰیاتہ) مین تلاوت آیا تسے مراد اونکا بیان ہے جس سے رسالت
و نبوت کا اظہار ہوتا ہی اور ممکن ہے کہ آیا تسے وہ آیات مراد ہون جنسے احکام شرعیہ
ظاہر ہوتے ہین اور حق باطل کے تمیز ہوتی ہے۔ ویزکیہم سے تزکیہ نجاست
شرک و جہل مراد ہے اور دوسری افعال و اقوال کی پلیدیون سے تزکیہ و تصفیہ
جو بوجہ جہل ناشی و صادر ہوتے ہین۔ بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ اصلاح کرے
اونکی یعنی اون امور کی طرف دعوت کرے جنکی سبب سے اتقیا و اذکیا بنجائین
اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد کتاب سی آیات اور حکمت سے فرائض ہین۔ اور
بعضون نے حکمت سی سنت مراد لی ہے جو حکمت عملی و نظری دونون کو شامل ہے
الحاصل تعلیم کتاب و حکمت شان و شیوہ نبوت ہے اور امت مرحومہ ختمی مآب صلی اللہ
علیہ وسلم کے شان مین یہ ارشاد ہوا کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
ہو تم بہتر سب امتون سے کہ نکالی گئی ہے واسطے
وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ۔ (سورۂ آل عمران پارہ (۴) رکوع (۱۲)
واسطے لوگون کے امر کرتے ہو تم ساتھ بھلائی کے اور منع کرتے ہو بُرائی سے اور ایمان لاتے ہو تم ساتھ اللہ کے۔
(۲) وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰئِكَ

چاہیے کہ ہو تم مین سے ایک ایسی گروہ جو کہ بلا دی بہلائی کیطرف اور حکم کرے ساتھہ
اولئک ہم المفلحون سورۂ آل عمران پارہ (۴) رکوع (۱۱)
اچہی کامونکے اور منع کرے برے کامون سی اور وہی لوگ ہین جو کہ خلاصی پانے والے مین۔
یعنی بنائی گئے ہو تم بہترین امم بسبب امر بالمعروف و ناہی عن المنکر ہونے کے اور
تامرون بالمعروف) کلام مستانف ہی اوس سے بیان علیتہ خیریت مقصود ہی
جیسا کہ کہا جاتا ہی کہ زید کریم یطعم الناس دیکھو ہم اسلئے کہ اصول فقہ مین محقق ہو چکا ہی کہ حکم کا وصف
کے ساتہ بیان ہونا اس بات کی دلیل ہی کہ وصف حکم کی علت ہی پس اس آیت مین
حکم خیریت کی علت امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے ولتکن منکم مین لفظ من۔
ایک قول پر بدو وجہ تبعیض کے معنون مین ہے۔ اوّل یہ کہ خدا تعالے نے آیہ
کنتم خیر امۃ) مین امر معروف و نہی منکر کو کل امت پر واجب فرمایا ہی۔ دوسرے
یہ کہ جو مکلف ہی اوسپر نہی عن المنکر و امر بالمعروف واجب ہی خواہ ہاتہہ سی ہو یا زبان سے
یا قلب سی کیونکہ ہر شخص پر دفع ضرر نفس واجب ہی اس صورت مین معنی آیت کی یہ ہونگے
کہ بن جاؤ تم امت بلانے والے طرف بہلائی کے اور روکنے والے برائی سی پس
کلمہ من تبیین کیلئے ہوگا نہ تبعیض کیلئے جیسا کہ آیہ (فاجتنبوا الرجس من الاوثان
مین ہی۔ دوسرے قول پر لفظ من تبعیض کے واسطے ہی اور عجزہ و مرضی اور نا
جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر قدرت نہین رکہتے وہ اس حکم مین داخل
نہین مین۔ اور یہ بہی ممکن ہے کہ یہ حکم علما کے ساتہ مختص ہو اور اسپر یہ دلیل
ہی کہ یہ آیت تین چیزون کے حکم پر مشتمل ہی۔ دعوۃ الی الخیر امر بالمعروف نہی عن المنکر
اور ظاہر ہے کہ بدون علم خیر و معروف و منکر کے اونکی طرف دعوت متصور
نہین اسلئے کہ کسی چیز کا جاہل اوس کا امر کیا کریگا چنانچہ آیۂ (فلولا نفر من کل فرقۃ
منہم) مین بہی گروہ علما مراد ہی۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر

فضائل احادیث مین کثرت سے وارد ہین جو سبکے سب فضل علم و علما کیطرف راجع ہین
القصہ مسلمانونکو خیر امت کا خطاب بارگاہ ذیجاہ الٰہی سے اسلئے عطا ہوا ہے کہ وہ امر
بالمعروف ونہی عن المنکر کرتے ہین اور خیر یعنی علم و حکمت کیطرف بلاتے ہین اور
جنکی صفت یہ ہو وہ مفلح ہین - امر معروف و نہی منکر بدون کتاب و حکمت کی جانے ہوئے
ممکن نہین پس کتاب و حکمت کی تعلیم بغرض امر معروف و نہی منکر عموماً افراد امت
پر از جملہ فرائض مذہبی ہے اور خصوصاً سلاطین و علما و مشائخین کو جو اساطین
دنیا و دین ہین زیادہ تر لازم و متحتم ہے پس جو لوگ کہ دنیا مین مسلمانون کے
اس فریضہ کو اختیار کئے ہوئے ہین اور تعلیم علم و اشاعت حکمت مین ساعی
ہین اون مین اور قومون سے زیادہ تر فلاح و خیریت کے آثار نمودار
و موجود اور دوسرون سے جو اوسکے خلاف عمل پیرا ہین یہ اطوار معدوم
و مفقود ہین -

ادلۂ سنت نبویہ

(۱) اَلْعِلْمُ دِیْنٌ - فردوس عن ابن عمر

علم دین ہے -

(۲) اَلْعِلْمُ حَیَاۃُ الْاِسْلَامِ وَعِمَادُ الدِّیْنِ - ابو الشیخ عن ابن عباس

علم اسلام کی زندگی اور دین کا کھمبہ ہے -

(۳) اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْنِ فَاِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ - العلم عن عبد ابن الرحمٰن

طلب کرو علم اگرچہ چین مین ہو کیونکہ طلب علم فرض ہے ہر مسلمان پر -

(۴) سَافِرُوْا فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ - الرافعی فی تاریخہ عن جابر -

چلے جاؤ علم کے طلب مین -

(۵) عَلَیْکُمْ بِالْعِلْمِ فَاِنَّ الْعِلْمَ خَلِیْلُ الْمُؤْمِنِ - الحاکم عن ابن عباس

فرض ہے تم پر علم اس لئے کہ علم مومن کا دوست ہے۔

(۶) عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعِلْمِ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ (عن ابی الشیخ)

فرض ہے تم پر یہ علم پہلے اسکے کہ جاتا رہے

(۷) لَيْسَ مِنَّا اَوْ مِنِّيْ اِلَّا عَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ (ابن النجاری فردوس عن ابن عمر)

نہیں ہے ہم سے یا مجھہ مین سے مگر عالم یا سیکھنے والا۔

(۸) طَلَبُ الْعِلْمِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔ (ھب عن انس)

طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان پر۔

(۹) طَلَبُ الْفِقْهِ حَتْمٌ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ (ک فی تاریخہ عن انس)

طلب فقہ کے ضروری اور واجب ہے ہر مسلمان پر۔

(۱۰) طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ ۔ ابن ماجہ

طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور عورت پر۔

(۱۱) تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ قط عن ابی سعید ھب عن ابی بکر

سیکھو علم کو اور سکھاؤ اوسے آدمیون کو۔

(۱۲) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكْتُبُوْا هٰذَا الْعِلْمَ

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھو اس علم کو کیونکہ

فَاِنَّكُمْ تَنْتَفِعُوْنَ بِهٖ اِمَّا فِيْ اٰخِرَتِكُمْ اِنَّ الْعِلْمَ لَا يُضَيِّعُ صَاحِبَهٗ الدیلمی

تمکو نفع دیگا آخرت مین اور علم نہین ضایع کرتا اپنے صاحب کو۔

(۱۳) اَلْعِلْمُ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ ۔ (فر عن ابی ہریرہ)

علم کا منع کرنا حلال نہین ہے۔

(۱۴) اَلْعِلْمُ سُلْطَانُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ فَمَنْ وَقَعَ فِيْهِ فَقَدْ هَلَكَ فر عن ابی [illegible]

علم کسل یا بادشاہ خدا کا ہے زمین مین پس جو اوس کا مقابل یا حکم [illegible]

(١٥) اَلْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيْكَانِ فِي الْخَيْرِ وَسَائِرُ النَّاسِ لَا خَيْرَ فِيْهِ۔

عالم اور متعلم دونون بھلائی مین شریک ہین اور باقی لوگونمین بھلائی نہین ہے (طب عن ابی الدرداء)

(١٦) اَلنَّاسُ رَجُلَانِ عَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَا سِوَاهُمَا۔

آدمی دو ہین عالم اور متعلم ان دونون کے سوائے کسی مین خیر نہین۔

(١٧) قَلْبٌ لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنَ الْحِكْمَةِ كَبَيْتٍ خَرِبٍ فَتَعَلَّمُوْا وَعَلِّمُوْا وَتَفَقَّهُوْا

جس دل مین کچھہ حکمت نہین ہے وہ دل ویران گھر کی مانند ہے پس پڑھو اور پڑھاؤ اور تفقہ حاصل

وَلَا تَمُوْتُوْا جُهَّالًا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَعْذِرُ عَلَى الْجَهْلِ۔

کرو اور جاہل کے ساتھہ مت مرو اسلیئے کہ اللہ تعالی جہل کا عذر قبول نہین کرتا ہے۔ (ابن سنی عن ابن عمر)

(١٨) إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا أَكْثَرَ فُقَهَاءَهُمْ وَأَقَلَّ جُهَّالَهُمْ وَإِذَا أَرَادَ بِقَوْمٍ

جسوقت کہ اللہ تعالی کسی قوم کے حقمین خیریت چاہتا ہے تو اونکے فقہا کو زیادہ کرتا ہے اور اونکے جہلا کو کم کرتا ہے

شَرًّا أَكْثَرَ جُهَّالَهُمْ وَأَقَلَّ فُقَهَاءَهُمْ۔

اور جسوقت کہ کسی قوم کے برائی چاہتا ہے تو اونکے جہلا کو زیادہ کرتا ہے اور اونکے فقہا کو کم کردیتا ہے۔

(١٩) اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا إِلَّا عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا۔ (صحیحین)

دنیا ملعون ہے اور ملعون ہے وہ چیز جو کہ اوس مین ہے مگر عالم اور متعلم ملعون نہین

(٢٠) وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَصَاكَ عَنْهُمْ

اور نفقہ دے اپنے عیال پر اپنی قدرت اور طاقت کے موافق اور مت اوٹھا اپنے

أَدَبًا (مشکوہ)

عصا کو اون سے ادب سکے لیئے۔

(٢١) عبد الرحمن بن ابزى خطب النبي صلعم ذات يوم فاثنى على

عبد الرحمن ابن ابزی سے مروی ہے کہ خطبہ پڑھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پس مدح کی

طَوَائِفَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی ایک جماعت کی بھلائی کے ساتھ پھر کہا رسول اللہ

مَا بَالُ أَقْوَامٍ لَا يُفَقِّهُونَ جِيرَانَهُمْ وَلَا يَعِظُونَهُمْ وَلَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے ان قوموں کا جو کہ اپنے پڑوسیوں کو فقہ نہیں سکھلاتے اور نہ اون کو

يَأْمُرُونَهُمْ وَلَا يَنْهَوْنَهُمْ وَمَا بَالُ أَقْوَامٍ لَا يَتَعَلَّمُونَ مِنْ

نصیحت کرتے ہیں اور نہ اون کو امر معروف کرتے ہیں اور نہ اونکو ہی منکر اور کیا حال ہے اون

جِيرَانِهِمْ وَلَا يَتَفَقَّهُونَ وَلَا يَتَّعِظُونَ وَاللّٰهِ لَيُعَلِّمَنَّ قَوْمٌ

قوموں کا جو کہ اپنے پڑوسیوں سے تعلیم نہیں پاتے ہیں اور نہ فقہ سیکھتے ہیں اور نہ اون سے نصیحت لیتے ہیں

جِيرَانَهُمْ وَيُفَقِّهُونَهُمْ وَيَعِظُونَهُمْ وَيَأْمُرُونَهُمْ وَ

قسم ہے اللہ کی ضرور ہے کہ قوم اپنے پڑوسیوں کو تعلیم دیوے اور اونکو فقہ سکھلا دے اور اون کو نصیحت

يَنْهَوْنَهُمْ وَلَيَتَعَلَّمَنَّ قَوْمٌ مِنْ جِيرَانِهِمْ وَيَتَفَقَّهُونَ

کرے اور اون کو امر معروف کرے اور اون کو نہی منکر کرے اور فقہ سمجھ ور ہے کہ قوم اپنے

وَيَتَّعِظُونَ أَوْ لَأُعَاجِلَنَّهُمُ الْعُقُوبَةَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ

پڑوسیوں سے تعلیم پاوے اور اون سے نصیحت لیوے یا یہ کہ میں اونکے لیئے بالضرور عقوبت کیلئے جلدی کروں

قَوْمٌ مَنْ تَرَوْنَهُ عَنَى بِهٰؤُلَاءِ قَالَ الْأَشْعَرِيِّينَ

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اوترے پس ایک قوم نے آپس میں کہا کہ وہ کونسی قوم ہے

هُمْ قَوْمٌ فُقَهَاءُ وَلَهُمْ جِيرَانٌ جُفَاةٌ مِنْ

کہ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا ہے تو قوم کے آدمیوں نے جواب

أَهْلِ الْمِيَاهِ وَالْأَعْرَابِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ

دیا کہ مراد رسول اللہ صلعم کے قوم اشعریوں کی ہے اور اشعری ایک قوم فقہا کی ہے کہ جنکے پڑوس

الْأَشْعَرِيِّينَ فَأَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صلعم فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ

میں ایک گنوار قوم ہے اور جنگل کے رہنے والے ہے پس یہ خبر اشعریوں کو پہنچی تو رسول اللہ

قوما بخیر و ذکر تم الشر فما بالنا فقال لیعلمن قوم جیرانهم و

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ اے رسول اللہ کے تو نے ایک کو بھلائی کے ساتھ ذکر کیا ہے

لیفقهنهم ولیعظنهم ولیامرنهم ولینهینهم ولیتعلمن قوم

اور ہمکو برائی کے ساتھ پس اس صورت میں ہمارا کیا حال ہے پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ ضرور ہے کہ قوم اپنے پڑوسیوں

من جیرانهم ویتعظون ویتفقهون او لاعاجلنهم

کو تعلیم دیوے اور انکو فقہ سکہلاوے اور نصیحت کرے اور امر معروف کرے اور نہی منکر کرے اور ضرور ہے کہ قوم اپنے

العقوبة فی الدنیا فقالوا یا رسول الله انعظ غیرنا

پڑوسیوں سے تعلیم لاوے اور نصیحت لیوے اور فقہ سیکہے یا یہ کہ میں انکے لیے دنیا میں عقوبت کروں

فاعاد قوله علیهم واعادوا قولهم انعظ غیرنا فقال

جلدی کروں پس اشعریوں نے کہا اے رسول اللہ کیا ضرور ہے کہ ہم اپنے غیر کو نصیحت کریں پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات کا اعادہ کیا اور

ذلک ایضا فقالوا امهلنا سنة فامهلهم سنة لیفقهوهم ویعلموهم

اعادہ کیا اور انہوں نے بھی اپنے اس قول کو کہ کیا ضرور ہے کہ ہم اپنے غیر کو بھی وعظ کریں اعادہ کیا پس فرمایا

ویعظوهم ثم قرء صلی الله علیه وسلم لعن الذین

رسول اللہ نے یہی پس اشعریوں نے کہا کہ اے رسول اللہ کے ہمکو ایک سال کی مہلت دی تاکہ قوم کو فقہ سکہلاویں اور تعلیم

کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داود وعیسی

اور وعظ کریں پھر آنحضرت صلعم نے اس آیت کو پڑھا کہ لعنت کئے گئے ہیں بنی اسرائیل میں سے وہ قوم جو کافر ہوئی ہے داود

ابن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون الاٰیه

اور عیسی ابن مریم کی زبان پر اور یہ سبب اسکے ہے کہ بے فرمانی کرتے تھے اور وہ حد سے گذر جاتے تھے۔ اسکو طبرانی نے روایت کیا۔

(۲۲) عمر ابن عبد العزیز کتب الی ابی بکر بن حزم انظر ما کان

عمر ابن عبد العزیز نے ابی بکر بن حزم کی طرف لکہا کہ دیکھ جو کچہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

من حدیث رسول الله صلعم فاکتبه فانی

کی حدیث مین سے ہر پس اوسکو لکہہ اس لیے کہ مین علم کا مٹنا اور علما کا مفقو ہونے سے خوف

خفت دروس العلم وذهاب العلماء لا تقبل الاحديث

کرتا ہون اور تو کسی شی کو بجز حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبول مت کرا و ضرور

رسول الله صلى الله عليه وسلم وليفشوا العلم و

کہ علم کو شائع کرین اور مجلسین کرین تاکہ ناخواندہ تعلیم پاوے اس لیے کہ علم کے

ليجلسوا حتى يعلم من لا يعلم فان العلم لا يهلك حتى

ہلاک ہونے کی کوئی صورت نہین ہے مگر جب کہ پوشیدہ ہو جاوے۔

يكون سرا (للبخاری سے)

فرضیت علم مین اسقدر احادیث کافی و وافی ہین باقی احادیث و اخبار و آثار ہم فضیلت علم مین بیان کرینگے ان احادیث سے ہر طرح فرضیت علم بنص ثابت ہوگئی ہے اور منع علم کا حرام ہونا اور مانع کا ہلاک مین پڑنا واضح و لائح ہو چکا اور لڑکون کی تنبیہ و تادیب کا مشروع و مامور یہ ہونا ثابت ہو گیا پس اس مقام مین اس سے زیادہ کی ضرورت نہین سمجھی گئی۔

(بیان اجماع امت)

زمانہ صدر اول سے لیکر ابتک کسی مسلمانکو مطلق علم کی فرضیت مین کچہہ گفتگو و کلام نہین البتہ فقہا نے اسقدر اختلاف کیا ہے کہ کون علم فرض عین اور کونسا مباح اور کون حرام ہے بے شبہ اسمین علما کے آرا مختلف ہو گئے ہین ہر ایک نے اپنی اپنی علم کی فرضیت پر زور دیا ہے بہر حال اہل اسلام نے سلف سے خلف تک اسکی فرضیت کو بلا اختلاف بالاتفاق تسلیم کیا ہے اور شغل تعلیم و تعلم کو افضل طاعات و مثوبات و عبادات سمجھا لکھا و مجتہدین و ائمہ دین و علمائے محققین اسی شغل مین اپنی عمرین صرف کون اور سہی اسی ضرورت کی طرف متوجہ

خلافت سے لیکر بادشاہت اسلامیہ کے خاتمہ وانقراض تک خلفاء عن سلف اہل اسلام
مین نہایت توجہ مبذول رہی ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بصرہ و کوفہ و مکہ
و مدینہ مین اولاً تعلیم قرآن کیلیئے قراء سبعہ کو مقرر فرمایا اور مدارس قرار دیئے
اور ہمیشہ ابن عباس وغیرہ کمسن علما کی تعظیم و توقیر اور ان کے وظائف کی توفیر فرماتے
رہے چنانچہ دیوان عطا مین حکم کیا کہ وظیفہ بقدر فقاہت و فضل مقرر ہو ہمیشہ اپنی قوم سے
آپ کا یہ خطاب تہا کہ (اَیُّھَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ بِالْعِلْمِ فَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ
اے لوگو لازم پکڑو تم علم کو ۔ سیکہو علم کو ۔ اور سیکہو علم کے لیئے
السَّکِیْنَۃَ وَالْوَقَارَ وَالْحِلْمَ) تَعَلَّمُوْا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا) فمعناہ ینبغی للانسان ان یبادر
بردباری اور وقار اور حلم کو ۔ سیکہو علم کو قبل سردار ہونے کے) پس معنی اس کا یہ ہے کہ انسان کو
لطلب العلم قبل الثروۃ والسؤدد فان النفس امارۃ بالسوء والدنیا شاغلۃ
لائق ہے کہ علم کی طلب مین جلدی کرے قبل تونگری اور سرداری کے اسلیئے کہ نفس امر کرنا ہے
للاوقات (وفی الاستیعاب لابن عبد البر بعث عمر بن الخطاب عبد اللہ
برائی پر اور دنیا وقت کو مشغول کر لیتی ہے) اور استیعاب مین ہے جو کہ ابن عبد البر کی ہے کہ عمر بن خطاب نے
ابن مسعود الی الکوفۃ مع عمار بن یاسر وکتب الیہم انی قد بعثت الیکم بعمار ابن یاسر امیرا
عبد اللہ ابن مسعود کو ہمراہی عمار بن یاسر کوفہ کی طرف روانہ کیا اور ان کے طرف لکہا کہ مین نے
وعبد اللہ بن مسعود معلما ووزیرا وہما من النجباء من اصحاب رسول اللہ
تمہاری طرف عمار بن یاسر کو امیر بنا کر روانہ کیا ہے اور عبد اللہ ابن مسعود کو معلم اور وزیر بنا کر
صلعم من اہل بدر فاقتدوا بہما واسمعوا من قولہما) ثم الامام ابو یوسف
اور وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نجیب صحابہ مین ہین جو کہ اہل بدر مین سے ہین (امام ابو یوسف نے
فی کتاب الخراج عن محمد بن اسحاق عمن سمع طلحۃ بن معدان
کتاب الخراج مین محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ اس نے طلحہ بن معدان

قال خطبنا عمر فحمد الله الی قوله ایها الناس انی اشهدکم علی امراء
سنا کہ کہا اوس نے کہ عمر نے ہمارے لیئے خطبہ پڑہا یہانتک کہ کہا اوس نے ای لوگو مین تمکو شاہد بناتا ہون
الامصار انی لم ابعثهم الا لیفقهوا الناس فی دینهم ولیقسموا
شہرون کے امراپر کہ مینے اونکو نہین روانہ کیا مگر صرف اس غرض کے لیئے کہ وہ آدمیونکو اونکا دین سکہاوین
علیهم فیئهم ویحکموا بینهم (الحسن البصری کان عبد الله
اور راونپر اپنی غنیمت کے مال کو تقسیم کرین اور اونکے درمیان عدالت کرین) اور حسن بصری نے روایت کی ہے کہ عبد اللہ
بن مغفل احد العشرة الذین بعثهم عمر الینا یفقهون الناس
بن مغفل اون دس صحابہ مین سے ہے کہ جنکو حضرت عمر نے ہماریطرف روانہ کیا ہے کہ وہ آدمیونکو فقہ
وکان من نقباء اصحابی)۔
سکہلاوین اور عبد اللہ بن مغفل آنحضرت کے صحابہ نقیبہ مین سے تہا)

بادشاہان اسلام ولیعہدی اور تولیت مین علم کا بہت کچہہ خیال رکہتے تہے اور اپنے جاہل لڑکے کو کبہی اپنا ولیعہد نہین کرتے تہے چنانچہ ولید بن عبد الملک کے حالمین لکہا ہے کہ اوج ابن زنباغ ایک روز عبد الملک کے پاس گیا تو اوسکو متفکر پایا سبب پوچہا تو بتایا کہ ولیعہد کسکو کرون اس فکر مین ہون اوس نے کہا کہ ولید کے ہوتے اسکی فکر کیا ہے اوس نے کہا کہ ولید کو علم نہین وہ نحو اچہی طرح نہین جانتا جب ولید کو یہ قصہ معلوم ہوا تو اوسیوقت علما کو جمع کیا اور طلب علم مین مصروف ہوا (قال عبد الملک بن مروان اضر بالولید حبنا له فلم نوجهه الی البادیة
اس کتب ماخوذ ہوتا ہے کہ خلفا) (کہا عبد الملک بن مروان نے کہ ولید کے بارہ مین ہمکو اوسکی محبت نے ضرر دیا کہ ہم اوسکو
بوجہ محبت جنگل کیطرف روانہ نہ کرسکے۔
اپنی اولاد کو بادیہ کو بہیجتے تہے کہ تفصح کرین چنانچہ اسکی تصریح کسائی نے ہارون الرشید کے سامنے کی ہے جیسا کہ تاریخ الخلفا مین امون کے حال مین موجود ہے۔

عہد مین بہت فتوحات ہوئے ہین اور اوسکے زمانہ مین یتیمونکی ختان کرائی جاتی اور اونکی تعلیم کیلیئے موذب و مدرس مقرر تہے اور مریضونکے لیئے طبیب و شفاخانہ اور فقہا و علما کے وظیفہ بقدر کفایت مقرر تہے۔
رشید نے معتصم کو اسلیئے خلیفہ نہ کیا کہ وہ امی تہا۔
مامون نے منگل کے دن علما کا جلسہ مناظرہ فقہ کے لیئے مقرر کر رکہا تہا اوسکے علم دوستی و علمی مہمات و معرکہ مشہور ہین۔
منصور کے حال مین لکہا ہی کہ وہ طلب علم مین سفر کرتا اور راہ مین اودہر جاتا ایک رات جب وہ کسی عالم کے گہر مین جا رہا تہا تو کوتوالی کے سپاہی نے اوسکو روکا اور دو درہم اوس سے طلب کیئے اوس نے کہا کہ مین بنی ہاشم سے ہون تو مجہے چہوڑ دے اوس نے نہ مانا پہر اوس نے کہا کہ مین بنی عم رسول سے ہون پہر اوس نے نہ مانا تو کہا کہ مین قاری ہون پہر جب نہ مانا تو کہا کہ مین عالم ہون فقہ و فرایض جانتا ہون جب اوسنے ایک نہ سُنی تو مجبور اودو درہم دیکر خلاصی ہوا۔
ہارون الرشید کا حلقہ درس امام مالک رحمہ اللہ مین شریک ہونا اور موطا کی سند لینی اور اوسکے عہد کے علمی کارنامے مشہور آفاق ہین۔
سلاطین اسلام قطع نظر اہتمام تعلیم و تعلم تفویض شیخ الاسلام کرنیکے کبہی بذات خود بہی اپنی اوقات اس شغل مین صرف کرتے تہے اور ان کے وزرا تو عموماً علما ہی ہوتے تہے چنانچہ ہند و دکن کے بادشاہون مین محمود غزنوی سے لیکر الی یومنا ہذا اکثر بادشاہ محب علم و علما بلکہ خود از جملہ فضلا محبوب و معدود ہوگذرے ہین محمود غزنوی کے عہد کے علمی چرچے و ولولہ تو مشہور آفاق ہین اور اوسکے عہد کے فضلا و علما و شعرا اپنے ہی آپ نظیر ہین۔ اوسکے بعد شمس الدین التمش و غیاث الدین بلبن۔ علاء الدین خلجی۔ وغیاث الدین تغلق۔ محمد تغلق۔ و فیروز تغلق

سلطان سکندر لودہی - شیر شاہ - وسلیم شاہ - وہمایون وغیرہم کے زمانہ علمی حیثیت کے
لحاظ سے یادگار روزگار ہین اور بعض ادوار تو خیر الادوار کے نام سے موصوف ومتصف ہین
سلطان ابراہیم شرقی - وفیروز شاہ بہمنی - وعالمگیر - وآصفجاہ اول وثانی کے نام بھی
صفائح تاریخیہ مین اسی صفت سے موصوف پائی جاتے ہین - چنانچہ بعض کے حالات اختصاراً
درج ذیل کرتے ہین ورنہ اس مضمون کے لئے مخصوص ایک دفتر مبسوط درکار ہے جسکے
نہ اس مختصر رپورٹ مین گنجایش ہے اور نہ اوس کا یہ محل وموقع ہے صرف بفحوائے
(مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ) بطور نظیر وتمثیل کچھ لکھدیا جاتا ہے -

محمود غزنوی کے حال مین لکھا ہے کہ "در غزنین مسجد جامع از مرمر ورخام بنیاد نہاد ودر
جوار آن مدرسہ بنا کردہ بنفایس کتب وغرایب نسخ موشح گردانیدہ ودہات بسیار
بر مسجد ومدرسہ وقف فرمود چون سلطان محمود را ذوق بنای مسجد ومدرسہ شد
بمقتضای (الناس علی دین ملوکہم) ہر یکی از امرا واعیان دولت بہ بنای مساجد و
مدارس ورباطات وخوانق مبادرت نمودند ودر اندک فرصت آن مقدار عمارات عالیہ
باتمام رسید کہ از حیز شمار بیرون گشت -

سلطان مسعود بن محمود کے حال مین لکھا ہے کہ با علما وفضلا مجالست نمودی ودر بارۂ ایشان
انواع احسان وانعام مبذول داشتی - جمعی کثیر از فضلا باسم او کتب نوشتہ اند
از انجملہ استاد ابوریحان خوارزمی منجم کہ علامۂ وقت بود ودر فن ریاضیات نظیری نداشت
قانون مسعودی در علم ریاضی بنام نامی او نوشت وفیلی از نقرہ صلہ یافت وقاضی
ابو محمد ناصحی نیز کتاب مسعودی در فقہ حنیفیہ بنام آن شاہ افاضل پناہ تالیف نمودہ
ودر اوایل سلطنت او در ممالک محروسہ چندان مدارس ومساجد بنیاد نہادند کہ زبان
بیان از تعداد آن عاجز وقاصر است -

سلطان علاء الدین کے حالات مین مورخین نے لکھا ہے کہ "آنقدر عمارت کہ در عہد او

بنا یافت از مسجد و خانقاہ و مدارس و حوض و منار و حصار در ہیچ عصری بوقوع نیامدہ
وجمعیت اہل ہنر و ماہران ہر فن کہ در روزگار او مشاہدہ گشت در ہیچ عہدے نبودہ
چنانچہ دار الملک دہلی رشک بلاد عالم گشتہ بود از جملہ بزرگان دین و سالکان
راہ یقین شیخ الاسلام نظام الدین اولیا و شیخ علاء الدین نبیرۂ
شیخ فرید الدین و قطب الاولیا شیخ رکن الدین بن صدر الدین ملتانی و سید تاج الدین
ولد سید قطب الدین کہ در علم و دیگر کمالات انسانی بے نظیر وقت خود بودند و سید رکن الدین
برادر سید تاج الدین و سید مغیث الدین و برادر او سید نجم الدین و قاضی صدر الدین عارف
صدر جہان و قاضی ممالک و قاضی جلال الدین تواجی و مولانا ضیاء الدین ملک افتخار
حمید الدین ملتانی کہ ہمہ قاضی القضاۃ و خطاب صدر جہانی داشتند۔ و از علمای
ظاہری کہ جامع انواع علوم بودند و بدرس و افادہ معقول و منقول اشتغال داشتند
پنجاہ و سہ کس بودند مثل قاضی فخر الدین ناقلہ و قاضی فخر الدین کرمانی و مولینا نصیر الدین غنی
و مولانا تاج الدین مقدم و قاضی ضیاء الدین بیانوی و مولانا ظہیر الدین لنگ و مولانا
ظہیر الدین بھکری و قاضی زین الدین ناقلہ و مولانا شرکتی و مولانا نصیر الدین رازی
و مولانا علاء الدین صدر شریف و مولانا میران بابک کلہ و مولانا نجیب الدین بیانوی
و مولانا شمس الدین یحیی و مولینا صدر الدین و مولانا علاء الدین لاہوری و قاضی شمس الدین
کازرونی و مولانا شمس الدین بخشی و مولانا شمس الدین و مولانا صدر الدین پادہ و
مولانا معین الدین لوتوی و مولانا افتخار الدین رازی و مولانا معز الدین اندرپتی
و مولانا نجم الدین انتشار و مولانا حمید الدین مطرزی و مولانا علاء الدین کرک و مولانا
حسام الدین سادہ و محی الدین کاشانی و مولانا کمال الدین کوہی و مولانا وجیہ الدین
کابلی و مولانا منہاج الدین و مولانا نظام الدین قلانی و مولانا نصیر الدین کرمانی و مولانا
نصیر الدین صدر یولی و مولانا علاء الدین تاجر و مولانا کریم الدین جوہری و مولانا

محب ملتانی و مولانا حمید الدین مخلص و مولانا برہان الدین بھکری و مولانا افتخار الدین
برنی و مولانا حمید الدین ملتانی و مولانا گل محمد شیرازی و مولانا حسام الدین سرخہ و
مولانا شہاب الدین ملتانی و مولانا فخر الدین ہانسوی و مولانا فخر الدین شقاقلے و
مولانا علیم الدین نبیرہ شیخ بہاء الدین ذکریا و استاد علم قرأت مولانا شاطبی و
مولانا علاء الدین سنقری و خواجہ زکی خواہر زادہ حسن بصری و از واعظین مولانا
حسام الدین درویش و مولوی جلال الدین و مولانا شہاب الدین خلیلی و از شعرائے
امیر خسرو و امیر حسن سنجری و صدر الدین عالے و فخر الدین قواس و حمید الدین
راجہ و مولانا عارف و عبد الحکیم و شہاب الدین صدر نشین و مولانا بدر الدین
دمشقی استاد الاطبا وغیرہم از ارباب فضل و کمال کہ صیت شان باطراف جہان
رسیدہ بود و از اکناف عالم مردم طالب کمال صوری و معنوی روی بدہلی می آوردند
حتی کہ از اقصای بلاد اندلس و مغرب و مراکو احرام دہلی می بستند و فیض ظاہر و باطن
ازینہا می یافتند۔

محمد تغلق کے حالات میں لکھا ہے کہ "مراسلات و مکاتبات فارسی و عربی بر بدیہہ چنان
نوشتی کہ دبیران و منشیان در آن حیران ماندندی و خط را بے نہایت خوش نوشتی
کہ استادان قبول داشتندی و در علم تاریخ ماہر بودہ و بجمیع علوم معقول خصوصاً
طب و حکمت و نجوم و ریاضی و منطق مہارتے تمام داشت و بیماران را تداوی نمودے
و در تشخیص مرض وغیرہ با اطبای عصر بحثہای طالب العلمانہ کردی و الزام دادے
و در ایام بادشاہی نیز اکثر اوقات خویش صرف معقولات فلاسفہ ساختی و با سعد
منطقی و عبید شاعر و نجم الدین انتشار و مولانا علیم الدین شیرازی و دیگر علمای حکمت
طبیعت مجالست نمودے و حرف کتب متقدمین در میان آوردے و شعر فارسی را
نیکو گفتی و شعر قدما را خوب فہمیدے و بحق فہمی نا گذاردے و [illegible]

قیام نمودہ ہیچ مسکر نخوردی وازجمیع چیزہا کہ اسم حرمت بر آن جاری شود اجتناب
نمود سے ۔

فیروزشاہ تغلق کے حال مین لکھا ہی کہ "او بادشاہی بود فاضل و عادل وکتاب فتوحات
فیروز شاہی تصنیف اوست کتاب مذکور مبنی است بر ہشت فصل ۔ فصل اول دربیان
اوقاف و وصیت بصرفِ آن بصرفش بودہ است و در آن می نویسد کہ بقاع خیر
پادشاہان ماضیہ را از مسجد و خانقاہ و مدرسہ و چاہ و حوض و پل و مقبرہ کہ مندرس
شدہ بود بتجدید معمور ساختم و بر آن اوقاف مقرر کردم و اہل خدمت بر جمیع مساجد
و مدارس و خوانق و حمام و چاہ معین ساختہ وظایف قرار دادم کہ تفصیلش دراز است"
بعض مورخون سنے اوسکی عمارات کی تفصیل یہ لکھی ہی ۔ بند ۵۰ جو ۔ مسجد ۴۰ ۔ مدرسہ ۳۰ ۔
خانقاہ ۲۰ ۔ کوشک ۱۰۰ ۔ دار الشفا ۵ ۔ مقبرہ ۱۰۰ ۔ حمام ۱۰۰ ۔ چاہ ۱۵۰ ۔ پل ۱۰۰ ۔ باغات بکثرت تھے
غالباً یہ عمارات اسکی ذاتی تو مستحدثہ ہون گے اسگلے بادشاہونکی عمارات کی ترمیم و درستی
کا حساب اگر کیا جائے تو بہت کچھہ ہو جائیگا ۔ اِسکے حکم سے جو الالھی کے کتب خانہ کی
ایک ہزار تین سو کتابین سنسکرت سے فارسی مین ترجمہ ہوئین منجملہ اون کے علم نجوم
مین ایک کتاب اوس زمانہ کے مشہور شاعر عزالدین خالد خانی نے نظم کی ہی اور دلائل
فیروز شاہی اوس کا نام رکھا ہی ۔ ملا عبد القادر بداؤنی نے اکثر اون کتابونکو دیکھا اور اپنی
تاریخ مین اونپر یہہ ریمارک کیا ہی کہ بعض فن موسیقی مین اور بعض فن مصارعت و کشتی مین
تھین جو کچھہ قابل تعریف نہین ہین و مہمل و بے فایدہ ہین ۔

سلطان سکندر لودھی کے حالات مین لکھا ہے کہ "در جملہ مساجد و مدارس مملکت
خویش قاری و خطیب و مدرس و جاروب کش تعین نمودہ وظیفہ وادرار مقرر
داشت و بعہد فرخندہ او علم رواج یافت و امرا و ارکان دولت و سپاہیان
بکسب فضائل اشتغال نمودہ کافران بخواندن و نوشتن خط فارسی کہ تا آن زمان

درمیان ایشان معمول نبود پرداختند۔

فیروز شاہ بہمنی کے حالات مین لکہا ہے کہ "سلطان فیروز شاہ ہر سال از بندر گورہ و دابل وچیول جہازات باطراف فرستادہ میفرمود کہ تحف و امتعہ ہر ولایت بیاورند ومیگفت کہ بہترین تحفہ ہر مملکت مردم صاحب کمال آن مملکت است پس بادشاہان را سعی واجب است کہ مردم ولایت را در سرکار خود جمع سازند و بدیشان محشور شدہ ہمان خیال کنند کہ سیر عالم کردہ اند و ربع مسکون را دیدہ ازین سبب زبدہ و خلاصہ اہل عالم در خدمت او مجتمع گشتہ از فیض عامش بہرہ می بردند۔ قوت حافظہ بسیار داشت اشعار متقدمین را خوب می فہمید گاہ گاہ خود نیز شعر میگفت و عروضی و فیروزی تخلص میکرد ۔ در اکثر علوم خصوصاً تفسیر و اصول و حکمت طبعی و نظری مہارت تمام داشت و از اصطلاحات صوفیہ باخبر بودہ و در ہفتہ ۳ روز شنبہ دوشنبہ چہار شنبہ خود درس میگفت بدین تفصیل زاہدی وشرح تذکرہ در ریاضی وشرح مقاصد در کلام و تحریر اقلیدس در ہندسہ و مطول در معانی اگر احیاناً بروز فرصت نمی شد طالب العلمان را در شب حاضر ساختہ بدرس و افادہ می پرداخت و از برکت میر فضل اللہ انجو کہ شاگرد مُلّا سعد الدین تفتازانی است ہمہ کسب فضیلت نمودہ بود و در سنہ فرمان داد کہ در بالا گہاٹ دولت آباد رصد بندد چنانچہ حکیم حسن گیلانی و سید محمود کازرونی کہ بمزید دانش امتیاز داشتند باتفاق جمیع علما مشغول شدند۔

سلاطین شرقیہ مین ابراہیم شرقی کا زمانہ بہی قدر علم و علما مین یادگار روزگار گزرا ہے اور اوسکی حب علمی کی نظیر دنیا مین بہت کمتر میسر آسکتی ہے چنانچہ مورخون نے لکہا ہے کہ اسکے زمانہ مین جونپور دار العلوم ہو رہا تہا فرشتہ لکہتا ہے کہ "بصحبت علما و مشائخ و تعمیر ولایت و تکثیر زراعت مشغول شدہ سالہا ہیچ طرف سواری نہ فرمودہ سے

ومردم از اطراف واکناف ہندوستان روی بجونپور آوردہ ہریک فراخور مرتبت وحالت خود نوازش می یافتند وازخادم ومشایخ وعلما وسادات ونویسندہ از ہر حیثیت بجای رسید کہ جونپور، دہلی ثانی میگفتند۔ وازجملہ فضلای عصراو یکی قاضی شہاب الدین جونپوری ست اصل آو ازغزنین ست ودر دولت آباد دکن نشو ونما یافت۔ سلطان ابراہیم در تعظیم وتوقیر او بسیار میکوشید چنانچہ گویند در وقتی قاضی را مرضے طاری شد سلطان بعیادت او رفتہ بعد از تفتیش حال واظہار مہربانی قدحی را پر آب کردہ گرد سر مولانا گردانید وخود نوشیدہ گفت بار خدایا ہر بلائی کہ در راہ او باشد نصیب من گردان واو را شفا بخش از ینجا حسن اعتقاد او با علما معلوم میتوان کرد۔

ہمایون واکبر وجہانگیر وشاہ جہانی طبقات کے حالات مفصل ومشرح مشہور ہین کہ ان کے عہد مین کیسے کیسے نامی گرامی فضلا وشعرا وباکمال تھے اور کسقدر علم کی اشاعت تھی۔ اکبر نامہ آئین اکبری طبقات اکبری منتخب التواریخ بداؤنی وطبقات شاہ جہانی وبادشاہ نامہ ملا حمید لاہوری وفاضل خان توتی نثر مین وبادشاہ نامہ کلیم وقدسی نظم مین وتوزک جہانگیری واقبالنامہ وغیرہ سے بخوبی دریافت ہوسکتا ہے۔ ہمایون کا بام کتب خانہ سے گر کر مرنا سبکو معلوم ہے۔ عبدالحکیم سیالکوٹی ملک العلما رشاہ جہانی کے تصانیف وحواشی تمام کتب معقول ومنقول پر سارے جہان مین پھیلے ہوے ہین اسکی دولت وثروت کا حال کس سے پوشیدہ ہے کہ اسکی کسقدر بخشش وجاگیر تھی عالمگیر کی دینداری اور اوسکے دربار مین علم وفضل کی قدر اور اسکا تجمع علما وکملا وفضلا ہونا اور اوس کے عہد کی کثرت تصانیف علمیہ کسکو نہین معلوم فتاوی عالمگیری کی ترتیب جدید لاکھہ روپیہ صرف بنا مدارس وساجد

خوانق کی اصلاح و درستی و آبادی خارج از بیان ہے اگر اوسکی تفصیل کیجاوے تو ایک مبسوط مجلد ہوسکتی ہے۔ فی زمانناہندوستان مین جولوگ دستار فضیلت باندہتے ہین اور معقول و اصول مین سند لیاقت حاصل کرتے ہین وہ تمام اوسیکے عہد کے علما کے تصانیف ہین مثل سلم و مسلم ملامحب اللہ بہاری و نور الانوار ملاجیون و زواہد ثلاثہ میر زاہد و تصانیف حافظ امان اللہ بنارسی وغیرہم جن کے حالات سے تمام تذکرہ و تواریخین مشحون ہین ۔ محمد ساقی مآثر عالمگیری مین لکھتا ہے کہ در جمیع بلاد و قصبات این کشور وسیع فضلا و مدرسان را بوظایف لایقہ از روزانہ و املاک موظف ساختہ برای طلبہ علم وجوہ معیشت درخور حالت و استعداد مقرر نمودہ بودند۔ و از کمالات کسبیۂ آنحضرت کہ زینت بخش حالات وہبیہ گشتہ تتبع علوم دینیہ از تفسیر و حدیث و فقہ است و تصانیف امام حجۃ الاسلام محمد غزالی و انتخاب مکتوبات شیخ شرف الدین یحیی منیری و شیخ زین الدین و قطب محی شیرازی و ازین قبیل کتب دیگر ہموارہ بمطالعہ قدسی درمی آمد و حفظ کلام اللہ برعایت قرائت بعد جلوس براورنگ سلطنت اتفاق افتاد و خط نسخ در غایت متانت و قدرت نوشتن آن داشتند چنانچہ دو قرآن مجید بخط اقدس کہ بمبلغ ہفت ہزار روپیہ برلوح و جدول و جلد آن صرف شدہ بمدینۂ منورہ مرسل شد و خط نستعلیق و شکستہ نیز بغایت درستی می نوشتند و درنثر و انشا و شعر دستی تمام بود۔

دارا شکوہ اوس کا بڑا بھائی جلیل فاضل و عالم و علم دوست و مصنف و متصوف و سنسکرت دان و عربی و فارسی و ترکی کا ماہر تھا اوس کے تصانیف و حالات ثبتہ و فاتر تاریخ سے واضح و لائح ہے اور رسائل و تراجم چار وید و اپنشد اول و نقل محفل فضلا و متصوفہ ہین۔

عالمگیر کے لڑکے و لڑکیان تک بھی علمی حیثیت سے یکتاے روزگار تھے چنانچہ

اون کے حالات بالاختصار محمد ساقی کے عالمگیر نامہ سے درج ذیل کیئے جاتے ہین ۔

محمد سلطان[۱۲] ۔ بشرایف آداب و احاسن اوصاف متصف و بحفظ کلام مجید مستعد بوده از اکثر کمالات خواندن و نوشتن عربی و فارسی و ترکی بهرهٔ وافی داشت ۔

محمد معظم[۱۳] شاه عالم ۔ در صغر سن توفیق حفظ کلام الله یافته از علم قرارة و تجوید تمتع وافی دارد و بترتیل و ترسیل سامعه افروز خلایق ۔ ایام شباب بشیر صرف تحصیل علمی نموده در علم حدیث ثقاة عصر قدوة المحدثین میخوانند ۔ و در فقاهت تصفح بحدیکه استخراج مسایل از قرآن و حدیث می نمایند و سلاست و فصاحت تکلم عربی بطوریکه عرب عربا می پسندند و بزبان ترکی و فارسی در نہائیت زیبائی در اقسام خطاطی مرتبہ استادی و رسائے ۔

محمد اعظم[۱۴] ۔ بذروه کمال عروج نموده از ملکات فاضله و صفات کامله نصیبهٔ وافی داشت و دقیقه یاب معنی آفرین عالی فطرة دانش قرین بود ۔

محمد کامبخش[۱۵] محی السنه ۔ حفظ کلام الله و تحصیل کتب متداوله نسبت بهمه برادران زیاده داشت و مہارت زبان ترکی و نوشتن اقسام خط بهرهٔ وافی داشت ۔

بدر النسار[۱۶] ۔ تیسری لڑکی حافظہ و عالمہ تھے اور پہلی لڑکی زیب النسا بیگم بھی حافظہ تھی جسکے صلہ مین باپ نے اوسکو تیس[۳۰] ہزار اشرفی عطا کیا تھا یہ بڑی عالمہ و علما دوست تھی چنانچہ اوس کے حالات مین لکھا ہے کہ "از تحصیل علوم عربی و فارسی بهرهٔ تمام برا ندوخته و از اقسام خطوط نستعلیق و نسخ و شکسته نصیبهٔ وافی حاصل کرده از بسکه همت آن قدرشناس رتبه علم و هنر بجمع کتب و تصنیف و تالیف مصروف بود عنان توجه بترفیه حال ارباب فضل و کمال معطوف در کارخانه علیه آنجا نه گرد آمده بود که بنظر هیچ کس در نیامده باشد و بسیار[ی] از علما و

فضلا و صلحا و شعرا و منشیان بلاغت دثار و خوش نویسان سحر نگار بدین ذریعہ کامیاب افضال آن صدر آرائی مشکوئی عزت و جلال بودند چنانچہ ملا صفی الدین از دہلی موجب امر علیہ در کشمیر سکونت گرفتہ بخدمت ترجمہ تفسیر کبیر کہ مسمی بہ زیب التفاسیر است اقدام داشت و دیگر رسائل و کتب بسیار بنام نامی ترتیب یافتہ ۔

ہماری دولت کے بانی مبانی آصف جاہ اول و ثانی کے حالات و اشعار و مقالات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ کسقدر استعداد علمی اِن دونون باپ بیٹون کو وافر تہے اور یہ دونون علم و فضل کے کیسی قدر شناس و ماہر تہے باپ بیٹون دونون کے دیوان قابل عیان ہین پہلے شاکر دوسرے نواب تخلص کرتے تہے آصف جاہ شعر کی اصلاح بیدل سے لیتے تہے اور ناصر جنگ شہید میر غلام علی آزاد بلگرامی سے ۔ خافیخان مورخ جو آپ کا وزیر تہا لکھتا ہی کہ "مدام با صلحا و علما و فقرا مجالست و محبت نمودے و بدین آنہا رفتی و اوقات خود را بدین طریق مقرر و منقسم ساختہ بود بعد نماز صبح و فراغ از اوراد تا دو پہر بکار و بار ضروری بادشاہی و سرکار خود کہ با مور جزئی و کلی خود متوجہ میشد می پرداخت و بعد سہ پہر اکثر برائے ادائی نماز ظہر و عصر و ادعیہ و تلاوت کلام اللہ و درس حدیث و صحبت اہل کمال و فقرا صرف می نمودے ۔

بعد انقراض سلطنت تیموریہ بہی طوائف الملوکی کے زمانہ ہین اکثر مقامات دہلی ۔ و لکہنو ۔ و رامپور ۔ و مرشد آباد ۔ و باندہا ۔ و اورنگ آباد و حیدر آباد ۔ و مدراس ۔ مین کیا کچہہ علم و فضل کا چرچہ و ولولہ نہ تہا اور کیسے کیسے فضلا و شعرا و مصنف نہ تہے اور کسقدر علم و فضل و کمال کی قدر اور اسکی اشاعت نہ تہی اور سرکار سے اہتمام کے علاوہ خود ہر ایک عالم و فاضل و نواب و امیر و فقرا کا مکان و خانقاہ ایک ایک مدرسہ و

کالج تھا جہان سے صدہا طلبا کامیاب وفیض یاب ہوتے تھے جنکی استعداد علمی کے مقابلہ مین اس زمانہ کے ۔ بی ۔ اے ۔ ایم ۔ اے ۔ طفل مکتب و ابجد خوان وکور سواد سمجھے جانے کے قابل ہین ...

باوجود ان بینات وشواہد کے اس زمانہ کے انگریزی دان مدارس انگریزی کے آئیٹرہ جو اپنے گھر سے بالکل بے خبر ہوتے ہین اور نہایت زود باور انگریزی غلط متعصبانہ تحریرات پر بہول کر سلاطین اسلامیۂ ہندو دکن پر یہ الزام لگاتے ہین کہ سلاطین سلف ہند و دکن نے اپنا خزانہ کچھہ بھی اشاعت علوم وفنون پر صرف نہین کیا نہ مدارس کے انتظام واہتمام کے طرف کبھی توجہ کی بیشک سلاطین اسلامیہ نے ایسے مدرسہ وکالج و اسکول نہین بنائے جہان کچھہ اپنے گھر و گرہ سے دیکر تعلیم پانا پڑے بلکہ وہ اپنی فیاضی و دریادلے سے ایسے بافیض مدرسہ و دارالعلوم کہولے و قایم کیئے تھے کہ جہان طلبہ کے جمیع حوائج خورد پوشش و نوش کا پورا تکفل کیا جاتا تھا اور اوس کے علاوہ ترغیبی وظایف بھی تفکۂ طلبہ کے لیئے مقرر ہوتے تھے اور تکمیل وتحصیل علم کے بعد خدمات شاہی و شرعی بقدر استعداد وحوصلہ وحیثیت مثل امامت وخطابت وقضا و افتا واحتساب وتدریس و وعظ و صدارت و سفارت ووزارت وشیخ الاسلامی وغیرہ کے ملا کرتے تھی اگر خدمات

بھی نہ ملتی تو مناصب و وظایف وادرارات ان طلبہ و علما و فضلا کے لئے بقدر
مؤنت وکفایت مقرر ہو جاتے تھے۔ باوجودیکہ لاہور و ملتان سے لیکر اقصاے
بنگالہ و دکن تک صدہا عظیم الشان عمارات بنام مدارس اب تک منہدم پڑی ہیں مگر
یہ بے خبران کے وجود سے ہی انکار کرتے ہین کوئی بڑا شہر ایسا اب تک نہیں ملیگا
جہان متعدد ایسے امکنہ اس نام سے عام مشہور و معروف ہون لاہور ملتان
دہلی اکبرآباد جونپور برہانپور احمدآباد دولت آباد بیدر اورنگ آباد احمدنگر
بیجاپور حیدرآباد مین کوئی صاحب ہماری ساتھ چلین اور آنکھ کھول کر دیکھین
کہ سلاطین اسلامیہ نے کیا وکیا اہتمام انتظام اشاعت علوم وتعلیم وتدریس کا
کر رکھا تھا اصل یہہ ہے کہ اسلامی انتظام ملکی اور حالات شاہان اسلام سے یہ جاہل
بے خبر مین اور طعن وتشنیع کے لئے موجود ہو جاتے ہین انکو ذرہ واصلا انتظام مملکت
شرعی و نظم بادشاہی سیاسی و فقہی سے اطلاع نہیں کوئی ان سے پوچھے کہ
حضرت دفتر ائمہ سلطنت مغلای مین کسلئے مقرر تھا اور سلطنت بادشاہان اسلامیہ
ہند و دکن مین صدور و صدرالصدور و شیخ الاسلام کے کیا فرائض منصبی تھے اور
اس سے کیا غرض تھی اور آئمی لاکھون کی اوقاف کا مصرف کیا تھا یا یون ہی
لاعن شعور مقرر کردی گئے تھے اور ان اوقاف و محل اوقاف کی نگرانی واہتمام
وانتظام کے لئے یہ مصارف گران کیون صرف کئے جاتے تھے اسکا مفاد اور اس سے
مراد کیا تھی۔ حقیقت یہ ہے ہم سے بغور سنئے اور سمجھئے کہ انگلستان مین بھی
جسطرح پہلے پہل تعلیم وتدریس متعلق چرچ تھی اور مدتون اسپر یورپ مین
بحث رہی اور اب تک بعض جاری ہے کہ آیا یہ عہدہ و فریضہ متعلق امور
دولت وسیاست رہی یا یہ روساے ملت و دیانت چنانچہ اتبک اسٹانکل
بکس یعنے کتب متضمن حالات وکوائف ملکیہ مین حالات تعلیمیہ کو چرچ و مشنریز کے

زیر عنوان درج کرتے ہین جس سے تعلیمات کو تعلق چرچ سے ثابت اور ظاہر ہے بہر حال اسی طرح بعد انقراض عہد خلافت راشدہ علماء اسلامیہ نے اس وظیفہ و فریضہ کو متعلق بردسائے ملت کردیا کہ اکثر بادشاہ بوجہ بے علمی اِسکے متکفل نہو سکتی تہی اگر اہل بہی ہون تو امور مملکت سے اونکو اتنی کہان فرصت و مہلت کہ انکا انتظام خود کرتے اور ادہر متوجہ ہو سکتے لہذا یہ کام شیخ الاسلام کے تفویض رہا اور وہی اِسکے انتظام و اہتمام کے متکفل رہتی تہی - ہر خانقاہ و جامع کے ساتہہ مدرسہ کا ہونا واجبات و ضروریات سے تہا اور قصبات مین تو ہر مسجد کے ساتہہ ایک ملا ضرور مقرر ہوتا تہا اور ابتک ہی اور اسی نام سے اسی کام کے لیئے ہزارون بیگہ معاش مقرر و جاری و بحال ہے عہد سلطنت اسلامیہ مین علاوہ اور مدارس محلات و خاص خاص جامع مسجدون و خانقاہون کے اور سرکاری دار العلومون کے جو منجانب سلطنت مقرر ہوتے تہے امرا و فقرا و وزرا کے خود ذاتی مدارس و خوانق تہے جو قوم کے سرمایہ و امداد سے آباد رہتے تہے لاکہون کے اوقاف اوسوقت سے ابتک انپر بحال و برقرار چلے آتے ہین اور شاہی اسناد معاش مین اس کا تذکرہ موجود ہے گو غفلت و جہالت و تغیر ضوابط حکومت و سلطنت کیوجہ سے اونکی محاصل مصرف پر صرف نہین ہوتی اورنگ آباد کے مدرسہ فاروقیہ کے لیئے بارہ ہزار کی جاگیر مقرر تہی جو اب اونکے ورثہ کہاتی ہین اور مدرسہ کی لیئے کچہہ نہین صرف کرتے اسی طرح شاہ مسافر کا کتبخانہ و مدرسہ و خانقاہ مشہور آفاق و نادرۂ روزگار رہتا جہان کے سجادہ غلام علی آزاد بلگرامی کے سے علامہ و نامی تہے - ملک التجار خواجہ محمود گاوان وزیر سلاطین بہمنیہ کا مدرسہ بیدر ابتک بانی کے عالی حوصلگی و فراخ ہمتی و علم

دوستی پر نہائیت رصین وحصین ومتین وبہین دلیل ہے جہانگے مدرسہ کے لیے ملا جامی کے سے نامی طلب ہوتے ہین حضرت جامی اس وزیر بے نظیر کو اپنی ایک قصیدہ مین یون سراہتے مین ع مرحبا ای قاصد ملک معانی مرحبا ٭ الصلا از جان و دل نخل تو کردم الصلا ٭ ہم جہانرا خواجہ ہم فقررا دیباچہ اوست ٭ آیت الفقر لکن تحت استار الغنی - ٭ اور ایک قطعہ مین یون لکھتے مین ع جامی اشعار دلاویز تو جنسیست لطیف ٭ پود ش از حسن بود لطف معانی تارش ٭ ہمرہ قافلہ ہند روان کن کہ رسد ٭ شرف عز وقبول از ملک التجار رسش - ملک التجار خواجہ گاوان تمام اپنا سرمایہ علما وفضلا رعرب وعجم وعراق کے خدمت مین اور اس مدرسہ کے مدرسین وطلبہ کے مؤنت مین صرف کردیتا تہا اس مدرسہ کی عالیشان عمارت تمام مینا کارتہی ملا سامی جو خواجہ کا مرید ومداح ہر اوس نے اس مدرسہ کی تاریخ یہ فکر کی ہے ع این مدرسہ رفیع محمود بنا ٭ چون کعبہ شداست قبلہ اہل صفا ٭ آثار قبول بین کہ شد تاریخش ٭ از آیت ربنا تقبل منا ٭ تین ہزار کتابین خواجہ نے اس مدرسہ کے لیے وقف فرمائین تہین - خواجہ انواع علوم عقلی ونقلی کا جامع تہا خصوصاً ریاضی طب نظم ونثر وانشا مین کسیکو اپنا نظیر نہین جانتا تہا اوس کا تبحر اوسکی بعض تصانیف سے جو ابتک کہین دستیاب ہوتے ہین مثل مناظر الانشا جو فن معانی وبیان وانشا مین لکہا ہے اور ریاض الانشا جو اوسکے مکاتب ہین اور اکثر دستیاب ہوتے ہین دلالت کرتے ہین - ملا عبدالکریم ہمدانی نے اوسکی سوانح عمری زمان ولادت سے آوان شہادت تک کی لکہی ہے جو قابل دید ہے - الحاصل اگر مدارس ہند - سندہ - وگجرات - وبنگالہ - ودکن - کی تاریخ لکہی جائے تو ایک مبسوط دفتر درکار ہوگا اور نہ یہ اس کا مقام ہے اور نہ میرا یہ

وظیفہ و کام جو کچھہ یہان توطیئۃً کی از ہزار و اندکے از بسیار و مشت منونہ خروار لکہا گیا ہے صرف اس غرض سے کہ ہماری عصر کے رئیس و امیر و وزیر و علما و فقیر خیال کرین کہ ہم اپسے اسلاف کے اخلاف ہین ہماری آبائی نام و نشان باقی رکہنے کیلیئے کیا کرنا چاہیئے اور ضمناً یہ اعتراض جو آجکل کے انگریزی حکام سے خوشامدی و چاپلوسی اپنی تحریرون و تقریرون مین کرتی ہین کہ مسلمانان ہند نے اپنی عہد دولت و سلطنت و حکومت مین کچھہ تعلیم کیطرف توجہ نکی ایک حبہ بہی اس کام مین صرف نکیا ایک چہوٹا سا مدرسہ بہی کسی گاؤن مین قایم نکیا مرتفع و مندفع ہو جائے۔ اگر یہ اعتراض انگریزی خوان سے بے خبر کرتے تو کچہہ مضایقہ نہ تہا مگر افسوس ہے کہ مین دیکہتا ہون کہ بعض ہمارے عصر کے خواندہ لوگ بہی اونکی مجالست و مصاحبت سے اسی قسم کے خیال و وسوسہ مین پہنسے ہوئے ہین اور اپنی کتاب و خطاب مین اسی طرح کی خطا کرتے ہین جسکو دیکہکر سخت تعجب و افسوس ہوتا ہے اور دیدۂ دل ہماری قوم کیجہالت و جہالت پر خون روتا ہے ؎ من از بیگانگان ہرگز نہ نالم؛ کہ با من ہرچہ کرد آن آشنا کرد ؛ صاحبو کیا کوئی تصور کرسکتا ہے کہ کسی سلطنت کے قانون ملت و دولت مین مبسوط و مفصل ضوابط کسی امر کے درج ہون اور پہر اوسکو یہ کہا جائے اور یہ الزام اوسپر لگایا جائے اور بلا دلیل اوسکو سچ بھی مان لیا جائے کہ اوس دولت و سلطنت مین اون قوانین کے مطلقاً تعمیل نہین ہوئی کتب فتوی و احکام سلاطین (کوڈ) مین ہر ایک جزئیے امر کی نسبت بہی احکام وقتاً ووقتاً مذکور و مسطور ہین یہانتک کہ تعطیل کے ایام کی تنخواہ مدرسین لے سکتی ہین یا نہین اور علما کی وظائف بیت المال سے کسقدر ملنی چاہیئے بقدر حاجت یا بمقدار فضیلت اور اونکے اولاد پر وہ وظائف منتقل ہوسکتے ہین یا نہین ۔ زکوۃ علما و مدرسین کو باوجود

غنا جایز ہے یا نہین مساجد مین درس جائز یا ناجائز مدرس پر لڑکے کو مارنے
سے ضمان آتا ہے یا نہین اکراہ و ضرب تعلیم کے لیئے صبیانپر جائز یا ناجائز منع
درس و وعظ نااہل واجب ابتدا و انتہائی درس کسطرح کرے ۔ معلمین و متعلمین کے
آداب درس کس روز شروع ہو اور تعطیل کس دن جسکو یوم البطالہ کہتے ہین اور اس
دن کے تنخواہ مدرس پا سکتا ہے یا نہین وغیرہ وغیرہ امور اور اسیطرح طلبہ کے کھیل
تماشہ تفریح کے بابت بھی احکام درج ہین تو کیونکر کوئی سفیہ سے سفیہ باوجود
اسکے یہ خیال کر سکتا ہے کہ اشاعت مدارس مین سلطنت اسلامیہ نے کچھ صرف نکیا
اور حصہ نہ لیا یہ قول محض جہالت و تعصب و عداوت پر مبنی ہے کہ ایک قوم تو
اشاعت علمی مین اسقدر طلبہ کے اعانت و دریا دلی کو کام مین لاوے کہ مصرف
بیت المال مین کفائت علماء و متعلمین کو معین و مبین کرے اور طلبہ کی مونت کو در صورت
عدم تقرر از بیت المال و بحالت خروج دار غربتہا و سفر عامہ مسلمین پر اوسکے
کفائت نفقہ کو واجب گردانے اور دوسری سلطنت اوسکے مقابلہ مین عامہ
رعایا سے جدید فیس لے اور مدرسہ و امتحان کے جدید فیس طلبہ سے وصول
کرکے اور کچھ اونکے امداد خزانہ شاہی سے نکرے اور اسقدر خساست و دنائت
پر بھی کہ ہزار ہا عوائق تعلیمی راستہ مین برپا کر رکھے ہین اور اگر کوئی احیانًا
ان عوائق پر ظفر بھی پایا اور کامیاب ہوا تو سوائی فقر و فاقہ و محتاجی و گدائی کے
اور کچھ اوسکو صلہ نہین ملتا دوسرون پر طعن و لعن اس بے باکی و جسارت و جرأت
و شوخی سے کرنیکو موجود ہو جاتے ہین کہ گویا اوس قوم کے محاسن جملہ عیوب
اور اونکی عیوب جملہ محاسن ہین ۔ الحاصل اسلام مین کسی زمانہ مین تعلیم و تدریس سے
صرف ہمت نہین کیا گیا بلکہ اسکو وہ منجملہ فرائض دین و دولت تصور کرتے رہے اور
نہایت اہتمام و انتظام فرماتے رہے اور کسی فرقہ اسلامیہ کو اسکی فرصت مین کلام

نہین ہوا - جب کتاب وسنت واجماع امت کا حال معلوم ہوچکا تو اب ہم قیاس کی ضرورت خیال نہین کرتے کیونکہ وہ سرے سے حجت مستقلہ شرعیہ نہین ہے اوس کا مآل بھی انہین ادلہ کتاب وسنت واجماع امت کیطرف ہوتا ہے تاہم بغرض اتمام واکمال وعدہ کسیقدر اوس کا بیان بھی یہان درج کردیتے ہین -

ادلۂ قیاسیہ فرضیت تعلیم

(۱) جب شرع مین علم کی فضیلت بیان ہوئی اور اوسکی تحریص دلائی گئی اور جہل کی مذمت اور اوس سے تعریض کرائی گئی اور علم کے ترغیب جہل سے ترہیب علم کا امر جہل سے حذر کرایا گیا تو ضرور علم ماموربہ اور جہل منہی عنہ ہوا پس اوس کا اختیار اور اوس کا ترک امت پر فرض ہوگیا۔

(۲) عمل فرع علم ہے اعمال شرعیہ مثل صوم وصلوۃ وحج وزکوۃ وبیع وعتاق ونکاح وطلاق وغیرہا امور دینی ودنیوی فرض ہین خود بدون علم کے ادا نہین ہوسکتے اور لوگ حلال وحرام وجائز کا فرق وامتیاز وارتکاب واجتناب نہین کرسکتے لہذا علم بحکم اصل وموقوف علیہ ہونے کے فرض ٹھہرا -

(۳) منع خیر واسباب خیر بالاتفاق فقہا کے پاس حرام ہے چونکہ علم وحکمت خیر کثیر ہے اس کا منع وسد زیادہ تر حرام ہوگا پس اس کا رواج فرض ہوا -

(۴) الضرر یزال یہ ایک فقہ کا کلیہ ہے اس قاعدہ کے روسے نصب مدرسین واقامت مدارس واشاعت تعلیم بغرض ازالہ ضرر جہل از عامۂ رعایا وکافہ برایا واجب ولازم ہے ضرر کو زایل کیا جاتا ہے -

(۵) دَرْءُ الْمَفَاسِدِ اَوْلیٰ مِنْ جَلْبِ الْمَنَافِعِ یہ بھی ایک فقہ کا کلیہ ہے یعنی جہت مفاسد کا دفع کرنا منافع کے حاصل کرنے سے بہتر ہے -

جو سر منشاء فساد و علم جو منبع ہر صلاح و سداد ہی اوس کا انسداد ضروریات
عقلی و نقلی سے ہے ۔ اسی لیئے دفع مشقت کے لیئے ترک واجب شرعاً
جائز ہے مگر اقدام منہیات روا نہین شرع مین منہیات کا ماموراتسے
زیادہ تر اعتنا ہے حدیث مین آیا ہے کہ لَتَرْکُ ذَرَّۃٍ مِّمَّا نَھَی اللّٰہُ
البتہ اون اشیا مین سے ایک ذرہ
عَنْہُ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ۔
کا ترک کرنا کہ جنکو اللہ تعالے نے منع فرمایا ہے عبادت جن انس سے افضل ہے ۔
اور جہل عقلاً و شرعاً دونون طور پر منہی عنہ ہے لہذا اس کا ترک عبادت سے
زیادہ تر اولے و افضل ہے پس جو عہدہ داران نظام کہ اپنی جلب منافع کے
لیئے مفاسد جہالات رعایا کو رفع نہین کراتے یا کرانا چاہتے اس قاعدہ
عقلی و نقلی کے برخلاف کرتے ہین اور ارتکاب منہی عنہ سے عاصی و آثم ہوتے ہین

(۶) اَلْحَاجَۃُ تُنَزَّلُ مَنْزِلَۃَ الضَّرُوْرَۃِ عَامَّۃً وَّخَاصَّۃً

حاجت قایم مقام ضرورت کے ہوئی ہے عام ہو یا خاص ۔
اِس کلیہ کے روسے خلاف قیاس دینی و دنیوی مسئلون مین یعنی مسائل معاملات
و عبادات مین بھی فقہا نے بحکم ضرورت حکم جواز دیدیا ہے تو جہان ضرورت
کے موید کتاب و سنت و اجماع امت و شرع و حکمت و قیاس سب کچھ ہو تو
وہان کیونکر بضرورت حکم ضرورت نہ دیا جائیگا ۔ تعلیم کے ضرورت جتنی و جیسی
کچھ ہے اوسکی تفصیل کی حاجت نہین ۔ الحاصل جب ہم کتاب و سنت و اجماع امت
و قیاس و حکمت سب سے فرضیت تعلیم و تعلم ثابت کر چکے تو اب فقہا و علما کے
اوس اختلاف کو بھی یہان نقل کر دینا مناسب سمجھتے ہین جو فرض عین و فرض
کفایہ و مندوب و جائز و ناجائز علوم کے تبئین و تعیین مین ہوا ہے ۔ علما کے

آرا اس بارہ مین کہ کونسا علم فرض عین ہی اور کونسا فرض کفایہ اور کونسا مندوب و ممنوع بہت مختلف ہین ہر ایک نے اپنے اپنے علم کو فرض عین ثابت کرنیکی کوشش کی ہی مگر سب کا ماحصل و قدر مشترک صرف یہ ہی کہ فرض عین وہی علم ہی جو محتاج الیہ و ضروری معاش و معاد ہر انسان ہو۔ اسکے ماورار و متجاوز فرض عین نہین ہی۔ ع
عمر کوتاہ و ہنر بسیار است ؛ شغل آن کن کہ ترا درکار است ؛ بعض فقہا نے علم طب علم حساب علم فلاحت علم حیاکت علم حجامت علم سیاست علم لغت علم اجماع امت آثار صحابہ ناسخ و منسوخ خاص و عام علم قرارۃ و مخارج حروف علم رجال علم مصطلح حدیث علم کلام علم تفسیر علم فقہ و احکام قطع خصومات و فتوی و سیاست ولاۃ کو فرض کفایہ لکھا ہی اور شعر تاریخ فلسفۂ آلہی و طبعی و ہندسہ و نجوم و منطق و ادب کو علوم مباحہ مین شمار کیا ہی۔
ملا فضل اللہ روزبہان شیخ الاسلام خراسان نے اپنی کتاب سلوک الملوک مین علوم شرعیہ کو تین قسم پر منقسم کیا ہی قسم اول علم شرع وہ تفسیر و حدیث و فقہ ہی قسم دوم علوم شرعیہ یعنی وہ علوم کہ جنپر علوم شرع موقوف ہین مثل کلام و اصول فقہ کے۔ قسم سوم علوم آلیہ ہین مثل صرف و نحو و اشتقاق و معانی و بیان و علوم ادبیہ کے اور علوم فلسفیہ سے وہ جو کہ محتاج الیہ اور نافع ہون مثل طب و حساب و منطق کے کہ اونکو بھی علوم آلیہ شرعیہ مین شمار کیا ہی۔ وہ لکھتا ہی کہ فروض کفایات بہت ہین اور وہ امور کلیہ ہین جنپر مصالح دینی و دنیوی موقوف و متعلق ہین کہ اون کے حصول کے بغیر وہ منتظم نہین ہوتے۔
منجملہ ان فروض کفایہ کے سب سے مقدم اقامت حجت علمیہ ہے جسطرح کہ جہاد سے قہریہ کے اقامت واجب و لازم ہی اوسیطرح اسکی بھی ہے۔ مسلمانون مین کوئی نہ کوئی ایسا شخص ہونا چاہیے جو اقامت براہین و اظہار حجت و رفع شبہات وحل مشکلات کیا کرے

دوسری دفعہ ضرار وازالہ فقر و فاقہ مسلمانان مثل ننگون کو کپڑا پہنانے اور بہوکون کو کہانا کہلوانے اور اون کی فریاد رسی کرنیکے۔

تیسرے حرفہ وپیشہ کہ جبپر مسلمانون کی زندگانی کا قوام ہو مثل بیع وشرا و تیر رگری وغیرہ کے جو صنایع کہ حوایج تمدنی مین لابدی ہین حتی کہ حجامت وغیرہ جو ہیئے قیام علوم شرع ہر ایک اقلیم مین ایک مفتی و مدرس کافی نہین ہے بلکہ مسافت قصر و قلت وکثرت آبادی وعمران وحضارت کے اعتبار سے انکا تقرر ضرور ہے۔ جو کوئی کہ حر و مکلف وفطن ہو اور انقطاع کفایت پر قدرت رکہتا ہو اوسپر بعض علوم غیر مفروضہ کا سیکہنا فرض عین ہے اور جو علم جس اہل حرفت کا محتاج الیہ ہو اوسکا جاننا اوسپر فرض ہوجاتا ہے۔ جو شخص کہ عالم و قادر بعدم تعطیل فرض کفایہ ہو اور اوسکا تدارک نکرے وہ گنہگار ہوتا ہے اور عالم قادر علی الاطلاق بالاتفاق بادشاہ وسلطان ہے پس درصورت تعطیل فروض کفایات اگر سلطان اون کی اقامت مین سعی نکرے تو آثم وعاصی ہوتا ہے۔

کتاب آداب المجاہدین مین جمیع علوم حربیہ وفنون ضربیہ دجہادیہ کو فرض عین شمار کیا ہے جسمین قلعہ بندی وقلعہ شکنی وغیرہ وغیرہ فنون موقوف علیہا ومحتاج الیہا جو ریاضیات ومکینایک وجرثقیل وا نجنیرے وغیرہ علوم سے تعلق رکہتی ہین سب داخل وشامل ہین جیساکہ آیہ کریمہ وَاَعِدُّوا مَا اسْتَطَعْتُم سے ثابت ہے۔

صاحب کشف الظنون لکہتے ہین کہ جس علم کا جاننا ہر ایک پر واجب ہے وہ فرض عین ہے اور فروض عین وہ علوم ہین جنکو شارع نے ہر ایک شخص پر فرداً فرداً واجب کیا ہے اور جنکو شارع نے عموماً کل پر واجب

کیا ہے جو ایک ہی اون مین سے سیکھہ لے تو دوسرون سے اوسکی
فرضیت ساقط ہوجاتی ہے اون علوم کا سیکھنا فرض کفایہ ہے۔
علوم فرض کفایہ وہ ہین جنسے امر دنیا کا قوام ہو اور قانون شریعت
مستغنی نہو جیسے کتاب وسنت کا تفہم اور ان دونون کے تحریفات
سے بچانے کے علوم اور عقاید کا مدلل کرنا وشبہات کا رفع کرنا اوقات
کی معرفت فرایض واحکام فرعیہ کا جاننا اور حفظ ابدان واخلاق وسیاست
یا وہ علوم جنکا ان سے تعلق ہے مثل لغت صرف نحو معانی بیان منطق
سیر کواکب معرفت انساب حساب وغیرہ علوم جو ان مقاصد کے
وسائل ہون۔ ان علوم کے درجات بحسب حاجت متفاوت ہوتے ہین
صاحب درالمختار کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ جسقدر محتاج الیہ دین ہو اوسکا
پڑہنا وسیکھنا فرض عین ہے اور اس سے زیادہ واسطے نفع غیر کے سیکھنا
فرض کفایہ ہے اور فقہ مین تبحر پیدا کرنا وعلم قلب یعنی اخلاق وسلوک مندوب
ہے۔ اور علم فلسفہ وشعبدہ ونجوم ورمل وعلوم طبائعین وسحر وکہانت و
منطق وعلم حرف وعلم موسیقی حرام ہے۔ اشعار جنمین استخفاف
نہو مباح ہے اور اشعار مولدین مثل غزل وبطالت کے مکروہ ہے۔
صاحب ردالمحتار لکھتا ہے کہ علم سے مراد اعم ہے جو موصل الی الآخرۃ
ہو یا نہو۔ بندہ کو سیکھنا اوس علم کا جو محتاج الیہ ہو اقامت دین مین
اور اخلاص عمل مین اور معاشرۃ عباد مین فرایض اسلامیہ سے ہے۔
ہر ایک مکلف ومکلفہ پر فرض ہے کہ بعد سیکھنے علم دین وہدایت کے وضو
وغسل وصلوٰۃ وصوم وزکوٰۃ وحج جسپر واجب ہے اسکو سیکھے اور
تجار اور اہل حرفت پر ہر نوع کا سیکھنا تا شبہات ومکروہات سے

بچین۔ الغرض جو کوئی جس چیز مین مشغول ہوا اوسپر اوسکا علم و حکم فرض ہے
تاکہ حرام سے بچے اور باز رہے۔
تبیین المحارم مین لکھا ہی کہ علم فرائض خمسہ و علم اخلاص (کیونکہ عمل اوسپر موقوف
ہے) و علم حلال و حرام و علم ریا (کیونکہ عابد بوجہ ریا کے ثواب عمل سے
محروم رہتا ہی) و علم حسد و عجب (کیونکہ یہ دونون عمل کو مثل آگ کی جلا دیتی ہین
و علم بیع و شرا و نکاح و طلاق اوسپر جو کہ اس کا مباشر ہو و علم الفاظ محرمہ
و مکفرہ کی فرضیت مین کچھہ شک و شبہ نہین۔ شرح تحریر مین فرض کفایہ
کی تعریف یون کی ہے کہ جنکا حصول اون کے فاعل کی ذات کے بغیر
متحتم و مقصود ہو پس دینی و دنیاوی دونونکو متناول و شامل ہے دینی مثل
صلوٰۃ جنازہ کے اور دنیوی مثل صنایع محتاج الیہا کے۔ اس سے مسنون
خارج ہو گیا کیونکہ وہ غیر متحتم بالذات ہی اور فرض بہی کیونکہ وہ مقصود بذات فاعل ہے
تبیین محارم مین علوم فرض کفایہ کی تعریف یون کی ہے کہ جو علم کہ قوام امر دنیا مین
اوس سے استغنا نہ ہو مثل طب و حساب و نحو و لغت و کلام و قرارت و اسانید
حدیث و قسمت وصایا و مواریث و کتابت و معانی و بدیع و بیان و اصول
و معرفۃ ناسخ و منسوخ و عام و خاص و نص و ظاہر جو کہ آلۂ تفسیر و حدیث ہین
اور اسیطرح علم آثار و اخبار و علم رجال و اسامی رجال و صحابہ و صفات رجال
و صحابہ و علم عدالت فی الروایت و علم احوال ضعیف و قوی و اعمار رواۃ و اصول
صناعت و فلاحت و حیاکت و سیاست و حجامت۔
علما نے دربارہ افضلیت علم فرض عین و فرض کفایہ اختلاف کیا ہی بعضون نے
فرض عین کو اسوجہ سے افضل لکھا ہی کہ وہ مفروض حقاً للنفس ہے پس وہ اہم
ہی بخلاف فرض کفایہ کے کہ وہ مفروض حقاً للکافہ ہے جنمین کافر بہی شامل

داخل ہین اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ الامر اذا عم خف و اذا خص ثقل - بعضون نے فرض کفایہ کی ترجیح اس لئے دی ہے کہ اوس کا فعل مسقط حرج امت ، کافہ ناس ہے اوسکے ترک سے کل متمکنین عاصی ہوتے ہین گویا اوس نے اپنی فعل سے سب کو سبکدوش کیا اور نفع پہونچایا اور گناہ سے بچایا - درحقیقت اِس صفت کے لحاظ سے علوم فرض کفایہ کی وقعت وعظمت بہت ہی بڑہی چڑہی ہے -

بعض علمار اسلام نے علم قلب یعنی اخلاق وتصوف کو جس سے انواع فضایل وکیفیت اکتساب وانواع رزایل وکیفیت اجتناب معلوم ہوتی ہے فرض عین بتایا ہی جیساکہ احیا کے ربع مہلکات مین تفصیل آفات نفوس کو بشرح وبسط لکھا ہے مثل کبر وشح وحقد وحسد وغش وغضب وبغض و عداوت وطمع وبخل وبطر وخیلار وخیانت و مداہنت واستکبار عن الحق و مکر ومخادعة وقسوة وطول امل وغیرہ امور جن سے بشر منفک نہو اونکا سیکھنا و جاننا لازم جس کے نفس کو حاجت ہے اور اوسکا زایل کرنا فرض عین ہے اور یہ ممکن نہین بدون اسکے کہ اوس کے حدود واسباب و علامات کو جانین کیونکہ جو شر سے شر کو نجانے وہ ضرور اوس مین پہنسی گا -

حضرت امام غزالی کی رائے فلسفہ کے بارہ مین بہی مطلقاً حرمت کی نہین ہے بلکہ وُہ ہندسہ وحساب کو مباح و علم منطق کو داخل علم کلام بتاتے ہین اور طبعیات مین سے وُہ علوم جنہین صفات و خواص وکیفیات استحالہ وتغیر اجسام سے بحث کی ہے مثل کیمیا وغیرہ کے اوسکو داخل طب قرار دیتے ہین -

علم نجوم کے بارہ مین صاحب ہدایہ نے مختارات النوازل مین لکھا ہی کہ فی نفسہ وُہ غیر مذموم وحسن ہے بلکہ اوقات صلوۃ کے جاننے کیلئے ضروری ہے امام غزالی علیہ الرحمۃ نے احیار مین حضرت عُمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ -

تعلموا من النجوم ما تهتدوا به فی البر و البحر) اور بیشک جہاز رانی بدون اسکے
نجوم سے وہ اوس قدر سیکھو کہ جس سے خشکی اور تری مین راستہ معلوم کر لو۔ بلکہ
ممکن نہین حجاج حج سے باز رہین اور جہاد دریائی نہ ہو سکے جسکے فضائل
احادیث و اخبار مین بیحد و بے شمار ہین۔ موسمون کو دریافت
نہ کر سکین جس سے عامہ مسلمین و کافہ ناس کو قحط و غلا و طوفان و آفات
و صدمات سماوی و جوی سے بچانے کی فکر و تدبیر نہ ہو سکے جو لوازم
و ضروریات سلطنت و حکومت سے ہے۔
ذخیرۂ ناظرین مین لکھا ہے کہ سحر کا سیکھنا رد ساحر اہل حرب کے لیے فرض
ہے اور تفریق زوج و زوجہ کے لیے حرام اور تبیین المحارم مین امام ابو منصور
سے نقل کیا ہے کہ علم سحر کو مطلقا کفر کہنا خطا ہے۔ اور علامہ ابن حجر کا
قول بھی یہی ہے جسکو اونہون نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ اپنی کتاب الاعلام
فی قواطع الاسلام مین ثابت کیا ہے۔ دوسرے علوم کا بھی یہی حال ہے جنکو ماتن
یا شارح نے حرام و مکروہ بتایا ہے کہ دوسرے علما نے اوسمین اختلاف کیا ہے
جنکا نقل کرنا یہان باطالت لاطایل ہے سب کا ماحصل صرف اتنا ہے کہ اگر علوم
و فنون سے غرض صالح و فایدہ عمومی و خصوصی ملحوظ و منظور ہو تو جائز ورنہ
درصورت فساد غرض ناجائز و حرام و مکروہ ہین۔
حرمت و حلت شرعیہ کا دارومدار حسن و قبح پر ہے اور احکام مسائل باختلاف
ازمنہ و علل مختلف ہوتے ہین چنانچہ فقہا نے اسکی تصریح کی ہے اور ابن عابدین
نے بھی اس پر زور دیا ہے اور لکھا ہے کہ بحسب مصالح اختلاف زمان سے اختلاف
احکام ہوا کرتا ہے اور اسی قسم کے بہت سے مسائل بدلے اپنی کتاب

(نشر العرف فی بناء بعض الاحکام علی العرف) مین جمع کیا ہے —

صاحبو جب فقہا کی راے مسائل دینیہ کے بارہ مین یہ ہو تو ہمارے عہد کے
عقلا و نظما کا پرانی لکیر کے فقیر بنے رہنا اور رواجہاے احکام ضروریہ وقت و زمانہ سے
اعراض کرنا اور احکام مفید ملک و ملت و دین و دولت کا اجرا نہ ہونے دینا کونسے
علم و عقل کی بات ہے اور کب ایسی راے جو خلاف عقل و نقل ہو قابل لحاظ ہو سکتی ہے
الغرض چونکہ مقدمات فرض کے فرض ہوتے ہین تو جو علم جب کسی پر بضرورت وقت
فرض عین ہو جائے تو اوسکے مقدمات بھی اوسپر فرض ہو جاوینگے۔ اہل اسلام ہند مین
چوتھے سال کے بعد چار مہینے چار روز گذر لینے پر بسم اللہ خوانی کے رسم ہوتی ہے
جسکو مکتب کے نام سے موسوم کرتے ہین جسپر نہایت خوشی و مسرت کا اظہار کیا جاتا ہے
مجمع البحار کے خاتمہ مین لکھا ہے کہ مصنف نے اپنے شیخ علی متقی سے اسکو پوچھا کہ آیا
اسکا کچھ پتہ حدیث و آثار سلف مین بھی ہے تو اونہون نے لکھا کہ کوئی معتمد علیہ بات
نہین پائی جاتی مگر یہ کہ اونہون نے بعضون سے سنا کہ شق صدر جب ہوا تو قراءۃ
مرسومہ و معتادہ کا حکم ہوا تھا بہر حال شرعاً نہ سہی عرفاً و رسماً افتتاح تعلیم ابتدائی
سال پنجم سے ہوا کرتی ہے اور ساتوین سال سے بالحکم مامور و مجبور کیے جاتے ہین اور
دسوین سال ہی درصورت تقاعد و تخلف چونکہ ترک فریضہ پر احتساب لازم ہے بالضرب مامور
و مجبور کیے جاتے ہین چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ (مُرُوا صِبْیَانَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ
امر کرو تم اپنے بچونکو نماز کا جسوقت
اِذَا بَلَغُوا سَبْعًا وَاضْرِبُوْهُمْ اِذَا بَلَغُوا عَشْرًا) اور مشکوۃ کے باب الکبائر کے فصل
کہ وہ سات برس کی عمر کو پہونچین اور مارو تم اونکو جسوقت کہ دس برس کو پہونچین —
ثالث مین معاذ سے اور احمد اور طبرانی نے بھی روایت کی ہے۔ وَاَنْفِقْ

عَلٰی عِیَالِکَ مِنْ طَوْلِکَ وَلَا تَرْفَعْ عَصَاکَ عَنْھُمْ اَدَبًا)
کر تو اپنے عیالی۔ مال میں سے اور تادیب کے عصا کو ان سے مت اوٹھا۔
اور فقہ کے فتاوونمین بالتصریح مذکور ہے (اِنَّ لِلْوَلِیِّ اِکْرَاہَ طِفْلِہٖ عَلٰی تَعْلِیْمِ قُرْآنٍ
تحقیق ولی کیلئے جائز ہے اپنے لڑکے پر اکراہ کرنا قرآن اور ادب
وَاَدَبٍ وَعِلْمٍ وَلَہٗ ضَرْبُ الْیَتِیْمِ فِیْمَا یُضْرَبُ وَلَدَہٗ لِفَرْضِیَّتِہٖ عَلَی الْوَالِدَیْنِ۔ اور فحوائی حدیث
علمکی تعلیم پر اور جائز ہے اوسکو لیئے کہ جن امور مین اپنے لڑکیکو مارتا ہی یتیم کو بھی مارے بسبب اسکے وہ فرض ہے والدین
(اَلَا عَاجِلُھُمْ الْعُقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا) سے بھی تادیب وعقوبت ثابت ہوتی ہے جیسا کہ ظاہر ہے
البتہ جلدی کرونگا مین او نکے سر عقوبت کو دنیا مین۔
اور بخاری نے ایک باب سے باندھا ہے کہ (بَابُ التَّوَثُّقِ مِمَّنْ تُخْشٰی مَعَرَّتُہٗ وَقَیَّدَ
ابن عبّاس عکرمۃ علیٰ تعلیم القران والسنن والفرائض یعنی جنکے ادارہ ہوجانیکا
اندیشہ ہو اوسکو قید کرکے پڑہانا چاہیئے جیسا کہ ابن عبّاس نے اپنی بربری
غلام عکرمہ کو پڑہایا تہا۔ اب مسلمانون کو اس سے زیادہ کیا سند و نظیر
ملنی چاہیئے اس اثر کو ابن سعد نے طبقات مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین
بطریق حماد ابن زید و زبیر ابن خرّیت کے متصل کیا ہے۔ افسوس یہ ہے
اگلے مسلمان غلامون تک کی تعلیم کا اہتمام کرتے تہے اور اب کے مسلمان
اپنے اولاد و احفاد کی تعلیم و تربیت کا پروا نہین کرتے الحاصل جبکہ
کوئی بات قانوناً لازم و واجب کردیجاوے تو اوس کا ترک جرم ہے
اور ہر جرم مستلزم سزا ہوتا ہے یہی معنی جبر و اکراہ تعلیمیہ یا احتساب
علمیہ یا کمپلسری ایڈوکیشن کے ہین اور فقہا نے احکام احتساب مین اسکو
مفصل بیان کیا ہے اور خود احتساب بھی عامہ مومنین و خاصۃ سلاطین پر
فرض کفایہ ہے کیونکہ امر معروف و نہی منکر سے احتساب کا نام ہے دلیل

وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔
اور امر کر تو معروف کا اور منع کر منکر سے اور صبر کر تو اوپر اوس تکلیف کے کہ پہونچی ہے تجھے اور تحقیق
وبنص اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا
یہ امور مہمات مین سے ہے — یہ لوگ ہین کہ اگر قدرت دیوین ہم اونکو زمین مین تو قایم کرین نماز کو
بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۤءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ
اور دیوین زکوٰۃ کو اور امر کرین معروف کا اور منع کرین منکر سے اور مومن مرد اور مومن
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ پس ترک امر معروف و نہی منکر یا ترک احتساب
عورتین باہم ایک دوسرے کے دوست ہین جو کہ امر کرتے ہین معروف کا اور منع کرتے ہین منکر سے۔
معصیت ہے۔ کتب فتاوی مین فقہا نے تصریح کردی ہے کہ (اَلْاِمَامُ مَاْمُوْرٌ بِالْحَدِّ وَالتَّعْزِيْرِ
امام کو امر ہے کہ وہ حد اور تعزیر کرے بلکہ ہر مسلمان کا
بَلْ لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِقَامَةُ التَّعْزِيْرِ حَالَ مُبَاشَرَةِ الْمَعْصِيَةِ لِاَنَّهٗ مَاْمُوْرٌ بِاِزَالَةِ الْمُنْكَرِ وَتَعْزِيْرُ كُلِّ مُرْتَكِبِ
حق ہے کہ وہ تعزیر کو قایم کرے وقت ارتکاب معاصی کے اسلیئے کہ وہ مامور ہے منکر کے دور کرنے
مُنْكَرٍ وَهُوَ وَاجِبٌ بِاِجْمَاعِ الْاُمَّةِ لِكُلِّ مُرْتَكِبِ الْمُنْكَرِ لَيْسَ فِيْهَا حَدٌّ مُقَدَّرٌ — اور تعزیر کے انواع
پر اور تعزیر دیجاتی ہے ہر شخص کو جو کہ امر منکر مرتکب ہوا اور وہ واجب ہے اجماع امت سے ہر ارتکاب
واقسام ہین وَالتَّعْزِيْرُ يَكُوْنُ بِالْقَتْلِ وَبِالضَّرْبِ وَبِالصَّفْعِ وَفَرْكِ الْاُذُنِ وَبِالْكَلَامِ الْعَنِيْفِ
کرنیوالے امر منکر کے لیئے اور اسمین کوئی حد معین نہین ہے (اور تعزیر ہوتی ہے ساتھ قتل اور مارنے
وَبِنَظَرِ الْغَضَبِ وَبِعَضِّ الْعَيْنِ وَبِالْحَبْسِ وَبِالشَّتْمِ وَبِالْجَلْدِ وَبِاَخْذِ الْمَالِ وَنَفْيِ الْبَلَدِ۔
اور کان مروڑنے اور سخت کلام کہنے اور غصہ کی نظر سے دیکھنے اور آنکھ کے بند کرنے اور ترش روئی اور گالی دینے اور قید اور
اور اس امر کی بھی تصریح موجود ہے کہ جس بات مین مصلحت عامہ ہو بادشاہ کو حکم و اجبار
پہونچتا ہے اور قیام مصالح مسلمانون پر واجب ہے اور اشباہ والنظائر مین لکھا ہے کہ

بعض حضرات کو عبارات و روایات فقہیہ مذکورہ صدر سے شاید یہ شبہ ہو کہ یہ سب احکام مسلمانوں سے مخصوص ہین بادشاہ اپنی غیر مذہب رعایا پر شرعاً شاید جبر و اکراہ نکر سکے مگر فقہا نے اسکے خلاف مین تصریح کردی ہے ۔ احتساب کی شرط چونکہ صرف آدمیت ہو اور صلاح عمومی اوس مین ملحوظ ہوتی ہے لہذا صبے و مجنون و کافر پر بھی شرعاً احتساب جاری ہوتا ہو کیونکہ لَهُم مَا لَنَا وَعَلَيْهِم مَا عَلَيْنَا۔ حتی کہ رعیت بادشاہ پر اور فرزند باپ پر اور شاگرد استاد پر بھی شرعاً احتساب جاری کر سکتا ہو اور فقہا نے یہ لکھدیا ہو کہ اسمین ضمان کسی کو لازم نہین آتا۔ قَالَ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ لَا يَضْمَنُ الزَّوْجُ وَالْمُعَلِّمُ

کہا ہے مالک اور احمد نے کہ نہ خاوند اور استاد تعزیر مین ضامن

فِي التَّعْزِيرِ وَلَا الْأَبُ فِي التَّادِيبِ وَلَا الْجَدُّ وَلَا الْوَصِيُّ بِضَرْبٍ مُعْتَادٍ

ہوتا ہو اور نہ باپ تادیب مین اور نہ دادا اور نہ وصی ضرب معتاد سے ۔

الحاصل بیان ماسبق سے یہ ثابت ہو گیا کہ تعلیم کے لئے جبر و اکراہ ہر والے اور ہر بادشاہ کو جو ولی الاولیا ہو نہ صرف جایز بلکہ واجب ہو اور اسکے خلاف پر تعزیر بضرب و حبس و اخذ مال یعنی بجرمانہ دی سکتا ہو ۔

القصہ چونکہ مقدمہ فرض کا فرض ہوتا ہو جب طلب علم و تعلیم و تعلم از روے کتاب و سنت و اجماع و قیاس فرض ٹھرا تو اوسکے مقدمات بھی فرض ہون گے یعنی وہ امور جن پر تعلم و تعلیم کا دار و مدار ہو مثل بنانے مدارس و نصب مدرسین و فرض ارزاق طلبہ و معلمین و تعیین ازمان و طرق امتحان و عطاے صلات و جوایز و مناصب و خدمات کا مہیا پان و زجر و محرومی کا علان وغیرہ امور انتظامی کے یہ سب تعلیم و تعلم کے اسباب و مقدمات و شرائط اسی لئے بادشاہان اسلام و سلاطین و امام پر پہلا فریضہ و واجب اول احیاے علوم

شرعیہ وسیاسیہ مین حیث الریاسنہ شرعیہ وسیاسیہ ہو کیونکہ خدا تعالے نے فرمایا ہو هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وہی اللہ ہو کہ جس نے بہیجا ہے ناخواندون مین ایسے رسول کو جو کہ اونہین مین سے ہو اور وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ - پس خلیفہ وامام یا سلطان اسلام جو فی الحقیقہ نایب رسول اونپر اللہ تعالی کے آیات پڑہتا ہو اور اونکو پاک کرتا ہو اور اون کو کتاب اور حکمت کی تعلیم کرتا ہے اوسکو بہی تعلیم کتاب وحکمت ضروریات ولوازمات بادشاہت سو ہے ورنہ وہ خلافت ونیابت کے حقوق سے عہدہ برا نہوگا۔

جب معلوم ہوا کہ سلطنت وامامت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت سو عبارت ہے اقامت شرع وحفظ حوزہ ملت مین اس طور پر کہ اوسکی متابعت سب پر واجب ہو تو پس امام کا کام اقامت شرع وحفظ حوزہ ملت مقرر ومعین ہوچکا - اقامت شرع سے مراد اوس کے احکام کا اجرا ہے امت اجابتی مین جو مسلمان ہین اور حفظ حوزہ ملت سے مراد امت دعوت یعنی کافرونکا روک لوک ہی حریم ملت سو - اور یہ دونون عمل موقوف ہین تعلیم علوم شرعیت پر کیونکہ اعمال بدون علم ممکن الفعل نہین پس امام کو حفظ علوم شرعیت مین حیث الامامۃ والریاست واجب ہوا۔

فقہای اسلام وعلمای اعلام نے امام یا سلطانپر وجوب احیای علوم شرعیہ کے معنے یہ بیان کیئے ہین کہ عوام کو احکام شرعیت کی محافظت پر اقدام اور اوسکی پابندی رکہنے کا اہتمام وانتظام کرے کہ بدون اسکے بادشاہ کو عادل نہین کہہ سکتے - اگر کوئی بادشاہ اس فرض کو ترک کرے تو عاصی وآثم ہوتا ہو کہ اوس نے نوامیس الٰہیہ کی رعایت وصیانت وحفاظت نہین کی۔

بادشاہ رعایا کو محافظت احکام شرعیہ کے پابند نہ رکہنے سے غیر عادل وعاصی وآثم اسلئے ہوتا ہو کہ آدمی مدنی الطبع ہے یعنی اپنی زندگی مین محتاج اجتماع بنی نوع ہے

جو باہم معاون و مشارک احتیاجات و ضروریات معیشت تمدنی ہوسکتے ہین - چونکہ
قوت شہوی و غضبی داعی جور و اختلاف ہے جس سے ہیئت اجتماعیہ مدنیہ زائل باطل
ہو جاتی ہے جو کبائر عقلی و نقلی سے ہے لہذا بالضرور ایک عادل کی ضرورت ہوئے
جو جور و اختلاف افراد بنی نوع کو رفع کرے اور اونکی ہیئت اجتماعیہ مدنیہ کا محافظ
ہوا ور عدل اوسیکو میسر ہو سکتا ہے جو طبیعت وسط پر واقف ہو اور وسط حقیقی کا معین
و مقرر و مبین کرنے والا شریعت الٰہیہ شارع ہے پس واضع عدالت درحقیقت شریعت
ہے مگر اجراے احکام شریعت و ملت و حفظ قوانین کلیۂ دین و دولت کے لئے بغرض
بقائے ہیئت اجتماعیہ مدنیہ ایک ایسے شخص کی ضرورت ہوتی ہے جو تائید الٰہی سے
سرفراز و تدبیر و شوکت و صولت سے ممتاز ہو تا نفوس رعایا اوسکی اطاعت کرین
اور وہ قوانین شرعیہ کی محافظت بغرض صلاح و سداد معاش و معاد سائر افراد
ملت کرے - اگر ایسا مدبر نہ ہو تو نظام بنی نوع انسان جاتا رہے اور بقائے
نوع انسانی بروجہ اتم و اکمل حاصل نہ ہو پس مدبر عالم جو بادشاہ ہے اوسکو حفظ شریعت
ضرور ہوئی اور لوگون پر اوسکی تکلیف منجانب بادشاہ واجب گردانی گئے کہ وہ مراسم
شرع کی پابندی کرین کہ وہ ہر زمانہ و وقت کے مقتضا و مصلحت کے مطابق اقوال
مجتہدین پر جو کتاب و سنت سے مستنبط ہین عمل پیرا ہون ورنہ جو خلل و زلل کہ اوسکو
عدم محافظت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے خدا اوس کا مواخذہ اوس سے کرے گا
اور تمامی رعایا کے گناہون کی جوابدہی اوسکے ذمہ عائد ہوگی کیونکہ اگر وہ
محافظت شریعت کرتا تو نوع انسان مین عدالت قائم ہوتی اور اقامت شریعت کے
سبب کے سب صراط مستقیم پر قائم ہو جاتے چنانچہ اسی کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے مکتوب کسریٰ مین اشارہ فرمایا ہے کہ تو اسلام مین آ ورنہ تمام
رعایا کے گناہ کا تو حامل ہوگا بغیر اسکے کہ رعایا سے اونکا بوجھ کچھ کم ہو -

اسکا حاصل کوئی شئے بادشاہ پر حفظ شریعت سے زیادہ تر ضروری و لازم نہین ہے
کیونکہ اوسکے ترک سے کمال گناہ و عصیان عاید حال ہوتا ہے۔
چونکہ شرع علم و عمل دونونکا نام ہے بادشاہ کو حفظ شریعت مین ایسے امور کے اقدام
و اہتمام سے گزیر نہین ہے کہ جن سے علم شرع محفوظ رہے پس سب سے پہلے اپنی
مملکت مین تفتیش و تلاش کرے کہ جو شخص کہ علوم شرعیہ مین اعلم علمائے ممالک بادشاہ
ہو اوسکو پیدا کرے۔ اور اوسکی تدبیر یہی ہے کہ دیکھے کہ علوم شرعیہ مین بالاتفاق
کون مشہور و مسلم ہے اور طلبہ علم اوس سے استفادہ حاصل کرتے ہین اور اوسکے
اکثر اوقات مطالعہ و مدارسہ و مذاکرۂ علوم مین صرف ہوتی ہے اور کسیکو
اوسکے تبحر علم مین کلام و گفتگو نہو اگر احیاناً ایسے کئی لوگ ہون تو اون مین جو
ورع اور تقوی سے مشہور اور خیانت اور طمع سے دور ہو اوسکو اختیار کرے
اگر ایسے بھی چند لوگ ہون تو اونمین جو عرف سے زیادہ ماہر اور کیاست و رشد
جہات سے اختصاص رکھتا ہو اگر ایسے بھی بہت ہون تو جو کہ جرارت و جلادت
و شفقت علی الخلق و دینداری مین زیادہ ہو اور مصالح و مفاسد امور سے
زیادہ تر واقف و آگاہ ہو اوسکو اختیار کرے اور علوم کا اہتمام و انتظام
اوسکے ذمہ کر دئے۔
حضرت عمر کو جب خلافت ملی تو آپ نے حضرت علی کو جو کہ اعلم علمائے صحابہ تھے
اعانت انفاذ احکام اجتہادیہ پر معین فرمایا اور کوئی کام بدون آپ کے
مشورہ کے نہین کیا اس لیئے بادشاہ پر جو مسند امامت پر متمکن ہے اختیار
سیرت خلفائے راشدین ضرور ہے اور احکام و مناط امور دینیہ کو اعلم
علما کے رائے پر موقوف رکھے۔ ایسے شخص کو اصطلاح فقہا مین صدر الصدور
و شیخ الاسلام نام رکھتے ہین۔ جب بادشاہ صلاح حفظ علوم شریعت

تو ایسی عالم کے تفویض کر دے اور مایحتاج حفظ علوم شریعت اوسکے صلاح ومشورہ کے مطابق مرتب کر چکے تو گویا اپنی اِس فریضہ کے عہدہ سے برآ یا وادا کیا سمجھنا چاہیئے۔ جب بادشاہ کی جانب سے شیخ الاسلام کیطرف یہ تکلیف راجع ہوئی تو اوسکو اولا چاہیئے کہ علمائے مملکت مین سے ڈھونڈھ وتلاش کرے کہ کون مراتب علم ودین وطریق تعلیم وقوت اجتہاد وافتا وتدریس مین مقدم ومصدر ہے اور اُن مین سے کون کِس علم سے زیادہ ممارست ومناسبت رکھتا ہے اور اوسکی تعلیم وتفہیم بہتر کرتا ہے جوجسمین ماہر ولائق ہو اوسکو اوسکی تعلیم وتدریس وتفہیم پر مامور کرے۔

دوسرا کام شیخ الاسلام کا یہ ہوگا کہ طلبہ کا حال دریافت کرے کہ کسکو کِس علم سے زیادہ رغبت ومناسبت ہے اوسمین اوسکو مشغول کرے اور اوس علم کے مدرس کے پاس بہیجے اور طلبہ پر ایسا مہربان وشفیق ہو جیسے کہ اوسکے والدین ہوتے ہین اور مدرسین سے التماس ودرخواست محبت ومحنت کر کر اور تہوڑی تہوڑی دنون مین مدرسین وطلبہ کیا پڑہائی وپڑہتے ہین دریافت کرتا رہے اور جلد جلد امتحانات لیا کرے تاوہ ترقی مین سعی کرین اور جو طلبہ کہ ترقی کرین اون کے اعزاز واکرام وانعام مین مبالغہ کرے۔ اور بادشاہ کی طرف سے یہ امور ایسی طور پر مقرر وجاری کرا دے کہ طلبہ آپس مین منافست وغبطہ پیدا کرین اور ترقی کر کے اوس منفعت کے حاصل کرنے مین مسابقت کرین۔ اگر طلبہ امتحان مین کامیاب نہ نکلین تو اوسکی وجہ دریافت کرے کہ قصور معلمین کیجانب سے ہے یا طلبہ کے اگر بسبب تقصیر مدرس ومعید درس ہو تو اون سے شدید مواخذہ کرے اور استرداد وظیفہ وتعطل وتبدل وغیرہ کی سزا دے جن سے معلمین طلبہ کے حق مین اہمال

جائز نہ رکھین۔ اگر طلبہ کی کہالت و بطالت ہو تو پہلے اونکو سمجہا کر کہنے اور ترقی کرنے کی تحریص دسے اگر دوبارہ اسپر بہی اہمال و تقصیر کرین تو زجر و توبیخ کرے اور وظیفہ ترغیبی بند کر دسے اگر سبب تقصیر و اہمال قصور فہم و عدم مناسبت علم سے ہو تو جس علم سے اوسکو مناسبت ہو اوسکو اوسی علم کے مدرس کے تفویض کر دے تاکہ وہ علم سکہلایا جاوے۔
طلبہ کے اوقات تعطیل و خلوات کی نگرانی کے لیئے نگہبان و ناظر مقرر کرے اگر کسی سے فسق و فجور و منکر ظہور مین آوے و صدور پاوے تو اوسکو محتسب کے سپرد کر دسے تاکہ وہ اوسسے زجر و توبیخ کرے بہ تشہیر و تادیب و قطع وظیفہ و تحقیر و ایذا ر بلکہ نفی مدرسہ و بلدہ تاکہ دوسرے طلبہ اوس سے عبرت لین۔ اگر نیک چلنی و شوق و مصروفیت و مشغولیت دیکہی تو اونکی تعظیم مین مبالغہ کرے اور وظیفہ اضافہ کرے جب اس طرح ہو تو عنقریب علماء رے دیندار پیدا ہون اور طلبہ مدارج کمال پہ ترقی کرین و استعداد و استحقاق قضا و افتا و تدریس و اعادہ و امامت و خطابت و احتساب و صدارۃ وغیرہ اون مین پیدا ہو جب طلبہ کی یہ حالت و لیاقت ہو تو بادشاہ سے اونکا حال عرض کرکے ہر ایک کو جس جس کام کے کہ وہ لایق ہو خدمت دلوائی تا مملکت مین لوگ اوس سے رجوع کرین۔ اور جب اہل لوگ جہات و مناصب شرعیہ و ملکیہ کے تصدی کرین تو رونق علم شرع و عدل و داد پیدا اور چراغ دین و دولت افروختہ ہو۔ اس طریقہ سے شیخ الاسلام و بادشاہ حفظ علوم شرعیہ سے عہدہ برا و حفاظت شریعت من حیث العلم کا فریضہ ادا کر سکتے ہین۔

یہ امور وہ تہے جنکو فقہا نے حفظ علوم شریعت و حفظ شریعت من حیث العلم

کے بارہ مین کتب احکام سلطانیہ مین لکھا ہے ۔ اِس تمام تقریر کا ماحصل یہ ہوا
کہ بادشاہ پر چونکہ حفظ شریعت من حیث العلم و احیائی علوم شریعت فرض و واجب
اوّل ہے اور اوس کا کام ہے کہ وُہ اپنی رعایا کو اقدام احکام شریعت و علوم
شرعیہ پر مامور و مجبور کرے تو ہر بادشاہ کا حق ہے کہ اپنی رعایا کو مثل پابندی
سائر قوانین شرعیہ و عدلیہ و سیاسیہ کے اِسکی پابندی و اقدام و التزام پر بھی جبر
کرے اسی لئے تمام ممالک متمدنہ و دول سیاسیہ یورپ و امریکا و جاپان مین تعلیم
جبری و بلافیس یعنی مفت کر دی گئی ہے اور ابتک اِسقدر وہان بہ نسبت قوانین
شرعیہ کے نقص باقی ہے کہ کفایت طلبہ وہان نہین ہوتی ہے جیساکہ مسلمانو نمین
بمقضائی فقہ و قانون ملّی دولت پر واجب ہوتی ہے ۔ عہد خلافت راشدہ سے
مصرف بیت المال کے ابواب خرچ مین مدّ کفائیت علما و طلبہ منجملہ اور اخراجات
ضروریہ دولت و حکومت کے مثل سدّ ثغور (فائنٹر پروٹکشن) و نیار قنطرہ و جسر
وغیرہ تعمیرات مصالح عامہ (پبلک ورکس) کے مکتوب و محسوب ہوتا تھا خلیفۂ
اوّل کے عہد مین علی السویہ بیت المال سے عطا مقرر ہوتی تھی پھر خلیفۂ دوم نے
بقدر حاجت و فقہ و فضل عطا مقرر فرمائی اور اوسی کے تقلید من بعد ہوتی چلی آئی۔
جب مین فرضیت علم اور اوسکی شرعاً جبری ہونے کو بدلائل شرعیہ بھی ثابت کرچکا
تو اِس مقام پر مناسب جانتا ہون کہ علم کی افضلیت و شرف و ثواب پر جو ادلۂ
عقلیہ و نقلیہ کتاب و سنت و عقل و حکمت سے علما نے لکھے ہین اون کو بھی ضمناً
نقل کر دون تا لوگون کو اوسکے فضایل و فوائد سے رغبت ہو اور اوسکی فرضیت
و منفعت زیادہ تر موکد ہو جائے ۔

تفضیل علم و علما پر ادلۂ عقلیہ و نقلیہ مین کہ اگر اون کا احصا و استقصا کیا جائے تو

تو ایک مبسوط کتاب لکھنی پڑے گی مصنفین اسلام نے اس بارہ مین تصانیف مفردہ
ومستقلہ لکھے ہین چنانچہ حافظ ابن عبد البر وآدم ابی ایاس استاد بخاری و فریؔ
کی کتاب العلم اور ابن قیم کی مفتاح دار السعادہ دو مبسوط جلدون مین اور کتاب
ادب الطلب قاضی شوکانی کے اور کتاب جواہر العقدین فی فضل الشرفین شرف العلم الجلی
والنسب العلی علامہ علی سمہودی کی اور کتاب العلم بعض علماء مکہ کی اور معارف العلوم شیخ
محمد خلیل بدخشانی کے اور کتاب تعلیم المتعلم وطریق التعلم زرنوجی کے اور ابن دقیق العید کے
کتاب اس بارہ مین مشہور ومعروف ہے اور کتب حدیث وسلوک مین تو عموماً
ایک باب ہے اسی غرض سے منعقد کیا جاتا ہے چنانچہ احیاء العلوم امام غزالی وبحار الانوار
مجلسی وقوت القلوب جعفر مکی وعین العلم وغیرہ اسی قسم کی کتب ہین صحاح ستہ و
مسانید وسنن ومعاجم وغیرہ کتب حدیث مین کتاب العلم مستقلاً مکتوب ومرقوم
ہوتی ہے کتب ترہیب وترغیب منذری وابن حجر وغیرہ مین بھی اس قسم کے احادیث
کا مفصل ذکر موجود ہے۔

علم کی فضیلت وجہل کی رزالت اوس کے منافع اور
اوس کے مضار سے اگرچہ اہل اسلام مین کریما کا پڑھنے
والا بھی آگاہ کیا جاتا ہے اور ہندودکن کے مبتدی لڑکونکا سبق بھی بعد حمد ونعت کے یہی
ہوتا ہے کہ۔

نظم

بنی آدم از علم یابد کمال ۔ نہ از حشمت وجاہ ومال ومنال
چو شمع از پئی علم باید گداخت ۔ کہ بی علم نتوان خدا را شناخت

خردمند بائد طلب گار علم * کہ پیوستہ گرم ست بازار علم * کسی را کہ شد از ازل بخت یار * طلب کردن علم کرد اختیار * طلب کردن علم شد بر تو فرض * وگر واجب است از پیش قطع ارض * برو دامن علم گیر استوار * کہ علمت رساند بدار القرار * بیاموز جز علم گر عاقلے * کہ بے علم بودن بود غافلے * ترا علم در دین و دنیا تمام * کہ کار تو از علم گیرد نظام *

(برعایت لفظ نظام یہ تضمین پیشکش اولی الافہام ہے)

بزرگان ملک و عزیزان تمام * ہمہ کام جویان خاصان و عام * ہم پاسے من برارید کام * برارید کام از مدار المہام * بخوانید این نظم را صبح و شام * بر بندگان حضور نظام * زجہال کے ملک گیرد نظام * کز ایشان بود ملک بی ننگ و نام * زجہل اہالی ملک نظام * نگیرد قرارے نظام نظام * قوام نظام و قیام نظام * زعلم ست اے شاہ آصف مقام * سرایم سخن سنجیتے نے حرف خام * شنو حرف این خیر خواہ انام * غرض چون نباشد کلام ست تام * کلام غرض جملۂ ناتمام * ترا کام بخشد بدنیا و نام * شیکی گوش کن حرف ملا نظام * چہ خوش گفت سعدی معجز نظام * کہ در وے نباشد کسی را کلام * ترا علم در دین و دنیا تمام * کہ کار تو از علم گیرد نظام *

ادلہ فضیلت علم از کتاب اللہ

(۱) مفسرون نے آیہ وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا الآیۃ کی تفسیرین لکہا ہے کہ — اور سکہلا دیئے اللہ تعالے نے آدم کو تمامی اسماء —

یہ آیت فضل علم پر دلالت کرتی ہے کیونکہ خداےتعالے نے خلقت آدم کی حکمت کے بیان مین کسی چیز کو سوائے صفت علم کے بیان نہین فرمایا اگر علم سے کوئی صفت اشرف و اعلی ہوتے تو آدم کی خلقت کی وجہ اوسی کو ٹھہراتا اور اوس کا اظہار

فضل اوس صفت سی کرتا نہ علم سے دیکھو پہلے خدا تعالی نے فرمایا کہ (اِنِّی جَاعِلٌ
تحقیق مین کرنے
فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً) جب فرشتون نے یہ کہا کہ (اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا) تو
دالاہون بیچ زمین کے ایک خلیفہ (کیا کر دانتا ہی تو بیچ زمین کے اوس شخص کو جو کہ فساد کریگا بیچ اوس کے
خدا نے کہا کہ (اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ) پس خدا نے فرشتو نکے جواب مین یہی ارشاد
(تحقیق مین جانتا ہون اوس شئے کو کہ جسکو تم نہین جانتے ہو)
فرمایا کہ مین عالم ہون اپنی کسی صفت جلال و جمال کو مذکور نہین کیا نہ موجب اون کے
سکوت کا اپنی صفات قدرت و غناء کبریا و جبروت کو گردانا جس سے معلوم ہوا کہ
صفت علم ساری صفات جلالیہ و کمالیہ کے مافوق ہے اور آدم علیہ السلام کے
فضیلت بہی علم ہی سے بیان کی یہ بہی اِس بات پر دلالت کرتی ہے کہ علم اشرف
صفات ہی یہانتک کہ فرشتو نکی تسبیح و تقدیس و عدم معصیت پر آدم کے فساد
وسفک دم کو ترجیح صرف علم ہے کی وجہ سے ہوئی کہ مسجود ملائکہ و خلیفۃ اللہ
ہوگئے۔ پہر اِس علم کی برکت سے تو بہ نصیب ہوئی و صفی بنگئی و خلعت
اجتبا پائی۔

(ع) اصل فضیلت علم پر کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و عقل و حکمت دلالت
کرتی ہے چنانچہ ہم ادلہ کتاب اللہ کے بعد باقی ادلہ سنت و حکمت بہی بترتیب
ثبت کرتے ہین۔

(۲) خدا تعالے نے علم کو حکمت سے تعبیر فرمایا اور حکمت کی عظمت و بزرگی
ظاہر فرمائی جیسے (وَاٰتَیْنٰہُ الْحُکْمَ صَبِیًّا وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ
اور دیا ہم نے اوسکو بہی علم لڑکپن مین اور تحقیق دیا ہم نے لقمان کو حکمت یعنی
وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا۔ خدا تعالے نے ہمکو بہت کم علم دیا ہے

اور جو شخص کہ دیجاتی ہے اوسکو حکمت یعنی علم حکمت کا پس تحقیق دے گئی ہے اوسکو خیر کثیر
جیسا کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وَمَا اُوتِیتُم مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیلًا اور
اور نہین دیا گیا تم کو علم مگر تھوڑا۔
دنیا کو بھی قلیل تعبیر فرمایا کہ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیلٌ پس دنیا جو قلیل ہے اوسکی کیفیت
کہو یا محمد متاع دنیا کی تھوڑی ہے
ہم دریافت نہین کرسکتے تو جسکو خدا کثیر کہے اوسکو ہم کیونکر تماما و کمالاً دریافت کرسکتے ہین
دنیا کے قلیل و علم کے کثیر ہونے پر دلیل عقلی بھی قایم ہے کیونکہ دنیا متناہی القدر
و متناہی العدد و متناہی المدت ہے اور علم کے قدر و عدد و مدت کی کوئی نہایت نہین ہے
اور نہ اس سے جو سعادت حاصل ہوتی ہے اوسکی انتہا ہے۔
(۳) خدائے تعالی فرماتا ہے کہ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ
کیا برابر ہوسکتے ہین اہل علم اور بے علم لوگ
اسی طرح قرآن مین سات چیزون مین عدم استوار کا ذکر ہے قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ
کہو یا محمد نہین برابر ہوتا ہے ناپاک
وَالطَّيِّبُ یعنی حلال و حرام وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ وغیرہ۔ خبیث
اور پاک   اور نہین برابر ہوتے ہین اندھیرا اور نور
و طیب و ظلمات و نور و ظل و حرور مین فرق کیا ہے اور سب کا مآل و مرجع اگر بتامل و غور
دیکھا جائے تو عالم و جاہل کے فرق کی طرف منتہی ہوتا ہے۔
(۴) آیہ والی ہدایہ وَاَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْاَمْرِ
اور فرمانبرداری کرو تم اللہ کی اور فرمانبرداری کرو تم اوسکے
مِنْكُمْ مین اصح اقوال پر اولی الامر سے مراد و مقصود علما ہین کیونکہ بادشاہون کو
رسول کا اور والی امر کی جو تم ہی مین سے ہو۔

بھی احکامات و انتظامات ملکیہ وغیرہ مین تابع علما ہونا پڑتا ہے نہ علما کو بادشاہون کے

سے اِنَّ الْمُلُوْکَ لَیَحْکُمُوْنَ عَلَی الْوَرٰی ؛ وَعَلَی الْمُلُوْکِ لَیَحْکُمُ الْعُلَمَاءُ

تحقیق بادشاہ البتہ حکم کرتے ہین مخلوقات پر لیکن بادشاہون پر حکم کرتے ہین علما

(۵) فضیلت و رفعت علم و علما پر نص یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَ

بلند کرتا ہے اللہ تعالی درجات اون لوگون کی جو

الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ ناطق ہے خدائی تعالی نے چار چیزون کے

ایمان لائے ہین تم مین سے اور نیز اون لوگون کے کہ جنکو علم دیا گیا ہے۔

درجات بیان فرمائے ہین۔ پہلی تو مومنین بدر کے لئے کہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

سوائے اسکے نہین کہ مومن وہی

الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ الی قولہ تعالی لَهُمْ دَرَجٰتٌ

لوگ ہین کہ جسوقت انہین یاد کیا جاوے تو خوفناک ہوجاتے ہین دل اونکے یعنے اونکی لیے درجے ہین

دوسرے مجاہدین کیلئے کہ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجٰتٍ

اور فضیلت دی ہے اللہ تعالے نے مجاہدین کو اون لوگون پر جو بیٹھے رہین باز رہکر

تیسرے صالحین کیواسطے جیسے فرماتا ہے وَمَنْ یَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰ

اور جو شخص کہ آتا ہی پاس اللہ کے بحالت ایمان

لِحٰتِ فَاُولٰٓئِکَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰی ۔ چوتھی علما کے لئے۔ ان آیات پر

کہ تحقیق اچھے عمل کئے ہین اوسنے پس اونہین لوگون کے لئے بلند مرتبے ہین

غور کرنیسے مراتب کا تفاوت اور ہر ایک کے درجات کا حال دریافت ہوسکتا ہے کہ اہل بدر

کو مومنین پر اور اونمین سے مجاہدین کو قاعدین پر اور صالحین کو مجاہدین پر اور اہل علم

کو سب پر درجات فضیلت عطا فرمایا پس علما افضل الناس ہوئے

(۶) پہلی پہل جو وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ یہہ تھی کہ

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ

پڑہ تو ساتہہ مدد نام رب اپنی کی جو کہ خالق ہے ایسا خالق کہ پیدا کیا ہے اوس نے انسانکو علقہ سے پڑہ تو اور رب

الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝

بزرگتیر وہی ہے کہ جس نے تعلیم دی ہے ساتہ قلم کے اور سکہلایا ہے جس نے انسانکو جو کچہہ کہ وہ نہیں جانتا تہا۔

اِس آیت مین سب سے پہلے نبی کو پڑہنے کا حکم ہوا اور اپنا امتنان و احسان تعلیم قلم و تعلیم مالم یعلم سے ارشاد و بیان فرمایا اور خلقت انسانی جو کہ علقہ سے ہوا در محض بے ادراک اور ناکارہ ہے اوس کا اکرام و شرف بعلم بیان فرمایا یعنی ابتداء خلقت مین اس قدر ارزل حالت مین تہا جب علم حاصل کیا تو مرتبہ غائیت شرف و کمال مین اعتلا حاصل کیا اور خلعت خلافت و تشریف (کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ) سے ببرکت و دولت علم مشرف و ممتاز و سرفراز ہوا اور بنا بر اوس قاعدہ اصولیہ کے کہ ترتب حکم وصف مشعر ہوتا ہے کہ وصف علت حکم ہے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خود خدا تعالے جو مستحق وصف اکرمیت ہوا ہے اس لیئے کہ اوس نے بنی آدم کو علم عطا فرمایا اس ظاہر ہے کہ علم سب اشیا سے اشرف ہے ورنہ اوس کا افادہ و افاضہ دوسرے صفات کے افاضہ و افادہ پر اشرف و اکرم نہ ہوتا۔

(۷) اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا۔

سوا اس کے نہین کہ جو لوگ کہ اوسکے بندونمین سے اللہ سے ڈرتے ہین وہ صرف علما ہین

اِس آیت کے دو قرارت ہین اگر اللہ کو فاعل (یخشی) اور علماء کو مفعول پڑہین تو اوس کا معنی یہ ہوگا کہ اگر خدا کسی سے ڈرتا تو علما سے ڈرتا کیونکہ وہ اہل تمیز ہین اور جانتے ہین کہ کیا جائز ہے اور کیا ناجائز ہے جاہل جنکو کچہہ تمیز و علم نہین انکی کیا پروا ہو سکتی ہے اور اون کی طرف کب کوئی التفات کر سکتا ہے اس قراءۃ مین علما کے منصب و شان کی کوئی حد باقی نہین رہی کہ خدا تک اونکا لحاظ و اعتنا کرتا ہے

قرارہ مشہورہ سے فضیلت علم وعلما کا استنباط اس طرح ہوتا ہے کہ علما اہل خشیۃ سے ہین اور جو اہل خشیت ہین وہ اہل جنت ہین تو علما اہل جنت سے ہوئی بلکہ صرف علما ہے اہل خشیۃ وجنت ہین کیونکہ لفظ انما مقتضی حصر ہے ۔ علما کا اہل خشیت سے ہونا تو اسی آیت سے ثابت ہوا اور اہل خشیت کا اہل جنت سے ہونا ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ الی قولہ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۔ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ جزا اونکی نزدیک اونکے رب کے باغ ہین ہمیشہ رہنے والے کہ جاری ہین نیچے اونکے نہرین ۔ اور واسطے اوس شخص کے جو کہ ڈرتا ہے کھڑا ہونے سے سامنے رب اپنے کے دو بہشت ہین ۔ پس یہ مقام فوز کبیر ہے ۔

جو عالم باللہ ہوا اوسپر خشیت اللہ واجب ہے کیونکہ جو جسکو نہین جانتا وہ اوس سے ڈر ہی نہین سکتا مگر صرف جاننا ہی مستلزم خشیت نہین ہو سکتا بلکہ اور تین امور کا جاننا بھی اوسکے ساتھ ضروری ہے پہلی اوسکی قدرت کا علم ہونا چاہیے کیونکہ بادشاہ جانتا ہے کہ اوس کے افعال قبیح کو اوسکی رعیت جانتی ہے مگر وہ اونسے نہین ڈرتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ رعیت اوسکی دفع ومنع پر قادر نہین ۔ دوسرے یہ کہ یہ جانے کہ وہ عالم ہے کیونکہ چور جانتا ہے کہ بادشاہ قادر ہے لیکن اوسکے ساتھ یہ بھی جانتا ہے کہ وہ اوسکی چوری سے واقف وآگاہ نہین اسلئے وہ نہین ڈرتا ۔ تیسرے یہ کہ وہ حکیم ہے کیونکہ مسخرہ جانتا ہے کہ بادشاہ اوس کے منع پر قادر ہے اور اوس کے قبائح سے بھی واقف ہے لیکن اوسکی اس مسخرہ پن سے راضی ہے منادمت دوست ہے نہ حکیم طبع ۔ جب یہ تینون علم کسی کو حاصل ہون تو مستلزم خوف ہین پس ثابت ہوا کہ بندہ اپنے خدا سے ڈر نہین سکتا بدون اسکے کہ وہ جانے کہ خدا عالم جمیع معلومات ہے اور کل مقدرات پر قادر ہے اور وہ منکرات ومحرمات سے محویش نہین ناراض ہے ۔ دوسرے دلیل خوف کے سبب خشیت ہونیکی یہ ہے

کہ جب کسی بندہ لذت عاجلہ ملے مگر وہ خلاف امر اللہ ہو اور اوس کا کرنا منفعت ومضرت
و اَلمِ آجل پر شامل ہو تو عقل کا مقتضا یہ ہے کہ ترجیح جانب راجح کو دے پس نور علم
سے جب کہ وہ یہ سمجھے کہ لذت عاجلہ بمقابلہ الم آجل کے حقیر ہے تو لا محالہ اوس سے
وہ ڈرتا اور رہا کرتا ہے اور بہ ترک اوسکی امر واجب کو اختیار کرتا ہے تو اہل ثواب
و اہل جنت سے ہو جاتا ہے الغرض لشواہد عقلی ونقلی یہ ثابت ہو گیا کہ عالم باللہ خائف
ہوتا ہے اور خائف اہل جنت سے ہے۔

(۸) وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا۔ یہ آیت ادلِّ دلائل فضیلت و رفعت و نفاست
اور کہو اے رب زیادہ کر تو مجھکو علم۔

و رجحت علم پر ہے اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ علم کے ساتھ خدا کی فرط محبت ہے کیونکہ اپنی
حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ازدیاد علم کے دعا کا حکم فرمایا نہ دوسری شی کا۔
قتادہ کہتے ہین کہ اگر کوئی بس کرتا علم سے تو حضرت موسی علے نبینا و علیہ السلام
بس کرتے اور حضرت خضر علیہ السلام سے یہ درخواست نفرماتے کہ هَلْ اَتَّبِعُكَ
عَلٰۤى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا۔

کیا تابعداری کرون مین تیری اوپر اس امر کے کہ سکہلاوے تو مجھے اوس بہلائی مین سے جو کہ سکہلایا گیا ہے تو
حضرت کبریت احمر شیخ اکبر قدس سرہ الاقدس فصوص مین ارشاد فرماتے ہین کہ قیامت مین ہر شئے
سے سوال ہوگا مگر علم سے سوال نکیا جاویگا کیونکہ خدا تعالے نے اپنی حبیب صلے اللہ علیہ
وسلم کو ازدیاد علم طلب کرنے کا حکم فرمایا ہے پس جو زیادہ تحصیل کرے اور اوس مین
اپنا وقت و مال زیادہ تر صرف کرے اوس کا سوال نکیا جائیگا۔

(۹) خدا تعالی نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی زبان اقتنان سے بیان فرمایا کہ
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔
اے آدمیو سکہلایا گیا ہون مین جانورونکی بولی اور دیئے گئے ہے ہمکو ہر شئے۔

حالانکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایسی بادشاہت نصیب ہوئے کہ لا ینبغی لاحد
کہ لائق ہو واسطے کسی کے
من بعدی ۔ جسکی شان مین ہے باوجود ایسی بادشاہت وسلطنت ہونے کے
میرے بعد ۔
آپ نے اوس پر افتخار وامتنان نعمت آلہی کا اظہار نکیا ملکہ علم منطق طیر پر افتخار فرمایا
(۱۰) ہدہد باوجودیکہ حضرت سلیمان کا ادنی فرمانبردار حقیر ومعاتب تہا
پہر بہی اوس نے اس کہنے کی جرأت کی کہ احطت بما لم تحط بہ
دریافت کیا ہے مین نے اوس جگہ کو کہ تو اوسکو نہین جانتا
اگر علم اشرف واعز اشیا سے نہ ہوتا تو ہرگز ہدہد کو یہ جسارت وجرأت ایسی حالت
مین نہ ہوتی ۔ اکثر دیکہا جاتا ہے کہ کیسا ہی ادنی وگہٹیل شخص کیون نہ ہو جب وہ پڑہ
لکہہ جاتا ہے تو اوس کی جرأت وہمت بڑہ جاتی ہے اور اوسکی چل جاتی ہے اور
اوسکی بات بادشاہون تک کو موقع پر ماننی پڑتی ہے اور اوسکو دلسوز عب جاتا رہتا ہے یہ صرف علم کی برکت ودولت
ہے ۔
(۱۱) وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ۔
اور سکہلا دیا تجہکو جو کچہ کہ تو نہین جانتا تہا اور ہے فضل اللہ کا تجہہ پر عظیم ۔
ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا ۔ دیکہیے علم کو اپنا فضل عظیم و
اور جس شخص کو حکمت دی گئی ہے پس تحقیق اوسکو خیر کثیر دی گئی ہے ۔
حکمت کو خیر کثیر کرکے تعبیر کیا ہے جس سے علم کی شان وشرافت وفضیلت
عظمت ثابت وظاہر ہے ۔
(۱۲) الرحمن علم القرآن ۔ اس سورہ مین اللہ تعالے نے اپنی سارے نعمتو
رحمن نے سکہلایا قرآن کو ۔

علم کو مقدم کیا ہی جس سے اوسکی فضیلت و اہمیت و اوّلیت و اوّلویت ثابت و ظاہر ہے

ف صرف قرآن ہی نہین بلکہ تمام کتب آسمانی فضیلت علم پر ناطق ہین

(۱) توراۃ مین بیان ہوا ہی کہ عَظِّمِ الْحِكْمَةَ فَاِنِّي لَا اَجْعَلُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِ عَبْدٍ اِلَّا

تعظیم کر تو حکمت کی اسلیے کہ مین حکمت کو کسی بندہ کے دل مین

وَاَرَدْتُ اَنْ اَغْفِرَ لَهُ فَتَعَلَّمْهَا ثُمَّ اَعْمَلْ بِهَا ثُمَّ اَبْذِلْهَا كَيْ تَنَالَ بِذٰلِكَ

نہین رکھتا مگر یہ کہ ارادہ کرتا ہون کہ اوسکو بخشدون پس تو حکمت کو سیکھ اور پہر اوسکی ساتھ

كَرَامَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ امثال باب (۸) آیت (۳۳) تربیت

عمل کر پہر تو اوسکو شایع کر تاکہ تو اس کی برکت سے میری کرامت کو دنیا و آخرت مین حاصل کرے

کو سنو کہ تم دانشمند ہو اور اوس سے کنارہ نکرو اور اسی کے باب (۱) آیت

(۳۳) اور باب (۱۶) آیت (۲۱) مین اور خروج کے باب (۳۱) آیت (۳) مین

اور تواریخ کے باب (۷ او ۲۵) آیت (۷ و ۳) اور ایوب کے باب (۳۳) آیت

(۱۶) مین تعلیم و تعلم کا ذکر ہوا ہے۔

(۲) زبور مین فرمایا ہے کہ يَا دَاوُدُ قُلْ لِاَحْبَارِ بَنِي اِسْرَائِيلَ

اے داود کہدے تو بنی اسرائیل کے علما اور درویشون کو کہ

وَرُهْبَانِهِمْ حَادِثُوا مِنَ النَّاسِ الْاَتْقِيَاءَ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوا

اتقیا سے ہمکلام ہو اور تم پہر علما سے پہر عقلا سے اسلیے کہ تقوی اور علم اور عقل ایسی

فَحَادِثُوا الْعُلَمَاءَ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوا فَحَادِثُوا الْعُقَلَاءَ فَاِنَّ التُّقٰى وَالْعِلْمَ وَالْعَقْلَ ثَلٰثُ

تین مرتبے ہین کہ نہین کیا ہین مین نے ان مین سے ایک کو بھی اپنی خلقت مین سے کسی میں

مَرَاتِبَ مَا جَعَلْتُ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ فِي اَحَدٍ مِنْ خَلْقِي وَ

مگر یہ کہ مین اوسکے ہلاک کا ارادہ کرتا ہون۔

اَنَا اُرِيدُ اِهْلَاكَهُ زبور کے باب (۱۹) آیت (۷) میں لکھا ہوا ہے کہ خداوند کے

شہادت سچی ہے کہ سادہ دلون کو تعلیم دینے والی ہے۔ خدا نے تقوی کو علم پر اسلئے مقدم فرمایا کہ وہ بدون علم کے نہین پایا جاتا جیسے کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ خشیت بدون علم کے نہین حاصل ہوتی اور موصوف بامرین اشرف ہوتا ہے موصوف بامر واحد سے اور علم کو عقل پر اسلئے مقدم کیا کہ عالم ضرور ہے کہ عاقل بھی ہو اور عاقل ضرور نہین کہ عالم ہو کبھی غیر عالم بھی ہوتا ہے پس عقل مانند بذر کے ہے اور علم مانند شجر کے اور تقوی مثل ثمر کے ہے۔

(۳) انجیل کے سترھوین پارہ مین فرماتا ہے کہ وَيْلٌ لِمَنْ سَمِعَ بِالْعِلْمِ فَلَمْ يَطْلُبْهُ كَيْفَ يُحْشَرُ مَعَ الْجُهَّالِ إِلَى النَّارِ ویل ہے واسطے اوس شخص کے جو کہ علم کو سنتا ہے پھر اوسکو طلب نہین کرتا وہ شخص کسطرح گوارا کرسکتا ہے جاہلونکے ساتھ آگ کیطرف جاوے۔ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوهُ فَإِنَّ الْعِلْمَ إِنْ لَمْ يُسْعِدْكُمْ لَمْ يُشْقِكُمْ وَإِنْ لَمْ يَرْفَعْكُمْ لَمْ يَضَعْكُمْ وَإِنْ لَمْ يُغْنِكُمْ لَمْ يُفْقِرْكُمْ وَلَا تَقُولُوا نَخَافُ أَنْ نَعْلَمَ فَلَا نَعْمَلَ وَلَكِنْ قُولُوا نَرْجُو أَنْ نَعْلَمَ فَنَعْمَلَ وَالْعِلْمُ يَشْفَعُ لِصَاحِبِهِ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى أَنْ لَا يُخْزِيَهُ تم علم کو طلب کرو اور سیکھو اسکو اسلئے کہ تحقیق علم اگر تمکو نیک بخت نہ بناویگا تو بدبخت تو بناویگا اور اگر اوس نے تمکو بلندی نہ بخشی تو پستی بھی نہ دیگا اور اگر اوس نے تمکو غنی نہ کیا تو درویش بھی نہ کریگا اور یہ نہ کہو کہ ہم خوف رکھتے ہین کہ اگر علم پڑھین پس عمل نکرین لیکن کہو کہ ہم علم پڑھینگے پھر عمل کرینگے اور اپنے صاحب کے شفاعت کرتا ہے اور علم کے بارہ مین اللہ تعالی پر حق ہے کہ اوسکو ذلیل نکرے اور اللہ تعالی قیامت کے دن کہیگا کہ اے إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا مَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ مَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّكُمْ فَيَقُولُونَ ظَنُّنَا أَنْ يَرْحَمَنَا وَيَغْفِرَ لَنَا فَيَقُولُ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ إِنِّي قَدِ اسْتَوْدَعْتُكُمْ حِكْمَتِي لَا لِشَرٍّ أَرَدْتُهُ بِكُمْ بَلْ لِخَيْرٍ أَرَدْتُهُ بِكُمْ فَادْخُلُوا فِي صَالِحِ عِبَادِي إِلَى جَنَّتِي بِرَحْمَتِي۔

جماعت علما کی تمہارا کیا گمان ہے اپنے رب کی نسبت وہ کہینگے کہ ہمارا گمان یہ ہے کہ ہمارا رب ہمپر رحم کریگا اور بخشیگا پس اللہ تعالی کہیگا کہ تحقیق مین نے بخشدیا تحقیق مینے تمکو اپنی حکمت بطور ودیعت

دی ہو نہ واسطے کسی شرک کے ارادہ کیا ہو مینے پس تم میری نیک بندونکی ساتھ میری جنت مین
میرے رحمت کی ساتھ داخل ہو جاؤ۔
مقاتل بن سلیمان کہتا ہی کہ مینے انجیل مین دیکھا ہی کہ خدا تعالے نے حضرت عیسی سے ارشاد
فرماتا ہی کہ یا عیسی عظم العلماء و اعرف فضلہم فانی فضلتہم علی الجمیع
ای عیسے تعظیم کر تو علما کی اور اونکی فضیلت کو پہچان اسلیئے کہ تحقیق مینے اونکو فضیلت اپنے
خلقی الا النبیین و المرسلین کفضل الشمس علی الکواکب و
تمامی مخلوقات پر بغیر نبیون اور رسولونکے ایسی دی ہے جیسے آفتاب کی فضیلت اوپر ستارونکے
کفضل الآخرۃ علی الدنیا وکفضلی علی کل شیئ۔
اور جیسے کہ آخرت کی فضیلت اوپر دنیا کے اور جیسے کہ میری فضیلت اوپر ہر شئی کے ہی۔
ف ہنود کے کتب سماوی و مذہبی مین فرضیت و افضلیت علم کے بارہ مین بہت
کچھ لکھا ہی جسکو بالاختصار درج ذیل کیا جاتا ہی۔
وید مین بکرات و مرات تاکید تعلم و تعلیم کی گئی ہے منو نے بھی منوسمرتی کے حصہ (۴)
اشلوک (۱۹) مین تعلیم علم کو فرض بتایا ہی۔ ہنود کے پاس وید و اخلاق و سلوک
جو دل کو پاک و صاف کرے اور علوم معاش جو ضروری المعیشۃ ہین اور جو بقائے
صحت جسمانی مین مفید ہین ان سب کا سیکھنا فرض ہی۔ مگر عموما وید اور اوسکی
چھ انگ اور رمیتا آو نشہ سوائے برہمن چہتری ویش کے دوسرے کو اس کے
سیکھنے کی اجازت نہین ہے۔ اور بعض کہتے ہین کہ کوئی علم نادرست
نہین ہے کیونکہ اون سے انتفاع و سعادت مقصود ہے و ازالہ ضرر و نفاع
عموم خلق مقصود ہے۔
ہنود کے پاس چودہ ودیا (علوم) اور چونسٹھ کلان یعنے فنون ہین جنکے
تفصیل یہان غیر ضروری ہے مگر باعتبار اقوام کون کسکو سیکھنا چاہیئے اور

سکو نا جائز ہے اسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) برہمن - وید - اُپوید - سانکھی شاستر - دہرم شاستر - ویدانت - لوگ شاستر سیکھی دوسرے کو اسکی اجازت نہین ممنوع ہے - وید کا سیکھنا فرض ہے مگر عورت کو حرام ہے -

(۲) چہتری کو اُپوید و دہنر اُپوید کے سیکھنے کی اجازت ہے - ارتھہ شاستر اپوید برہمن و شتری دونوں کو جائز ہے - شنکہ نیتی کا سیکھنا چہتری کو فرض ہے -

(۳) ویس و شودر گاندہرو اپوید سیکھہ سکتی ہین ان کو بیوپار و کہیتی و فلاحت و حرفت کا سیکھنا چاہیے سارے کلان فنون سب قوموں کو جائز ہین کسیکو ممنوع نہین -

منو نے لکھا ہے کہ آدمی ضعف و کبر سن سے مرتعش ہو جانے سے بزرگ نہین ہوتا بلکہ نوجوان عالم کو فرشتے بہی بزرگ جانتے ہین - بی علم کی تمثیل مثل فیل و اسپ چوبین و آہو چرمین کی ہے - دنیا مین بے علم اسی طرح ذلیل و بیکار رہے جیسا کہ خنثے اور عورت عورت کے حق مین -

پنچو اکہیان مین لکہا ہے کہ اولاد کا سرے سے نہ ہونا اور ہوکر مر جانا اسقدر مشکلات نہین جسقدر کہ بے علم اولاد موذی و مشکلات والدین ہین -

راجہ امر سنگہہ کا قول ہے کہ حمل کا ساقط ہو جانا عورت کی قربت ہی نکرنی اولاد کا مر جانا یا لڑکی کا ہونا یا عورت کا عقیم رہنا یہ سب اس سے بہتر ہے کہ خوبصورت با نصیب و دولت مند بی علم لڑکا ہو - بی علم اولاد ایسی ہی غیر مفید ہے جیسے بے دودہ کی گائے -

راجہ بہرت ہری بطور سوال و جواب کے اپنے دیوان مین لکہتے ہین -

(۱) دنیا مین فائدہ مند کیا چیز ہے - عالم کی [illegible] -

(۲) دنیا مین مکلف کیا شئی ہے	جاہل سے ملنا ۔
(۳) دنیا مین ہمقرین محبوبہ کون ہر	علم جو حاضر ہے
(۴) دولت کیا ہے ۔	علم ۔
(۵) علم کیا ہے	شرایع پر اعتقاد رکہنا
(۶) عالمونکی عزت کیا ہے ۔	اونکے فتوی پر عمل کرنا ۔

دنیا کے سب زیبایش و آرایش اِس زینت کے سامنے کچھہ مال نہین ۔ علم کو چور نہین چرا سکتے حاکم نہ چہین سکتا ہر نہ ضبط کر سکتا ہر نہ اقربا و برادری و اسکے ترکہ و ورثہ پا سکتے ہین سفر و حضر مین سوا ئے اِسکے دوسرا کوئی مصاحب و قرین و ہمدم و ہمقدم نہین ۔ کیا ہی بدصورت آدمی ہو سب اوسکو اس سے چاہنے لگتے ہین یہ چہپی ہوئی دولت ہر تمام فضایل اِس سے حاصل ہوتے ہین اجانب و اقربا و راجا کے پاس اسی سے عزت ہوتی ہے پس جو شخص ایسی نافع چیز کو حاصل نہ کرے وُہ جانور سے بدتر ہے ۔

مہا راج جاگے دلکہہ جو راجہ رامچندر جی کے سُسر کے مرشد تہے منا کہہ اپین فرماتے ہین کہ کل زمین مین مرتبہ جواہر سے بہر کر خدا کے نام پر خیرات کرنے اور تمام عمر عبادت مین مشغول رہنے سے زیادہ تر تحصیل علم کا ثواب ہر اِس لئے کل لوگونپر علم کا سیکہنا فرض ہے ۔

کالیداس کا قول ہے کہ چور جب اِسکو دیکھہ ہی نہین سکتا تو چرا ئے کیا جس کے پاس یہ دولت ہو اوسکو کچھہ خوف و خطر نہین بلکہ جسقدر اوسکو دین اوسیقدر اوسکی افزایش ہوتی ہے دنیا فنا ہو جائیگی مگر یہ باقی رہے گی یا اینہمہ جو امیر و رئیس اِسکی قدر و منزلت نہین کرتے وہ حقیر و نادان ہین ۔

ہنود مین اگرچہ راجا اپنی پرجا یعنے رعایا کو ودہیا نہ سکہاسے اور نہ سیکہیے

والونکی سکتا یعنی سزا نکرے تو نرک جاتا ہے اسی طرح باپ و گرو کا حکم ہے ۔
اوپ نشد مین مذکور ہے کہ جو اولیا کہ اپنی اطفال و اولاد کی تعلیم نہین کرتے
وہ اونکے قاتل ہین جو سزا عاقبت و دنیا مین خدا و راجا کیطرف سے قاتل کی مقرر
ہے وہی اوسکو ملنی چاہیئے ۔
اس لئے والدین اعمام اخوال جد و دادے و مادرے وغیرہ اولیائے مستحق
حضانت و تربیت اطفال پر فرض ہے کہ بچونکو اگر برہمن کے ہون تو پانچ سال
سے اور تعلیم دینے کے لئے آٹھ سال سے ۔ چھتری کے ہون تو گیارہ سال سے
ویش کے ہون تو بارہ سال سے تعلیم دینی فرض ہے ۔
منسمرتی کے ساتوین حصہ مین لکھا ہے کہ علم کے خیرات سب مثوباتسے بڑھکر ہے
جو عالم اسکو ندے اور باوجود صحت و قدرت درس و تدریس سے باز رہے
تو راجا ایسے گرو کو پہلے مرتبہ جرمانہ کرے ۔ ایسا گرو دوسرے جنم مین بیدکٹ
ہو کر پکارتا رہے گا ۔ دوسرے بار اگر خطا سرزد ہو تو ایسی معلم و معلم
کو اگر برہمن ہو تو دوسرا لباس پہنا کر بے عزتی کے ساتھ شہر بدر کر دے
یعنی جنگل مین نکال دے جہان رشی رہتی اور تعلیم دیتے ہین ۔ اگر چھتری
ہو تو اوس کا اثاثہ بھی ضبط کر لے ۔
والدین سولہ سال تک لڑکون کو مار پیٹ کر سکتے ہین اسکے بعد منع ہے کتاب
ویرمترودی مین لکھا ہے کہ زوجہ کو زوج لڑکے کو باپ ملازم و بردہ کو آقا
و بڑا بھائی شاگرد کو استاد درصورت قصور رسی یا بانس کی لکڑی سے پیٹھ
پر مارسکتے اگر دوسری جاسے مارے تو چور کی سزا دیجاوے گی یعنی درصورت
ضرب شدید سزا سے سارق کا مستحق ہوگا ۔
استاد پر فرض ہے کہ طلبہ کو اولاد سے زیادہ چاہے اور اونکی پرورش

و پرداخت کرے۔ اور منو کا بھی یہی قول ہے۔
رگ وید مین ہے کہ جو راجا اپنی پرجا کو ترک تعلیم و تعلم پر سزا نہ دے و تنبیہ نکرے وہ یہان بہی رسوا و بدنام رہیگا اور بعد مرنے کے وہ اس پاپ کی سزا مین سورون کے جنم مین پیدا ہوکر گاؤن کے باہر غلیظ کہاتا پہریگا۔
اگرچہ عہد راجہ وکرم و بہرت ہری و بہوج و دوسرے راجاؤن کے زمانون مین مثل نرپتی آشوپتی گج پتی چہتر پتی خاندانون کے عہد و دولت و سلطنت مین علما پر کوئی خاص سیاست مقرر نتہے مگر بے علم و ہنر کے بیعزتی و زلت عام سوسایٹی و معاشرت و سرکار و دربار مین ایسے تہے کہ قواعد سیاسی و شرعی سے زیادہ تر اوس کا اثر اونپر عموماً ہوتا تہا اونکے عہود دولت مین علوم کا چرچہ علی العموم تھا اور علما کی اسقدر قدر و منزلت تہی کہ ہر ایک بالطبع و بالضرورۃ ادہر متوجہ ہوتا تہا۔
اس گئے گذرے زمانہ تک ۱۲۵۲؁ فصلے مین سدا شیو شاستری و یاکرن کیسری رکہوجی بہوسلہ ثانی کی دربار مین بہت نامی عالم تہا بوجہ تبحر علمی راجہ اوسکی اسقدر منزلت کرتا تہا کہ اس عالم نے ایکبار راجہ کے منزوی و خلع سلطنت کی سازش کی جب یہ راز فاش ہوگیا تو راجہ نے اوس سے کچہہ تعرض نکیا بلکہ بمنت و سماجت اوسکو اپنی دربار سے جدا ہونے نہ دیا۔ انہین قدر دانیون سے علم کی رونق و علما کا بازار گرم تہا۔
خیر فضیلت علمی کو جب ہم نے کتاب اللہ و کتب سماویہ اہل ملل و نحل سے بہی ثابت کر دیا تو اب سنت و عقل سے اوسکی فضیلت بیان کرتے ہین۔

ادلہ سنت بر فضیلت علم

(اخبار)

(۱) اتبعوا العلماء فانهم سرج الدنیا ومصابیح الاخرة

علما کی تابعداری کرو اس لیے کہ وہ دنیا اور آخرت کے چراغ ہیں۔

(۲) احبسوا علی المؤمنین ضالتهم العلم (فر ابن النجاری عن انس)

مومنوں پر ان کے گم شدہ کو جو کہ علم ہے محبوس رکھو

(۳) المتعبد بغیر فقه کالحمار فی الطاحون (حل عن واثلہ)

عبادت کرنے والا بغیر فقہ کے مانند گدہے کی ہے پیچ چکی کے

(۴) تعلموا العلم وتعلموا للعلم السکینة والوقار وتواضعوا لمن تعلمون منه (طس عن ابی ہریرۃ)

علم کو سیکھو اور سیکھو واسطے اس کے سکینہ اور وقار کو اور تواضع کرو تم واسطے اس شخص کے کہ جس سے تعلیم پاتے ہو۔

(۵) طالب العلم بین الجهال کالحی بین الاموات

طالب کرنے والا علم کا درمیان جاہلوں کے ایسا ہے جیسا کہ زندہ درمیان مردوں کے —

(العسکری فی الصحابة ابو موسیٰ فی الذیل عن حسان بن سینان)

(۶) اکتبوا العلم قبل ذهاب العلماء وانما ذهاب العلم موت العلماء (ابن النجار عن حذیفة)

لکھو علم کو قبل چلے جانے علما کے اور سوائے اس کے نہیں کہ جلد جانا علم کا موت علما کے ہے۔

(۷) ان الفتنة تجیء فتنسف العباد نسفا وینجو العالم منها بعلمه (حل عن ابی ہریرۃ)

تحقیق ایک فتنہ آئے گا اور وہ فتنہ آدمیوں کی بیخ کنی کرے گا اور خلاصی پاوین گے علم والے لوگ اپنی علم کے برکت سے

(۸) إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ دِعَامَةً وَدِعَامَةُ هٰذَا الدِّيْنِ الفقہ (حب حظ عن ابی ہریرہ)

تحقیق ہر ایک چیز کے لئے ایک ستون ہے اس دین کا ستون فقہ ہے۔

(۹) خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٍ فِي الدِّيْنِ (ت عن ابی ہریرۃ)

دو خصلتیں ہیں کہ نہیں جمع ہوتے ہیں منافق میں نیک صورت اور فقہ دینی۔

(۱۰) يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَقَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ (حم۔ الدارمی۔ طب ابوالشیخ فی تفسیرہ ابن مردویہ)

ای لوگو حاصل کرو علم کو قبل اسکے کہ وہ قبض کیا جائے اور قبل اسکے کہ وہ اوٹھایا جاوے۔

(۱۱) قَالَ عُمَرُ تَعَلَّمُوا السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ وَاللَّحْنَ كَمَا تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ (ابو عبید فی فضائلہ حس سے والدارمی وابن جد البرق)

کہا ہے حضرت عمر نے کہ سیکھو تم سنتوں کو اور فرضوں اور خوش ادائی کو جیسے کہ سیکھتے ہو تم قرآن کو۔

(۱۲) عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ تَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ فَإِنَّهُ لَا يُعْذَرُ أَحَدٌ بِاتِّبَاعِ بَاطِلٍ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ حَقٌّ وَلَا بِتَرْكِ حَقٍّ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ بَاطِلٌ (ابو نصر عن ابی ... فی العلم)

روایت ہے احوص بن حکیم سے کہ کہا اوسنے کہ لکھا عمر بن خطاب نے ہر ایک بلدہ کے امیر کیطرف کہ تم دین میں تفقہ ہو اس لئے کہ باطل کی تابعداری میں حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ حق ہے کسی کا عذر قبول نہیں کیا جاوے اور حق کے ترک کرنے سے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ باطل ہے۔

(۱۳) عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ

حضرت عمر سے ہے کہ اوس نے ابی موسیٰ اشعری کی طرف لکھا کہ بعد اسکے یہ ہے

اَمَّا بَعْدُ فَتَفَقَّهُوْا فِي السُّنَّةِ وَتَفَقَّهُوْا فِي الْعَرَبِيَّةِ وَاَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ

کہ تم سنت کو جانو اور نیز عربیت کو جانو اور قرآن کو اعراب لگاؤ اس لئے کہ وہ

فَاِنَّهٗ عَرَبِيٌّ (ش)

عربی ہے ۔

(۱۴) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حسن سے ہے کہ کہا اوس نے کہ کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے

عَلَيْكُمْ بِالتَّفَقُّهِ فِي الدِّيْنِ وَالتَّفَقُّهِ فِي الْعَرَبِيَّةِ وَحُسْنِ

کہ دین میں دانش پیدا کرنے تمکو لازم ہے اور ایسا ہی عربیت اور حسن

الْعَرَبِيَّةِ (ابو عبید)

عربیت میں ۔

(۱۵) عُمَرَ قَالَ تَفَقَّهُوْا فِي الْعِلْمِ قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا (الکنا)

عمر سے مروی ہے کہ کہا اوس نے علم میں فراست پیدا کرو قبل اسکے کہ تم سردار ہو جاؤ ۔

(۱۶) اَبُوْ مُوْسٰى كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو موسیٰ سے ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت پڑھتے نماز فجر کے

اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ انْحَرَفْنَا اِلَيْهِ لِنَسْأَلَهٗ فَمِنَّا مَنْ يَسْأَلُهٗ

تو ہم آنحضرت صلعم کے سامنے منہ پھیر لیتے تھے پس ہم میں سے بعض تو قرآن کی نسبت

عَنِ الْقُرْاٰنِ وَمِنَّا مَنْ يَسْأَلُهٗ عَنِ الْفَرَائِضِ وَمِنَّا مَنْ

سوال کیا کرتے تھے اور بعض فرائض کی نسبت سوال کیا کرتے تھے اور بعض

يسأله عن الرؤيا (للطبراني في المعجم الكبير)
خواب دیکھنے کی نسبت۔

(۱۷) عمرو بن العاص عن النبي صلى الله عليه وسلم
عمر بن عاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ مین نے قصد کیا
هممت أن أبعث معاذ بن جبل وسالما مولى أبي حذيفة و
کہ روانہ کرون مین معاذ ابن جبل اور سالم مولی ابی حذیفہ اور ابی بن کعب اور ابن مسعود
أبي بن كعب وابن مسعود إلى الأمم كما بعث
کو قبائل مختلف قوموں کے طرف جیسے کہ روانہ کیا تھا عیسی نے جو ارین کو
عيسى الحواريين فقال رجل ألا تبعث أبا بكر وعمر
پس ایک شخص نے کہا کہ کیون نہین روانہ کرتا تو ابابکر اور عمر کو اس لئے کہ یہ
فإنهما أبلغ فقال لا غنى لي عنهما إنهما منزلتهما من الدين
دونون بہت رسائی اور لیاقت رکھتے ہین پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین
منزلة السمع والبصر (اخرجه الطبراني في المعجم الكبير)
اون کے بغیر نہین رہ سکتا سوا اسکے نہین کہ اونکا مرتبہ دینے بمنزلہ گوش اور چشم کے ہے

(۱۸) وفي تاريخ ابن خلكان في ترجمة يزيد ابن
اور ابن خلکان کے تاریخ مین یزید ابن زیاد کے حالات مین ہے کہ کاتب مقرر
زياد واستكتب أبو موسى بعد زياد أبا الحصين
کیا ابو موسے نے زیاد کے بعد ابا الحصین بن ابی الحر عنبری کو پس اوس نے عمر رضی اللہ
بن أبي الحر العنبري فكتب إلى عمر رضي الله عنه كتابا
عنہ کے طرف ایک مکتوب لکھا کہ جس مین کسیقدر غلطی کر دی تھی پس عمر نے
فلحن في حرف منه فكتب إليه أن قنع كاتبك سوطا

اوسکی طرف لکھا کہ تو اپنے کاتب کو ایک چابک مار۔

(۱۹) وَفِی عِقْدِ الفَرِیْدِ لِشِهَابِ الدِّیْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ

عقد فرید مین کہ شہاب الدین احمد ابن ربّ الہ اندلسی کی تصنیف ہے کتاب

الاَنْدَلُسِیِّ فِی کِتَابِ الیَاقُوْتَةِ فِی بَابِ الاِعْرَابِ وَاللَّحْنِ قَالَ

یاقوت کی باب اعراب لحن مین ہے کہ کہا

رَجُلٌ لِلْحَسَنِ البَصْرِیِّ اِنَّ لَنَا اِمَامًا یَلْحَنُ قَالَ اَمِیْطُوْهُ

ایک شخص نے حسن بصری کو کہ تحقیق ہمارے لئے ایک امام ہے جو کہ لحن سے پڑہتا ہے

ای اَزِیْلُوْهُ وَاعْزِلُوْهُ۔ اس سے معلوم ہوا کہ غذات مین علم کا خیال بہت کچھ تہا۔ غیر عالم کو منزا

حسن بصری نے کہا کہ اوسکو معزول کر دو۔

(۲۰) لِعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا یَتَّجِرُ فِی سُوْقِنَا هٰذَا اِلَّا

عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ہمارے بازار مین بجز فقیہ کے کوئی شخص تجارت

مَنْ تَفَقَّهَ۔ تَفَقَّهْ ثُمَّ اتَّجِرْ

نہ کرے۔ اور کہا کہ پہلے فقہ سیکھہ اور پہر تجارت کر۔

(۲۱) وَفِی خَبَرٍ غَرِیْبٍ کُلُّ شَیْءٍ یَحْتَاجُ اِلَی العِلْمِ وَالعِلْمُ یَحْتَاجُ اِلَی التَّوْفِیْقِ

اور ایک خبر غریب مین ہر کہ ہر شئی علم کی طرف محتاج ہوتی ہے اور علم محتاج ہوتا ہے توفیق الٰہی کیطرف

(۲۲) وَقَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ جو شخص علم سیکھتا ہو اوسکی فضیلت میرے

مَنْ عَلِمَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ فَضْلِ مَنْ عَمِلَ

نزدیک عمل کرنیوالے شخص کے نزدیک سے زیادہ محبوب ہے۔

(۲۳) یَحْیٰی قَالَ اَنَسٌ مَنْ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ... علم کی تحصیل کرنے کے لئے ... نبی ...

اُمَّتِي خَمْسُ طَبَقَاتٍ كُلُّ طَبَقَةٍ اَرْبَعُوْنَ عَامًا فَطَبَقَتِي وَطَبَقَةُ اَصْحَابِي

کے پانچ طبقہ ہین ہر طبقہ کے مقدار چالیس برس کی ہے پس میرا اور میرے

اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْاِيْمَانِ ۔ (الحدیث)

صحابیون کا طبقہ وہ لوگ ہین جو کہ اہل علم اور اہل ایمان ہین آخر حدیث تک ۔

(۲۴) رَوَى ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى

حضرت ثابت انس سے روایت کرتے ہین کہ کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص محبت رکھتا ہے کہ

عُتَقَاءِ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى الْمُتَعَلِّمِيْنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ مُتَعَلِّمٍ

کہ اللہ کے ان لوگونکو دیکھے جو کہ آگ سے آزاد ہین پس ضرور ہے کہ علم سیکھنے والونکو دیکھے پس قسم ہے

يَخْتَلِفُ اِلَى بَابِ عَالِمٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ قَدَمٍ عِبَادَةَ سَنَةٍ وَ

اوس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین میرا وجود ہے کوئی ایسا علم سیکھنے والا نہین جو کہ عالم کی دروازہ کیطرف

بَنَى لَهٗ بِكُلِّ قَدَمٍ مَدِيْنَةً فِي الْجَنَّةِ وَيَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ وَالْاَرْضُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ

پھرتا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالی اوسکے لیئے ہر قدم کے بدلا ایک برس کیعبادت لکھتا ہے اور اوسکے لیے ہر قدم کے عوض ایک

وَيُمْسِيْ وَيُصْبِحُ مَغْفُوْرًا لَهٗ وَشَهِدَتِ الْمَلَائِكَةُ لَهُمْ بِاَنَّهُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ

شہر جنت مین بنا کرتا ہے اور وہ علم سیکھنے والا زمین پر چلتا ہے حالانکہ زمین اوسکے بخشش مانگتی ہے

اور رات اور دن بخشش مین گزرتا ہے اور ملائکہ اونکی شہادت دیتے ہین کہ یہ وہ لوگ ہین اللہ کے جو کہ

(۲۵) عَنْ اَنَسٍ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا

انس سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص کہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کیلئے علم کیطلب

حَتّٰى يَاْتِيَ عَلَيْهِ الْعِلْمُ فَيَكُوْنَ لِلّٰهِ وَمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِلّٰهِ فَهُوَ كَالصَّائِمِ نَهَارَهٗ

کرتا ہے وہ ابھی دنیا سے نہین نکلتا کہ علم اوسکے اوپر آتا ہے پس وہ اللہ کیلئے ہو جاتا ہے اور

وَكَالْقَائِمِ لَيْلَهٗ وَاِنَّ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ يَتَعَلَّمُهُ الرَّجُلُ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ

جو شخص کہ اللہ کیلئے علم کو طلب کرتا ہے پس وہ دن روزہ دار کیطرح اور رات اوسکی عبادت کرنیوالا

أَنْ يَكُوْنَ لَهُ أَبُوْ قُبَيْسٍ ذَهَبًا فَنْفَقَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔

کیطرح ہوجاتی ہے اور تحقیق علم کا ایک باب کہ کوئی شخص سیکھتا ہے وہ اوسکے لیئے اس سے بہت اچھا ہے کہ اوسکے پاس کوہ ابوقبیس سونیکا ہو اور وہ اوسکو اللہ کے راہ مین خرچ کردیوے ۔

(۲۶) عَنِ الْحَسَنِ مَرْفُوْعًا مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ يُحْيِيْ بِهِ

حسن سے مرفوعا روایت ہے کہ جو شخص علم کی طلب مین مرجاوے اور طلب اوسکی اس غرض سے تہی کہ اوس سے

الْإِسْلَامَ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ ۔

اسلام کو حاصل کرسکے تو ہوگا درمیان اوسکے اور انبیا کے جنت مین ایک درجہ کا فاصلہ ۔

(۲۷) عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ مَرْفُوْعًا يَبْعَثُ اللّٰهُ الْعِبَادَ يَوْمَ

ابی موسی اشعری سے مرفوعا روایت ہے کہ اللہ تعالے قیامت کے دن اپنے بندونکو

الْقِيَامَةِ ثُمَّ يُمَيِّزُ الْعُلَمَاءَ فَيَقُوْلُ يَا مَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ إِنِّيْ لَمْ

اوٹہاویگا اور پہر علما کو ممتاز کرکے کہیگا اے علما کی جماعت کہ تحقیق نہین رکہا مینے نور اپنا

أَضَعْ نُوْرِيْ فِيْكُمْ إِلَّا لِعِلْمِيْ بِكُمْ وَلَمْ أَضَعْ عِلْمِيْ فِيْكُمْ لِأُعَذِّبَكُمْ

تم مین مگر بسبب اسکے کہ تم کو میرا علم تہا اور نہین رکہا مین نے علم اپنا تمہارے مین اس لیئے

إِنْطَلِقُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ ۔

کہ مین تم کو عذاب دون چلے جاؤ جنت کو تحقیق مینے تمکو بخش دیا ہے ۔

(۲۸) مُعَلِّمُ الْخَيْرِ إِذَا مَاتَ بَكَى عَلَيْهِ طَيْرُ السَّمَاءِ وَدَوَابُّ

نیکی کے تعلیم دینے والا جو وقت کہ مرجاتا ہے روتے ہین اوسپر آسمانکے پرندہ اور

الْأَرْضِ وَحِيْتَانُ الْبُحُوْرِ ۔

زمین کے چلنے والے اور دریاؤن کی مچھلیان ۔

(۲۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا مَنْ صَلَّى خَلْفَ عَالِمٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ

ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت ہے کہ جو شخص کسی عالم کے پیچہے نماز پڑہے تو گویا اوسنے نماز پڑہی [illegible]

فکانما صلی خلف نبی من الانبیاء

سے ایک نبی کے پیچھے نماز ادا کی ہے ۔

(۳۰) عن ابن عمر مرفوعا فضل العالم علی العابد بسبعین درجۃ

ابن عمر سے مرفوعا روایت ہے کہ عالم کی فضیلت عابد پہ ستر درجہ زیادہ ہے اور ہر ایک

عدو الفرس سبعین عاما وذلک ان الشیطان یضع

درجہ کی دوری گھوڑے کی دوڑ ستر برس کا راستہ ہے ۔ اور یہ درجہ سبب اسکے ہے کہ تحقیق

البدعۃ للناس فیبصرها العالم فیزیلها والعابد یقبل

شیطان آدمیوں کے لئے بدعت کو رکھدیتا ہے پس عالم اوس بدعت کو دیکھتا ہے اور اوسکو

علی عبادتہ لا یتوجہ ولا یتعرف بہا ۔

دور کردیتا ہے اور عابد اوسکی عبادت پر آجاتا ہے اور اوس سے مونہہ نہیں پھیرتا اور نہ پہچانتا ہے

(۳۱) عن الحسن مرفوعا قال علیہ السلام رحمۃ اللہ علی خلفائی

حسن سے مرفوعا روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت ہے

فقیل من خلفاءک یا رسول اللہ قال الذین یحبون

اللہ کی میرے خلیفوں پر پس کسی نے پوچھا کہ ای رسول اللہ کے کون ہیں تیرے خلیفے تو فرمایا

سنتی ویعلمونہا عباد اللہ ۔

آنحضرت نے میرے خلیفے وہ لوگ ہیں کہ میرے سنت کو دوست رکھتے ہیں اور اللہ کے بندوں کو اوسکی تعلیم دیتے ہیں

(۳۲) قال علیہ السلام من خرج یطلب بابا من العلم لیرد بہ

آں حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص علم کے ایک باب کی طلب میں نکلتا

باطلا الی الحق او ضلالا الی ھدی کان عملہ کعبادۃ

تاکہ اوسکی برکت سے باطل کو حق کی طرف رد کرے یا کسی ضلالت کو ہدایت کی طرف

اربعین عاما ۔

تو اوس کا عمل چالیس برس کی عبادت کے مثل ہوتا ہے۔

(۳۳) قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِعَلِيٍّ حِيْنَ بَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ لَأَنْ يَهْدِيَ

آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا علی کو جب کہ اوسکو یمن کیطرف ارسال کیا کہ البتہ ایک

اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ

آدمی کا تجھسے ہدایت پانا تیرے لیئے اوس سے اچھا ہے کہ جس پر آفتاب طلوع کرتا ہے

أَوْ تَغْرُبُ۔

یا اوس سے غروب کرتا ہے۔

(۳۴) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ

ابن مسعود سے مرفوعاً روایت ہے کہ جو شخص علم کی طلب اسلیئے کرتا ہے

لِتُحَدِّثَ بِهِ النَّاسَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ أَعْطَاهُ اللّٰهُ

تاکہ اللہ کے لیئے لوگوں کو بتاوے تو اللہ تعالے اوسکو ستر نبیوں کا اجر

أَجْرَ سَبْعِيْنَ نَبِيًّا۔

دیتا ہے۔

(۳۵) عَنْ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ مَرْفُوْعًا يُؤْتٰى بِمِدَادِ طَالِبِ وَدَمِ

عامر جہنی سے مرفوعاً روایت ہے کہ قیامت کے دن طالب علم کے سیاہی

الشَّهِيْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَفْضُلُ أَحَدُهُمَا عَلَى

اور شہید کا خون حاضر کیا جاویگا تو ایک دوسرے سے زیادہ نہوگا۔ اور ایک

الْآخَرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَرْجَحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ

روایت میں ہے کہ علما کی سیاہی زیادہ ہو جاوے گی۔

(۳۶) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عَلَيْهِ

عبد اللہ ابن عمر سے کہ کہا اونہوں نے کہا ہے آنحضرت صلعم نے کہ

السلام یقول اللہ تعالیٰ للعلماء انی لم اضع علمی فیکم و انا

کہ اللہ تعالیٰ علما کو کہیگا کہ تحقیق نہیں رکہا مین نے اپنا علم تم مین حالانکہ مین تمکو عذاب دینی

ارید ان اعذبکم ادخلوا الجنۃ علی ما کان منکم ۔

کا ارادہ کرون ۔ تم جنت مین داخل ہو جاؤ مع اوسکے کہ تم سے صادر ہوا ہے ۔

(۳۷) قال ابوہریرۃ و ابن عباس خطبنا رسول اللہ صلعم خطبۃ

ابوہریرہ اور ابن عباس نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سی اول ایک نہایت

بلیغۃ قبل وفاتہ وہی آخر خطبۃ خطبہا بالمدینۃ فقال من

بلیغ خطبہ ہمکو سنایا اور یہ خطبہ اخیر ہے اون خطبون کا جو کہ مدینہ مین آنحضرت نے پڑہے تہے پس فرمایا

تعلم العلم و تواضع فی العلم و علمہ عباد اللہ یرید ما عند اللہ

آنحضرت نے جو شخص کہ علم کو سیکہتا ہے اور علم مین تواضع کرتا ہے اور اللہ کے بندونکو سکہاتا ہے اور ارادہ کرتا ہے

لم یکن فی الجنۃ افضل ثوابا منہ و لا اعظم منزلۃ منہ و لم یکن

اوس چیز کا جو کہ اللہ کے نزدیک ہے تو اوس سے بڑہ کر کوئی شخص جنت مین ثواب والا اور زیادہ

فی الجنۃ منزلۃ و لا درجۃ رفیعۃ نفیسۃ الا کان فیہا اوفر

مرتبہ والا نہ ہوگا ۔ اور نہ ہوگا جنت مین کوئی ایسا مرتبہ اور درجہ بلند پاکیزہ مگر یہ کہ وہ شخص

اوفر نصیب و اشرف المنازل ۔

اون مین زیادہ حصہ والا اور زیادہ مرتبہ والا ہوگا ۔

(۳۸) عن ابن عمر مرفوعا اذا کان یوم القیامۃ نصبت منابر

ابن عمر سے مرفوع روایت ہے کہ جسوقت کہ دن قیامت کا ہوگا نور کے منبر خاص کئے جاوینگے

من ذہب علیہا قباب من فضۃ منضدۃ باللؤلؤ و الیاقوت

کہ جنکے اوپر چاندی کے قبے ہوں گے اور موتیون اور یاقوت اور زمرد سے جڑاؤ ہونگے

و الزمرد جلالہا السندس و الاستبرق ثم ینادی منادی

خلاف اونکی سندس اور استبرق کے ہونگے پھر اللہ تعالے کا منادی ندا دیویگا کہ

الرحمن این من حمل الی امۃ محمد علما یرید بہ وجہ اللہ

کہاں ہیں وہ لوگ کہ جنہوں نے محمد صلعم کی امت کیطرف علم پہونچایا ہے اور اس سے صرف اللہ کی خواہش

اجلسوا علی ہذہ المنابر فلا خوف علیکم حتی تدخل الجنۃ

کی ہے۔ بیٹھ جاؤ تم ان منبروں پر بس تمپر کوئی خوف نہیں ہے یہانتک کہ بہشت میں داخل ہو جاوینگے۔

عن عیسی بن مریم علیہ السلام ان امۃ محمد علماء حلماء کانہم من الفقہ انبیاء یرضون

عیسی بن مریم علیہ السلام سے مروی ہے کہ تحقیق امت محمد صلعم کی ایسے علما اور حکما ہیں گویا کہ وہ باعتبار فقہ کے انبیا ہیں راضی

من اللہ بالیسیر من الرزق ویرضی اللہ منہم بالیسیر من العمل ویدخلون الجنۃ

ہو جاوینگے وہ اللہ تعالی سے ساتھ تھوڑی رزق کے اور راضی ہو جاویگا اونسے اللہ تعالی ساتھ تھوڑے عمل کے اور داخل

قال علیہ السلام من اغبرت قدماہ فی

حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے قدم علم کی طلب میں غبار آلودہ

طلب العلم حرم اللہ جسدہ علی النار و

ہو جاویں تو اللہ تعالے اوسکے جسم کو آگ پر حرام کر دیتا ہے اور دو فرشتہ اوسکے لیے

استغفر لہ ملکان وان مات فی طلبہ مات

بخشش مانگتے رہتے ہیں اور اگر علم کی طلب میں مر جاوے تو شہید مرتا ہے اور اوسکی

شہیدا وکان قبرہ روضۃ من ریاض

قبر ایک باغ بنجاتی ہے بہشت کے باغوں سے اور فراخ کیجاتی ہے اوسکے لیے قبر اوسکی

الجنۃ ویوسع لہ فی قبرہ مد بصرہ وینور

نگاہ تک اور اوسکے جوار میں چالیس قبریں منور کیجاتی ہیں داہنی طرف سے اور چالیس

علی جیرانہ اربعین عن خلفہ واربعین

پیچھے سے اور چالیس آگے کیطرف سے اور جو طالب علم کا عبادت ہے اور وہ پایاں اور

إِمَامَهُ وَنَوْمُ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ وَمِدَادُ قَلَمِهِ تَسْبِيحٌ وَنَفَسُهُ

تسبیح ہے اور نفس کا اوس کا صدقہ ہے اور جو قطرہ کہ اوسکے آنکھوں سے اوترتا ہے دوزخ کے

صَدَقَةٌ وَكُلُّ قَطْرَةٍ نَزَلَتْ مِنْ عَيْنَيْهِ تُطْفِئُ بَحْرًا مِنْ

ایک دریا کو بجھاتا ہے پس جو شخص کہ عالم کی اہانت کرتا ہے گویا کہ علم کی اہانت کرتا ہے اور جو

جَهَنَّمَ فَمَنْ أَهَانَ الْعَالِمَ فَقَدْ أَهَانَ الْعِلْمَ وَمَنْ

شخص کہ علم کی اہانت کرتا ہے گویا کہ وہ نبی کے اہانت کرتا ہے اور جو شخص کہ نبی کی اہانت

أَهَانَ الْعِلْمَ فَقَدْ أَهَانَ النَّبِيَّ وَمَنْ أَهَانَ النَّبِيَّ فَقَدْ

کرتا ہے گویا کہ وہ جبرائیل کی اہانت کرتا ہے اور جو شخص کہ جبرئیل کی اہانت کرتا ہے

أَهَانَ جِبْرِيلَ وَمَنْ أَهَانَ جِبْرِيلَ فَقَدْ أَهَانَ اللهَ

گویا کہ وہ اللہ کے اہانت کرتا ہے اور جو شخص کہ اللہ کے اہانت کرتا ہے روز قیامت

أَهَانَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

کے اللہ اوسکی اہانت کرے گا۔

(۴۱) قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَجْوَدِ الْأَجْوَادِ

حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خبردار رہو میں تمکو وہ شخص بتاتا ہوں

قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اللهُ تَعَالَى أَجْوَدُ الْأَجْوَادِ

جو کہ اجود الاجواد ہے تو حاضرین نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ لیس حضرت نے

وَأَنَا أَجْوَدُ وُلْدِ آدَمَ وَأَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِي

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اجود الاجواد ہے اور میں آدم کی اولاد میں سے اجود ہوں اور

رَجُلٌ عَالِمٌ نَشَرَ عِلْمَهُ فَيُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً

[illegible]

وَحْدَهُ وَرَجُلٌ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يُقْتَلَ

بمنزلہ اوس ملامت کرا اوٹھایا جاویگا کہ جسنے اللہ کے توحید کی ہے اور بمنزلہ اوس شخص کہ جسنے اللہ کی راہ مین جہاد کیا ہے حتیٰ کہ قتل کیا گیا

(۴۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ

ابی ہریرہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جو شخص کسی مومن سے دنیا کی تکالیف مین کوئی تکلیف اور

كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ

رنج دور کر دے تو اللہ تعالے اوس شخص سے آخرت کی رنجون مین سے ایک رنج دور کر دیتا ہے

كُرَبِ الْآخِرَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور جو شخص کہ کسی تنگدست کو فراخ دست بنا دیتا ہے تو اللہ تعالے اوس شخص پر دنیا و آخرت

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ تَعَالَى فِي عَوْنِ الْعَبْدِ

دونون مین فراخی کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالے اپنے بندہ کی مدد مین رہتا ہے جب تک کہ بندہ

مَا دَامَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ

اپنے بھائی کی مدد مین رہتا ہے اور جو شخص کہ اور جو شخص علم کی طلب مین راستہ چلے تو اللہ تعالے

طَرِيقًا يَبْتَغِي بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى

اوسکا راستہ جنت کیطرف آسان کر دیتا ہے اور نہین جمع ہوتی کوئی قوم بیچ کسی مسجد کے

الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ

اللہ کی مسجدون مین سے اور تلاوت کرتے ہین کتاب اللہ کی اور آوسکوا پڑھتے درمیان اپنے

اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ

درمیان استعمال کرتے ہین مگر نازل ہوتا ہے اون کے اوپر سکینہ اور ڈھانپ لیتی ہے

إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ

انکو رحمت اور ڈھانپ لیتے ہین انکو فرشتے رحمت کے اور یاد کرتا ہے انکو اللہ تعالے

وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ

نزدیک اون کے جو کہ اوسکے نزدیک ہین

(رواہ مسلم فی صحیحہ)

(۴۳) قال علیہ الصلوٰۃ والسلام شفیع یوم القیامۃ ثلاثۃ
آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے شفاعت کرنے والے دن
الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء قال الراوی فاعظم
قیامت میں تین لوگ ہیں انبیا پھر علما پھر شہدا۔ راوی کہتا ہے پس بہت بڑا مرتبہ
من تبتہ ھی واسطۃ بین النبوۃ والشہادۃ —
وہ ہے جو کہ واسطہ ہے درمیان نبوت اور شہادت کے

(۴۴) عن معاذ بن جبل قال علیہ الصلوٰۃ والسلام تعلموا العلم فان
معاذ ابن جبل سے مروی ہے کہ کہا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علم کو
تعلمہ للہ خشیۃ وطلبہ عبادۃ ومذاکرتہ تسبیح والبحث عنہ جہاد
سیکھو اسلئے کہ اوس کا سیکھنا اللہ کیلئے موجب خشیۃ کا ہے اور طلب اوسکی عبادت ہے
وتعلیمہ صدقۃ وبذلہ لاھلہ قربۃ لانہ معالم الحلال والحرام
اور بیان اوس کا تسبیح ہے اور بحث کرنی اوسکی جہاد ہے اور تعلیم اوسکی صدقہ ہے
ومنار سبل الجنۃ والانیس من الوحشۃ والصاحب فی الوحدۃ
اور خرچ کرنا اوس کا اسکے اہل کے لئے قریب ہے اسلئے کہ وہی جگہہ معلوم ہونے حلال اور
والدلیل علی السراء والضراء والسلاح علی الاعداء والدین
حرام کی ہے اور جگہہ روشن کرنے طریقہ جنت کی اور انیس ہے وحشت میں اور رفیق ہے
عند الاخلاف یرفع اللہ بہ اقواما فیجعلہم فی الخیر قادۃ
وحدت میں اور باتیں کرنے والا ہے خلوت میں اور دلیل ہے راحت اور غم میں
ھداۃ یھتدی بھم وائمۃ فی الخیر تقتفی باثارھم ویقتدی
اور ہتیار ہے دشمنوں پر۔ اور دین ہے وقت اختلاف امت کے۔ بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے سبب اکثر قوموں کو
بافعالھم وینتھی الی ارائھم ترغب الملائکۃ فی

پس کرتا ہے اللہ تعالیٰ اونکو بیچ نیکو نکے پیشوا ہدایت دینے والا کہ حق ہدایت حاصل ہوتی ہے اور امام بیچ امر خیر کے

حلقتهم وباجنحتها تمسحهم وفي صلوتها تستغفر

کہ اقتدا کیا جاتا ہے اونکی نشانیوں پر اور اونکے افعال پر اور انتہا ہوتا ہے اونکی آرائی کی طرف رغبت رکھتے ہین

لهم حتى كل رطب ويابس وحتى حيتان البحر

فرشتے اونکے حلقہ کے لیے اور اپنے پروں سے اونکو ملتے ہین اور اپنی نمازمین اونکیلیے بخشش مانگتے ہین یہانتک

وهوامه وسباع البر وانعامه والسماء ونجومها

کہ ہر رطب اور یابس اور یہانتک کہ دریاؤنکی مچھلیان اور کیڑے اونکے اور جنگلونکے درندہ اور چارپایے

لان العلم حياة القلوب من العمى ونور الابصار

اور آسمان اور اونکے ستارے اسلیے کہ علم زندہ کرتا ہے دلکو بعد مرنے کے اور نور ہے آنکھونکا بعد تاریکی کے

من الظلم وقوة الابدان من الضعف يبلغ

اور قوت دینے والا ہے بدنون کے بعد ضعف کے۔ عبد کو حُر کے مرتبہ اور بادشاہون کے مجلسونتک

بالعبد منازل الاحرار ومجالس الملوك

اور دنیا اور آخرت مین بلند درجون پر پہونچاتا ہے اور فکر کرنا علم مین برابر ہے قیام

والدرجات العلى في الدنيا والاخرة والتفكر فيه

رات اور اس کے درس کے۔ اسپر قایم رہنے سے ہے اللہ کی اطاعت اور عبادت

يعدل بالصيام ومدارسته بالقيام به يطاع الله

کی جاتی ہے اور اسی سے اللہ کی تعظیم اور توحید کی جاتی ہے اور

ويعبد وبه يمجد ويوحد وبه توصل الارحام و

اسی سے ارحام کا اتصال ہوتا ہے اور اسی سے حلال اور حرام

به يعرف الحلال والحرام –

پہچانا جاتا ہے۔

سعادت دو قسمون مین منحصر ہے ایک جلب منافع دوسری دفعہ مضار ہین اور یہ دونون
دنیوی ہون گے یا دینی تو سعادت کے چار قسمین ہوئین - جلب منافع دینی و دنیوی دفع
مضار دینی دفع مضار دنیوی اور ان سب کا دار و مدار علم پر ہے قسم اوّل یعنی
حصول منافع دینی وہ یا خفی ہوتے ہین یا خلقی پہلے قسم کے نفع کیطرف اشارہ ہے
(فان تعلمہ للہ خشیۃ) اور نفع ثانی کی طرف ایما ہے (و تعلیمہ لمن لا یعلمہ
صدقۃ و بذلہ لاھلہ قربۃ) سے قسم ثانی یعنی منافع دنیویہ کا جس سے حصول
ہووہ وجدانی ہے یا ذوقی یا جاہی ورنہ جلب منفعت دنیوی یا راحت ہوتا ہے
یا استیلاء کیونکہ راحت یا مشقت جو کسی شے سے نفس کو ہوتی ہے اوسکی دو صورتین
ہین یا تو وجود ظاہر سے ہوتی ہے یا فقدان سے اور ہر ایک ان دونون مین سے
یا خارجی ہوگی یا ذاتی پس راحت کی بھی چار قسمین ہین (وھو الانیس فی الوحشۃ)
قسم اوّل کی طرف مشیر ہے اور (الصاحب فی الغربۃ) قسم ثانی کیطرف کیونکہ علم
مسافر کی آنکھون کو ٹھنڈا رکھتا ہے اور سرور لاتا ہے اہل و وطن کے فقدان اس سے
راحت ملتی ہے (والمحدث فی الخلوۃ) قسم ثالث کیطرف کیونکہ انقباض
و کندی ذہن جو اہل کمال کے لئے الم ذاتی ہے جو آدمیون سے علیحدگی مین رو
دیتی ہے علم ہی سے زائل ہوتی اور اسی سے راحت ملتی ہے مسامرہ و
منادمت کے التذاذ کا بھی یہی سر ہے - (الدلیل علی السراء والضراء)
قسم رابع کی طرف کیونکہ حالت خوشی مین علم رائے سدید کا قائم مقام ہوتا ہے
اور عالم کو مسرت و اسباب مسرت کی دلالت کرتا ہے اور نقصانات اور اوسکے
موجبات کو بتلاتا ہے اسلئے کہ حیرت و جہل عواقب سے نفس کو موذی و مولم ہوتے ہین
بوجہ نور بصیرت کے جاتے رہنے کے اور علم ان ہموم و احزان سے راحت بخشتا ہے
استیلا کی دو قسمین ہین شر کا رفع و خیر کا دفع (والسلاح علی الاعداء و

سے اسی کی طرف اشارہ ہو کیونکہ علم سے باطل دور و شبہ و جہالت مقہور و مہجور
ہوتی ہے ۔ بعض اہل مناظرہ سے دریافت کیا گیا کہ تم کو کس چیز سے لذت ملتی ہے
تو اوس نے جواب دیا کہ ایسی حجت سے جو نہایت واضح ہو اور ایسے شبہ سے حق کا
انکشاف بیّن ہو (والزین عند الاخلاء) استیلاء بجلب خیر و دفع ضرر کی
جانب مشیر ہے یعنی علم ایسا حسن کمال ہے کہ قلوب احباب خود بخود اوسکی
طرف کہچ آتے ہین سه العلم زین وکنز لا نفاد له ٭ نعم القرین اذا
علم ایک زینت اور ایسا خزانہ ہو کہ ایسا خزانہ ہو کہ جس کا انقطاع نہین ہے
ما عاقلا صحبا ٭ — قسم ثانی یہ کہ علم اللہ سبحانہ و تعالے یا ملاء اعلے
علم اچھا رفیق ہو جس وقت کہ کسی عقلمند کے ساتہ مصاحب ہو۔
یا ملاء اسفل کے نزدیک مرتبہ و وجاہت کا حصول ہوتا ہے (یرفع اللہ تعالے
بہ اقواما) سے قسم اول کی طرف اشارہ کیا ہو یعنے علم سے بہت سی قومونکے
مرتبہ و مقامات کو خدا تعالے بلند کرتا ہے اور اون کو خلق کے سردار و رؤسا
و امام و قائد خیر کرتا ہے ۔ قائد وہ ہے جو خیر کی طرف کہینچ لائے ظاہراً و باطناً
جیسے والی و قاضی کہ یہ ظاہراً قائد الی الخیر ہین اور مثل خطیب و واعظ و ائمہ دین
کی کہ یہ باطناً قائد الی الخیر ہین کہ لوگ اون کے نصایح کو سنتے اور اون کے اقوال کو
مانتے اور اوس پر عمل کرتے ہین (ترغب الملائکۃ فی حلقتہم) قسم ثانی کیطرف
اشارہ فرمایا یعنی اہل علم کی ملائکہ کے قلوب مین اسقدر منزلت ہو کہ اون کے
دل علما کے حلقہ مین فیضیابی کے لئے راغب و مجبول ہین اور اون کے ظواہر
پر یہ اثر ہوا ہے کہ وہ اہل علم کی مصاحبت سے متبرک ہوتے ہین (یستغفر
لہم کل رطب و یابس) قسم ثالث کی طرف اشارہ ہوا ہے اور ہر ایک
ناطق و ناقص کا سبب استغفار یہ بیان ہوا ہو کہ تمام دنیا کے اشیا کے

احکام مثل بقا و قتل و حل و حرمت کے سب کے سب اہل علم کیطرف ہی رجوع ہوتے ہین
قسم ثالث یعنی علم سے دفع مضرت دنیویہ بھی دو قسمون پر ہے - ایک قسم مصالح
و مقاصد و رفع معایب و مفاسد (بہ توصل الارحام) سے اسی کیطرف اشارہ ہی
یعنی علم کی وجہ سے مخلوق مین باہم صلہ رحم ہوتا ہے اور قطع رحم و حقد و حسد
و لڑائی و جھگڑے کی مضرتین دفع ہوتے ہین - دوسرا قسم قانون شریعت
جو گراہی سے بچاتا ہے اور اسکے ترک سے جو مفاسد کہ لاحق و متجلب ہوتے ہین
اس نقصان سے علم باز رکھتا ہے - بہ یعرف الحلال والحرام) اسکے
طرف اشارہ ہی یعنی علم کی بدولت حلال و حرام کی تمیز پیدا ہوتی ہے جو تمام
بھلائیون کی بنیاد ہے -

(۴۵) عن ابی ہریرۃ قال علیہ السلام اذا مات الانسان انقطع
ابی ہریرہ سے مروی ہی کہ آن حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جسوقت آدمی
عملہ الا من ثلٰث صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ و ولد صالح
مرجاتا ہی اس کا عمل ختم ہو جاتا ہی مگر تین عمل ختم نہین ہوتے - صدقہ جاری اور علم جس سے
یدعو لہ بالخیر -
نفع حاصل ہو - اور اولاد نیک جوکہ اوس شخص کے لیئے دعاء خیر کرتے رہین -

(۴۶) قال علیہ الصلوۃ والسلام اذا سألتم الحوائج فاسئلوها
آن حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت تم حاجتون کو مانگو
الناس قیل یا رسول اللہ ومن الناس قال اہل القرآن
تو آدمیون سے مانگو کسی نے پوچھا کہ ای رسول اللہ کے کون آدمی سے فرمایا کہ اہل
قیل ثم من قال اہل العلم قیل ثم من قال اصباح الوجوہ
قرآن [illegible]

قال الراوی والمراد باھل القرآن من یحفظ معانیہ ۔
اہل قرآن سے وہ لوگ ہین جوکہ قرآن کے معانی حفظ کرتے ہین ۔
(۴۷) قال علیہ الصلواۃ والسلام من امر بالمعروف ونھی عن المنکر
حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص امر معروف اور نہی منکر کرے
فھو خلیفۃ اللہ فی ارضہ وخلیفۃ کتابہ وخلیفۃ رسولہ ولدنیا
پس وہ اللہ کا خلیفہ ہے اوسکی زمین مین اور خلیفہ ہے اوسکی کتاب کا اور خلیفہ ہے اوسکے
سم اللہ لقتال لعبادہ فحذروا منھا بقدر السم فی الادویۃ لعلکم
رسول کا اور البتہ دنیا زہر ہے اللہ کا جوکہ قتل کرتے ہو اوسکے بندو نکو پس لیو تم اس دنیا سے بقدر اوس
تنجون قال الراوی والعلماء داخلون فیہ لانھم یقولون ھذا حرام
زہر کے جوکہ دوا یونمین لیا جاتا ہے امید ہے کہ تم نجات پا جاوٗگے ۔ راوی کہتا ہے کہ علما ان لوگون
وھذا حلال فحذروہ ۔
مین داخل ہین اسلئے کہ وہ کہتے ہین کہ یہ حرام ہے اور یہ حلال پس پکڑو اسکو ۔
(۴۸) فی الخبر العالم نبی لم یوح الیہ
خبر مین ہے کہ عالم ایسا نبی ہے کہ جسکی طرف وحی نہین اوتری ۔
(۴۹) قال علیہ السلام کن عالما او متعلما او مستمعا او محبا
حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہو تو عالم یا متعلم یا مستمع یا محب اور پانچوان
ولا تکن الخامس فتھلک قال الراوی وجد التوفیق بین
نہو جاوٗ ہلاک ہو جاوٗگے راوی کہتا ہے اس روایت اور دوسرے روایت مین جوکہ
ھذہ الروایۃ وبین روایۃ اخری وھی قولہ علیہ الصلوۃ
آنحضرت کا قول ہے کہ آدمی دو ہین عالم یا متعلم اور باقی آدمی بالکل احمق اور
والسلام الناس رجلان عالم ومتعلم وسائر الناس

ہیں ہیں کہ جنمیں کچھ خیریت نہیں فرق یہ ہے کہ تحقیق مستمع اور محب بمنزلہ متعلم کے ہی
هم لا خير فيهم ان المستمع والمحب بمنزلة المتعلم وما احسن قول
اور کیا اچھا ہے قول بعض اعراب کا واسطے ولد اپنی کے کہ ہو تو درندہ دبانیوالا
بعض الاعراب لولده كن سبعا خالسا او ذئبا خالسا او
یا بھیڑیا پس آئیدہ و یا کتا حراست کرنے والا اور بچیے تو اس سے کہ ہوجاوے
كلبا حارسا واياك ان تكون انسانا ناقصا۔
تو انسان ناقص۔

(۵۰) قال عليه الصلوة والسلام من اكا على يد عالم
کہا ہے آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے جس شخص کے ہاتھ پر کوئی عالم
كتب الله له بكل خطوة عتق رقبة ومن قبل راس عالم كتب
لکھ لیتا ہے اللہ تعالے اوسکے لئے بمقابلہ ہر قدم کے عتق رقبہ لکھتا ہے اور جو شخص کہ بوسہ دیتا ہے
الله له بكل شعرة حسنة
عالم کے سر پر لکھتا ہے اللہ تعالے واسطے اوسکے بمقابلہ ہر ایک بال کے ایک نیکوئی۔

(۵۱) قال عليه الصلوة والسلام برواية ابي هريرة
فرمایا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے ابی ہریرہ کی روایت
بكت السموات السبع ومن فيهن ومن عليهن
سے کہ روئی سات آسمان اور وہ کہ جو اون کے بیچ یا اوپر ہیں اور سات زمین
والارضون السبع ومن فيهن ومن عليهن
اور جو کہ اوس میں اور اوسکے اوپر ہے واسطے اوس عزیز کے جو ذلیل ہو جاوے
لعزيز ذل او غني افتقر او عالم تلعب به الجهال
یا غنی کے جو محتاج ہو جاوے اور عالم کے کہ جسکے ساتھ جاہل لعب کرتے ہیں۔

(۵۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْعُلَمَاءُ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ وَخُلَفَاءُ الْأَنْبِيَاءِ

اور آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ علما جنت کی کنجیاں

وَقَالَ الرَّاوِي الْإِنْسَانُ لَا يَكُونُ مِفْتَاحًا إِنَّمَا الْمَعْنَى

اور انبیا کے خلیفہ ہین - اور راوی کہتا ہے کہ انسان تو کنجی نہین ہو سکتا سوائے

أَنَّ عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ مِفْتَاحَ الْجِنَانِ وَالدَّلِيلُ عَلَيْهِ أَنَّ

اس کے نہین کہ معنی یہ ہے کہ اون کے پاس علم ہے جو کہ جنت کی کنجی ہے۔ اور

مَنْ رَأَى فِي النَّوْمِ أَنَّ بِيَدِهِ مِفْتَاحَ الْجَنَّةِ فَإِنَّهُ يُؤْتَى عِلْمًا

اس امر پر دلیل یہ ہے کہ تحقیق جو شخص کہ خواب مین دیکھتا ہے کہ اوسکے ہاتھ مین جنت

فِي الدِّينِ -

کی کنجی ہے تو اوسکو علم دین کا دیا جاتا ہے -

(۵۳) وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَوٰةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى فِي

اور حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ تحقیق اللہ تعالے کیلئے

كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَلْفُ رَحْمَةٍ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ الْغَافِلِينَ وَ

ہر دن اور رات مین اپنی تمام مخلوقات پر غافل ہو یا بالغ یا غیر بالغ ایک ہزار رحمت

الْبَالِغِينَ وَغَيْرِ الْبَالِغِينَ وَتِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ رَحْمَةً

ہے لیکن نو سو ننانوین رحمت بالخصوص علما اور طالب علمون کے لئے ہے اور

لِلْعُلَمَاءِ وَطَالِبِي الْعِلْمِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالرَّحْمَةُ الْوَاحِدَةُ لِسَائِرِ النَّاسِ

ایک رحمت باقی آدمیون کے لئے -

(۵۴) وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَوٰةُ وَالسَّلَامُ قُلْتُ يَا جِبْرَائِيلُ أَيُّ

آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مین نے کہا اے جبرئیل

الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ لِأُمَّتِي قَالَ الْعِلْمُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ النَّظَرُ

کونسا عمل میری امت کے لیئے افضل ہے تو اوس نے کہا کہ علم ہے مین نے کہا اسکے

الی العالم قلت ثم ای قال زیارة العالم

بعد کون تو کہا عالم کی طرف نظر کرنے کہا مین نے اسکے بعد کونسا تو کہا عالم کی

ثم قال ومن کسب العلم للہ واراد بہ صلاح

زیارت کرنی پہر کہا کہ جو شخص کہ اللہ کے لیئے علم کو حاصل کرتا ہے اور اس سے اپنی

نفسہ وصلاح المسلمین ولم یرد بہ غرضا من

نفس اور مسلمانوں کی درستی چاہتا ہو اور کوئی غرض دنیا وی نہین چاہتا پس مین

الدنیا فانا کفیلہ بالجنۃ۔

اوس شخص کے لیئے جنت کے بارہ مین ضامن ہون۔

(۵۵) وقال علیہ الصلوۃ والسلام عشرۃ تستجاب

اور حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دس آدمی ہین جنکی

لہم الدعوۃ العالم والمتعلم وصاحب حسن

دعا قبول کیجاتی ہے۔ عالم اور متعلم اور نیک خلق والا اور مریض اور یتیم اور

الخلق والمریض والیتیم والغازی والحاج

غازی اور حاجی اور مسلمانوں کو نصیحت کرنے والا اور بیٹا اپنی والدین کا فرمانبردار

والناصح للمسلمین والولد المطیع لابویہ والمرءۃ المطیعۃ لزوجہا

اور عورت اپنے خاوند کے فرمان بردار۔

(۵۶) سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما العلم قال دلیل العمل قیل

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے سوال کیا کہ علم کیا چیز ہے فرمایا کہ

فما العقل قال قائد الخیر قیل فما الہوی قال مرکب المعاصی

دلیل ہی عمل پہر پوچھا کہ عقل کیا ہی فرمایا کہ پیشوائی خیر ہے پہر پوچھا کہ حرص کیا چیز ہے

قیل فما المال قال رداء المتکبرین قیل فما الدنیا قال
فرمایا کہ گناہون کی سواری ہے پہر پوچہا کہ مال کیا ہی فرمایا کہ متکبرون کی چادر ہی
سوق الاخرۃ۔
پہر پوچہا کہ دنیا کیا ہی فرمایا کہ بازار آخرت ہی۔
(۵۷) انہ علیہ الصلوۃ والسلام کان یحدث انسانا فاوحی اللہ
تحقیق آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام ایک انسان سے بات کر رہے تہے کہ اتنے
الیہ انہ لم یبق من عمر ھذا الرجل الذی یحدثہ الا ساعۃ
مین اللہ تعالی نے آنحضرت وحی ارسال کی کہ تحقیق اس شخص کی عمر سے کہ جس سے
وکان ھذا وقت العصر فاخبرہ الرسول بذلک فاضطرب
باتین کررہا ہی کسی قدر باقی نہین رہا مگر ایک ساعت اور وقت عصر کا تہا پس آنحضرت
الرجل وقال یا رسول اللہ دلنی علی اوفق العمل لی
صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کو اس امر کی خبر دی پس وہ شخص بے قرار ہو گیا
فی ھذہ الساعۃ قال اشتغل بالتعلم فاشتغل بالتعلم
اور کہا ای رسول اللہ کے بتلا تو مجہے وہ عمل جو بہت موافق ہو میرے لیے
وقبض قبل المغرب قال الراوی فلو کان شئی افضل
اس ساعت مین فرمایا کہ علم سیکہنے کا شغل کر پس علم سیکہنے مین مشغول
من العلم لامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ فی ذلک الوقت
ہوا اور مغرب سے اول اسکی روح قبض کیگئی۔ راوی کہتا ہی کہ اگر کوئی شئی علم سے افضل ہوتی تو آنحضرت
(۵۸) قال علیہ الصلوۃ والسلام الناس کلھم موتی
آن حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ سب آدمی
الا العالمون۔

مردہ ہین بجز عالمون کے ۔

(۵۹) عن انس قال علیہ الصلوٰۃ والسلام سبعۃ للعبد تجری
انس سے مروی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سات
بعد موتہ من علم علما او اجری نہرا او حفر بیرا او بنی مسجدا
چیزین ہین جو کہ بندونکے لئے مرنے کے بعد بہی جاری رہتے ہین ۔ جو شخص علم سکہلاوے یا نہر
او ورث مصحفا او ترک ولدا صالحا یدعولہ بالخیر
جاری کرے یا کنوان کہداوے یا مسجد بنا کرے یا قرآن کا وارث ہو یا ولد صالح چہوڑ جاوے جو اوسکے
او صدقۃ تجری لہ بعد موتہ فقدم علیہ الصلوٰۃ
لئے خیریت کی دعا کرتا ہو یا کوئی صدقہ جو کہ اوسکے لئے اوسکے مرنے کے بعد جاری ہو
والسلام التعلیم علی جمیع الانتفاعات لانہ روحانی
پس مقدم کیا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعلیم کو تمامی انتفاعات پر اسلئے کہ وہ روحانی
والروحانی ابقی من الجسمانیات ۔
ہے اور روحانی زیادہ باقی رہنے والا ہے جسمانیات پر ۔

(۶۰) اوصی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی علی ابن ابی طالب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو وصیت
رضی اللہ عنہ فقال یا علی احفظ التوحید فانہ راس
کی اور کہا کہ اے علی توحید پر محافظت کر ۔ اس لئے کہ یہی میرا راس المال
مالی والزم العمل فانہ حرفتی واقم الصلوٰۃ فانہا قرۃ
ہے اور عمل کو لازم رکہہ اس لئے کہ میرا پیشہ ہے اور نماز کو قایم رکہہ
عینی واذکر الرب فانہ بصیرۃ فوادی واستعمل العلم
اسلئے کہ وہ میری آنکہونکے ٹہنڈ ہیائی ہے اور رب کو یاد کر اسلئے کہ وہ میرے

فانہ میراثی۔
دلکی روشنی ہے اور علم کا استعمال کر اس لئے کہ وہ میری میراث ہے۔

(۶۱) قال علیہ الصلوٰۃ والسلام سائل العلماء

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ علما سے سوال

وخالط الحکماء وجالس الکبراء۔

کرا ور حکما سے اختلاط رکھہ اور کبرا سے مجالست رکھہ۔
اس حدیث میں علما کے تین قسم بیان ہوئے ہین ایک وہ کہ عالم باللہ ہون دوسرے وُہ کہ عالم بامر اللہ ہون تیسرے وُہ کہ دونون کے جامع ہون پہلے لوگ وُہ ہین جنکے قلوب پر معرفت آلہی مستولی ہو اور وُہ مستغرق جلال وجمال آسکے ہون اور علم احکام کے سیکھنے کی اونکو فرصت نہ ملے مگر بقدر ضرورت۔

دوسرے وُہ جو صرف عالم بامر اللہ ہین اور حلال وحرام وحقایق احکام کو جانتے ہین مگر اسرار آلہی سے واقف نہین ہوتے۔
تیسرے وُہ جو دونون سے واقف وآگاہ ہوتے ہین یہ لوگ عالم معقولات ومحسوسات کی حد مشترک ووسط مین ہوتے ہین کبھی تو خدا کی محبت مین مستغرق اور کبھی خلق پر مہربان ومشفق جب اودہر کا رخ کیا تو خلق سے بالکل بے خبر اور جب ادہر متوجہ ہوئے تو گویا انہین مین کے ایک یہ بھی بشر ہین یہ مرسلین وصدیقین کا طریقہ ہے۔ بہر حال اس حدیث مین علما سے مراد صرف عالم بامر اللہ ہین جنسے وقت حاجت مسائل حلال وحرام دریافت کرتے ہین اور حکما سے مراد عالم باللہ ہین جو امر اللہ کو نہین جانتے انداونکی مخالطت کا حکم ہے نہ سوال کا۔ اور کبرا سے مراد

عالم باللہ ہین جنکی مجالست کا حکم ہوا کیونکہ اونکی صحبت مین دنیا و آخرت کے منافع ہین۔

شقیق بلخی رحمہ اللہ نے انمین سے ہر ایک کے تین علامات بیان فرمائی ہین عالم بامر اللہ ذاکر بلسان ہوتا ہے نہ بقلب اور خلق سے بریا خایف ہوتا ہی نہ خالق سے اور بظاہر آدمی سے شرماتا ہے باطن مین خدا سے نہین حیا کرتا۔ عالم باللہ ذاکر و خایف و مستحیی تو ہوتا ہی مگر اوس کا ذکر بقلب ہوتا ہی نہ بلسان اور ریا سے ڈرتا ہے نہ معصیت سی اور اسی طرح دل سے حیا کرتا ہی نہ بظاہر۔ اور عالم باللہ و بامر اللہ ان چہیون صفات کا جامع ہوتا ہی۔ اس کا حد مشترک مین ہونا یہ ہے کہ درمیان عالم غیب و شہادت کے ہوتا ہی اور عالم بامر اللہ و باللہ دونون کا معلم ہوتا ہی اور دونون فریق اوسی کے محتاج ہوتے ہین اور وہ ان دونون سے مستغنی ہوتا ہے اور اوسکی مثال آفتاب کی سی ہے کہ اوسکی روشنی نہ کم ہوتی ہی نہ زیادہ اور عالم باللہ کی مثال چاندکی ہے کہ کم و زیادہ ہوتی رہتی ہی اور مثال عالم بامر اللہ کی چراغ کی سی ہے کہ خود جلتا ہی اور دوسرے اوس کے نور سے مستفید ہوتی ہین۔

(۶۲) تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستین سنۃ ایک ساعت کی فکر ساٹھہ سال کی عبادت سی بہتر ہے کیونکہ تفکر خدا تک پہونچاتا ہی اور عبادت سے صرف ثواب حاصل ہوتا ہی پس جو چیز کہ خدا تک پہونچائے اوس شئی سے جو کہ اوس کے غیر تک پہونچا ہی افضل و اعلی ہے۔ دوسری وجہ یہ کہ تفکر فعل قلب ہے اور طاعت عمل جوارح قلب جوارح سے اشرف ہے پس اوس کا فعل بہی اوسکے فعل سے اشرف ہوگا کیونکہ خدا تعالے

فرماتا ہے کہ (اقم الصلوٰۃ لذکری) پس نماز وسیلہ ذکر قلب ہے اور مقصود وسیلہ سے اشرف ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ علم اشرف ہے یہ سب اخبار تھے اب اون آثار کو ملاحظہ فرمائیے جو فضیلت علم کے بارہ مین وارد ہوئے ہین ۔

آثار

(۱) قال علی ابن ابی طالب لاخیر فی الصمت عن العلم

فرمایا ہے علی ابن ابی طالب نے کہ علم سے خاموش رہنے مین کوئی

کما لاخیر فی الکلام عن الجہل

خیر نہین ہے جیسے کہ جہل سے کلام کرنے مین کوئی خیر نہین ہے ۔

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ علم مال سے سات وجہ سے افضل ہے (۱) علم میراث انبیا ہے اور مال میراث فراعنہ (۲) علم نفقہ سے بڑھتا ہے اور مال گھٹتا ہے (۳) مال محافظ کا محتاج ہے اور علم خود اپنے صاحب کی محافظت کرتا ہے (۴) جب آدمی مرجاتا ہے تو اوس کا مال رہجاتا ہے اور علم اوسکے ساتھ جاتا ہے (۵) مال مومن و کافر سب کو ملتا ہے علم سوائے مومن کے نہین حاصل ہوتا (۶) عالم کے اہل دنیا محتاج ہین (۷) علم سے پل صراط کے گذرنے مین دقت نہ ہوگی اور مال کی وجہ سے دقت و مزاحمت ہوگی ۔

(۳) حضرت علی فرماتے ہین لفظ علم مین عین علو کے ہے اور لام لطف کا اور میم مروت کی ہے ۔

(۴) حضرت علی نے فرمایا کہ قوام دنیا کا چار چیزون پر ہے (۱) عالم جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے ۔ (۲) جاہل جو اپنے استاد سے عار نکرے

(۳) غنی جو مال سے بخل نہ کرے ۔ (۴) فقیر جو اپنی آخرت کو دنیا کے عوض نہ
بیچے ۔ جب عالم اپنے علم پر عمل نہ کرے تو جاہل جس کسی سے پڑھتا ہے اوس سے
عار کرنے لگتا ہے جب غنی بخل کرے تو فقیر اپنی آخرت دنیا کے بدلہ بیچ دیتا ہے
پس انپر خدا کی پھٹکار بستر بار ہو۔

(۵) ولعلیٍّ رضی اللهُ عنہ ۔ اَلنّاس من جهة التمثال اکفاء ۔ ابوهم آدم والام
اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقولہ ہے کہ آدمی باعتبار تمثال کے ہم کفو ہیں ۔ اگرچہ
حواء ۔ وان لم یکن لهم فی اصلهم حسب ۔ یفاخرون ۔
نہیں ہے واسطے اون کی باعتبار اصل کے حسب باپ اونکا آدم ہے اور مائی اونکی حوا ہے فخر کرے
به فالطین والماء ۔ ما الفضل الا لاهل العلم انهم ۔ علی الهدی
ہیں ساتھ اوسکے کیچڑ اور پانی ہے کسی کے لئے فضیلت نہیں سوای اہل علم کے اسلئے کہ
من استهدی ادلاء ۔ ووزن کل امرء ما کان یحسنه ۔ والجا
وہ ہدایت پر ہیں اور جو طلب ہدایت کی کرے اوسکو دلالت کرتے ہیں اور وزن
هلون لاهل العلم اعداء ۔ ففز بعلم ولا تجهل به ابداً ۔
ہر آدمی کا وہی ہے کہ جسکو اچھا جانتا ہے اور جاہل لوگ اہل علم کے دشمن ہوتے ہیں
اَلنّاس موتی واهل العلم احیاء ۔
پس علم کو حاصل کر اور علم سے کبھی جاہل نہ رہو اسلئے کہ باقی آدمی مردہ ہیں اور اہل علم زندہ ہیں

(۶) وله ایضاً ۔ رضینا قسمة الجبار فینا ۔ لنا علم وللجهال مال ۔
اور نیز حضرت علی کا مقولہ ہے کہ ہم اللہ تعالی کے تقسیم سے راضی ہیں ہمارے لئے علم
فان المال یفنی عن قریب ۔ وان العلم باق لا یزال ۔
ہے اور جاہلوں کے لئے مال اس لئے کہ مال جلدی فنا ہو جاتا ہے اور تحقیق علم ہمیشہ تک باقی رہتا ہے

(۷) محمد بن حارث نے کہا ہے ۔ رایت رفیع الناس من کان عالماً ۔ وان

لم يكن فی قومہ بحبیب ﴿ اذا حل ارضا عاش فیها بعلمہ ﴿ وما عالم
بصیب ﴿ نہ ہو۔ جو وقت علم والا شخص کسی زمین حلول کرتا ہے تو اوسمین اپنی
فی بلدۃ بغریب ﴿
علم کی برکت سے عیش کرتا ہے اور کوئی علم والا کسی شہر مین غریب نہین ہوتا۔

(٨) ذو اللسانین نے کہا ہے ؎ العز مخصوص بہ العلماء ﴿ ما للانام
عزت کے ساتھ عالم ہی مخصوص ہین ﴿ اونکے سوا دوسرے
سواہم ما شاؤا ﴿ ان الاکابر یحکمون علی الوریٰ ﴿ وعلی الاکابر
آدمیون کو لیئے جو کچھ کہ چاہین میسر نہین ہوتا۔ بڑے لوگ مخلوقات پر حکم رانی کرتے ہین۔ اور اون
تحکم العلماء ﴿۔
بڑون پر علما لوگ حکمرانی کرتے ہین۔

(٩) اور ریاشی نے کہا ہے ؎ طلبت یوما مثلا سائرا ﴿ فکنت فی الشعر
مین ایک روز ایک مثل شایع اور مرج کا طالب ہوا پس
لہ ناظما ﴿ لاخیر فی المرء اذا ما غدا ﴿ لا طالب العلم ولا
جنے اوسکو شعر مین نظم کیا اور وہ یہ ہے کہ اوس آدمی مین خیریت نہین ہے جو وقت کہ صبح کرتا ہے اوس
عالما ﴿ ابو عبد اللہ حمیدی نے کہا ہے من لم یکن للعلم عند فنائہ ﴿ ارج فان بقاوہ
حالت کہ نہ تو وہ علم کا طالب ہے اور نہ عالم۔
کفنائہ ﴿ بالعلم یحیی المرء طول حیاتہ ﴿ فاذا انقضی احیاہ حسن ثنائہ ﴿۔

(١٠) بعض متقدمین نے کہا ہے ؎ یا طالبی علم النبی محمد ﴿ ما انتم وسواکم بسواء
ای حضرت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے طلب
وصلاح ما تجری بہ اقلامکم ﴿ ازکی واجح من دم الشہداء
والو تم اور تمہارے سوا برابر نہین ہے اور سیاہی اوس شی کی کہ چلتے ہین ساتھ

[illegible]

اوسکو تمہارے قلم مین بہت پاک اور بہت زیادہ ہین شہیدون کے خون سے۔

(۱۱) امام محمد بن حسن نے کہا ہے تعلّم فان العلم زین لاہلہ ؛ وفضل و
تو علم کو سیکھا اسلیے کہ تحقیق علم زینت ہے واسطے اہل علم کے اور

عنوان لاہل المحامد ؛ وکن مستفید اکل یوم زیادۃ
فضل اور عنوان ہے واسطے اہل محامد کے۔ اور ہو تو ہر روز مین طلب کرنے والا زیادتی کا

من العلم واسبح فی بحور الفوائد ؛ تفقہ فان الفقہ افضل
علم سے اور تیر تو فایدون کے دریاؤن مین۔ علم فقہ کو سیکھا اسلیے کہ علم فقہ کا ایک

قائد ؛ الی البر والتقوی واعدل قاصد ؛ ہو العلم
پیشوا ہے کہ نیکوئی اور تقوی کی طرف پہونچاتا ہے اور بہت عادل قاصد ہے۔ علم فقہ کا

الہادی الی سنن الہدی ؛ ہو الحصن ینجی من جمیع
ایک جھنڈا ہے جو کہ رہنمائی کرتا ہے سنن ہدایت کی طرف۔ علم فقہ کا ایک قلعہ ہے جو کہ

الشدائد ؛ فان فقیہا واحدا متورعا ؛ اشد علی
نجات دیتا ہے تمامی مصیبتون سے اس لیے کہ تحقیق ایک فقہ کا جاننے والا پرہیزگار بہت

الشیطان من الف عابد ؛
ہزار عابد کے بہت غالب ہوتا ہے اوپر شیطان کے۔

(۱۲) قال الشافعی رحمۃ اللہ طلب العلم افضل من الصلوۃ
امام شافعی فرماتے ہین طلب کرنا علم کا نماز نفل سے افضل ہے ادائی فرض کے بعد

النافلۃ لیس بعد الفریضۃ افضل من طلب العلم
کوئی شئی علم کی طلب سے بڑھکر افضل نہین ہے

(۱۳) ومن اراد الدنیا والاخرۃ فعلیہ بالعلم
اور جو شخص کہ دنیا اور آخرت کو چاہتا ہے اوس پر لازم ہے کہ سیکھے علم کو۔

(۱۴) من تعلم العلم عظمت قیمتہ و من نظر فی الفقہ نبل قدرہ و

جو شخص علم کو سیکھتا ہے اوسکی قیمت بڑھ جاتی ہے اور جو شخص فقہ مین نظر کرتا ہے اوسکی

من نظر فی اللغۃ رقت طبعہ و من نظر فی الحساب جزل رایہ

قدر عظیم ہو جاتی ہے اور جو شخص علم لغت مین نظر کرتا ہے اوسکی طبیعت نازک ہو جاتی ہے اور جو شخص

و من نظر فی کتب الحدیث قویت حجتہ و من لم یصن نفسہ

حساب مین نظر کرتا ہے اوس کا فکر قوی ہو جاتا ہے اور جو شخص کتب حدیث مین نظر کرتا ہے اوسکی حجت

لم ینفعہ علمہ ۔

قوی ہو جاتی ہے اور جو شخص اپنے نفس کے حفاظت نہین کرسکتا اوسکو علم نفع نہین دیتا ۔

(۱۵) و قال وھب رحمہ اللہ تعالی یتشعب من العلم الشرف

وہب رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ علم سے شرافت پیدا ہوتی ہے اگرچہ علم والا کمینہ

و ان کان صاحبہ دنیا و العز و ان کان مھینا و القرب

ہو اور عزت ہوتی ہے اگرچہ علم والا در اصل بے عزت ہو اور قرب حاصل ہوتا ہے اگرچہ

و ان کان بعیدا و الغنا و ان کان فقیرا و المھابۃ و

علم والا بعید ہو اور غنا حاصل ہوتا ہے اگرچہ علم والا فقیر ہو اور رعب حاصل ہوتا ہے اگرچہ

ان کان وضیعا ۔

علم والا پستی مین ہو ۔

(۱۶) عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ آدمی اپنے گھر سے جبل تہامہ کے برابر گناہون کا بوجھ لیکر نکلے جب علم کی باتین سنے اور ڈرے اور گھر کو لوٹے تو ایک گناہ بھی اوسکے پلے نہین رہتا پس مجالس علما سے جدا مت ہو کیونکہ خدا نے کوئی مٹی مجالس علما سے زیادہ تر بزرگ زمین پر پیدا نہین کیا ۔

(۱۷) کمیل ابن زیاد فرماتے ہین کہ حضرت علی مجھے جبانہ کو لے گئے جب صبح ہوئے

تو فرمانے لگے کہ اے کمیل قلوب وعیہ مین پس بہتر وہی دل ہے جسمین زیادہ باتین سماوین جو کچھ مین تجھکو کہتا ہون اوسکو یاد رکھہ ۔ آدمی تین قسم کے ہین (۱) عالم ربانی (۲) متعلم جو نجات کے راستہ پر ہو (۳) ناکس فرومایہ جو ہر ایک کی اتباع کرے جدہر کی ہوا دیکھی اودہر ہو لیے جو کہ نور علم سے منور نہ ہوا اور جو رکن وثیق کی طرف التجا نہ لائے ۔ اے کمیل علم مال سے بہتر ہے کہ وہ تیرے حفاظت کرتا ہے اور تو مال کے مال کو نفقہ گھٹا دیتا ہے اور علم انفاق سے مزے کے ہو جاتا ہے اے کمیل علم کی معرفت زینت ہے جس سے انسان زندگی مین طاعت اور بعد مرنے کے ثواب اکتساب کرتا ہے علم حاکم ہے مال محکوم علیہ ہے

(۱۸) مصعب ابن الزبیر اپنے لڑکے کو کہتے ہین تعلم العلم فان کان لک مال کان
علم کو سیکھہ پس اگر تیرے
لک جمالا وان لم یکن لک مال کان العلم لک مالا ۔
پاس مال ہوا تو علم تیری جمال ہو جاوے گا اور اگر نہ ہوا تیرے پاس مال تو علم تیرے لئے مال ہو جاوے گا

(۱۹) ابن عباس سے روایت ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو اختیار دیا گیا کہ ملک ومال وعلم سے جس کو چاہین اختیار کرین پس سلیمان علیہ السلام نے علم کو اختیار کیا پس خدا نے علم کے ساتھ مال بھی دیا ۔

(۲۰) ابن عباس نے اپنے صاحبزادے کو فرمایا کہ علیک بالادب فانہ
لازم ہے تجھہ پر ادب کا سیکھنا اسلئے کہ وہ دلیل
دلیل المروۃ وانیس فی الوحشۃ وصاحب فی الغربۃ وقرین
ہے مروت کی اور انیس ہے وحشت مین اور رفیق ہے غربت مین اور قرین و ہمنشین ہے حضر مین اور
فی الحضرۃ وصدر فی المجلس ووسیلۃ عند انقضاء الوسائل
صدر ہے مجلس مین اور وسیلہ ہے وقت نہونی کسی وسیلہ دوسرے کے اور غنا ہے نزدیک نہ ہونے

وغنى عند انعدا ورفعة للخسيس وكمال للشريف وجلال الملك

اور بلندی ہو واسطے کمینہ کے اور کمال ہو واسطے شریف کے اور جلال ہو واسطے بادشاہ کے۔

(۲۱) حسن بصری کا ارشاد ہو کہ ہر طالب علم کی تسبیح ہے اور سیکہنا و نظر کرنا علم کا عبادت ہو جب اوسکو کپڑے پر سیاہی لگے تو گویا خون شہدا کا لگا اور اوس کا ایک قطرہ زمین پر گرے تو اوس کا نور چمکتا ہو جب وہ قبر سے اوٹہے تو اہل جماعت اوسکی طرف دیکھینگے اور کہینگے کہ یہ خدا کا خاص بندہ ہو جسکو خدا نے بزرگی دے اور انبیا کے ساتہ اوٹہایا ہے۔

(۲۲) ابن مبارک کا ارشاد ہے کہ اس امت مین فساد نہین واقع ہوا مگر خواص کی طرف سے اور وہ علما و غزاۃ زہاد تجار ولاۃ ہین ۔ علما ورثہ انبیا ہین زہاد عمال اہل ارض ہین غزاۃ جند اللہ ہین تجار امنا اللہ ہین ولاۃ رعاۃ ہین ۔ جب عالم دین گہٹا وے اور مال بڑہا وے تو جاہل کسکی اقتدا کرے زاہد غضب دنیا ہو جاوے تو تائب کسکی اقتدا کرے غازی طامع و مرائی ہو جاوے تو دشمن پر کیونکر فتح پاوے تاجر خائن ہو جاوے تو امانت کیونکر حاصل ہو راعی بہیڑیا ہو جاوے تو رعایت رعیت کون کرے اور کیونکر ہو۔

(۲۳) فقیہ ابو اللیث کہتا ہو کہ جو شخص عالم کے پاس بیٹہے اور کچھ نہ سیکہے و یاد کر سکے تو بہی اوسکو سات بزرگیاں ملتے ہین ۔ (۱) فضل متعلم پاتا ہے (۲) جب تک بیٹہا ہو گناہ سے باز رہتا ہو (۳) جب اپنے گہر سے نکلتا ہو تو اوسپر رحمت نازل ہوتی ہے (۴) جب علم کے حلقہ مین بیٹہتا ہو تو جسقدر رحمت نازل ہوتی ہو اوس مین وہ بہی شریک ہوتا ہو (۵) جب تک علم کی باتین سنتا ہو گویا طاعت مین ہے اور اوس کا ثواب لکہا جاتا ہو (۶) جب کوئی بات سنتا ہو اور نہین سمجہتا تو اس سے اوس کا دل تنگ ہوتا ہو اور محزون اور غمناک ہوتا ہو جیسے خدا کی قربت حاصل

ہوتی ہے کیونکہ انا عند المنکسرۃ القلوب - آیا ہے (۲۳) عالم کا اعزاز اور

یعنے مین قریب ہوا ون لوگونسے جو کہ شکستہ دل ہوتے ہین -

فاسق کا اذلال مسلمانونکو کرتے دیکھکر اوس کا دل فسق سے نفرت اور علم سے رغبت کرتا ہی اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجالست صالحین کا حکم دیا ہی -

(۲۴) خلیل کہتا ہی کہ چار قسم کے لوگ ہین ایک وہ کہ عالم ہو - اور یہ بھی سمجھے کہ مین عالم ہون ایسی کی اتباع کرو دوسرا وہ کہ جانیوالا ہو اور یہ نہ سمجھے کہ مین جانیوالا ہون ایسا شخص نائم ہی اوسکو بیدار کرو - تیسرے وہ کہ نہین جانتا اور جانتا ہے کہ نہین جانتا وہ مسترشد ہی اوسکو ارشاد کرو - چوتھا وہ کہ نہین جانتا اور نہین جانتا کہ نہین جانتا ہی وہ شیطان ہی اوس سے اجتناب کرو - ؎ آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند ٭ اسپ طرب از گنبد گردون بجہاند ٭ آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند ٭ آن خر خویش بمنزل برساند ٭ آنکس کہ نداند و نداند کہ نداند ٭ درجہل مرکب ابد الدہر بماند -

(۲۵) اخرج عن یزید بن مذعور قال رایت الاوزاعی فی منامی

اخراج کیا گیا ہی یزید بن مذعور سے کہ کہا اوس نے کہ دیکھا مینے اوزاعی کو اوسکے

بعد موتہ فقلت یا اباعمرو دلنی علی شیء اتقرب بہ الی اللہ قال

مرنیکے بعد ایک خواب مین پس کہا مین نے اسے اباعمر مجھے ایسی چیز بتلا کہ جسکے ذریعہ سے مین

ما رایت ھناک درجۃ ارفع من درجۃ العلماء ومن بعد

اللہ کا قرب حاصل کرون تو اوزاعی نے کہا کہ مین نے یہان کوئی ایسا بلند درجہ نہین دیکھا جو

ھم درجۃ المحزونین -

علما کے درجہ سے بلند ہو اور بعد درجہ علما کے درجہ غمگینونکا ہے -

(۲۶) اخرج عن عبد الرحمن بن زید بن اسلم قال رایت

اخراج کیا گیا ہی عبدالرحمن بن زید بن اسلم سے کہ کہا اوس نے کہ دیکھے اپنے باپ کو خواب
ابی فی المنام بعد موتہ وعلیہ قلنسوۃ طویلۃ فقلت ما فعل اللہ
مین اوسکے مرنیکے بعد دیکھا اور تہیز اوسکے سر پر ایک لمبی کلاہ دیکھی پس مینے کہا
بک فقال زینتی بزینۃ العلم فقلت این مالک بن انس قال
کہ تیرے ساتھ اللہ نے کیسا معاملہ کیا ہے کہا کہ مجھے اللہ نے علم کی زینت سے
سالک فوقًا فوقًا فلم یزل یقول فوق فوق ویرفع راسہ حتی سقطت
مزین کیا ہے پہر مینے کہا مالک بن انس کہا ہے کہا کہ مالک اوپر اوپر ہے پس ہمیشہ
قلنسوۃ عن راسہ۔

اوپر اوپر کہتا گیا اور سر اوٹہاتا گیا حتے کہ اوس کے سر سے کلاہ گر گئے۔

(۲۷) العالم ارأف بالتلمیذ من الاب والام لان الاباء
علم والا شاگرد کے ساتھ باپ اور مائی سے زیادہ تر مہربان ہوتا ہی اسلئے
والامھات یحفظونہ من نار الدنیا وآفاتھا والعلماء
کہ باپ اور مائی اوسکو دنیا کے آگ اور آفات سے نگاہ رکہتے ہین اور علما
یحفظونہ من نار الآخرۃ۔

اوسکو آخرت کی آگ سے نگاہ رکہتے ہین۔

(۲۸) سکندر سے کسی نے پوچھا کہ باپ بہتر یا استاد تو اوس نے جواب دیا کہ استاد کیونکہ باپ مجھے آسمان سے زمین پر لایا اور استاد زمین سے آسمان پر لے گیا۔

(۲۹) فتح موصلی نے فرمایا کہ جیسا کہ مریض کا کھانا پینا و دوا بند کر دیا جاوے تو مر جاتا ہی اسیطرح علم و فکر حکمت سے باز رکھنے سے آدمی کا دل مرجاتا ہے۔

(٣٠) بعض مفسرین نے (فاحتمل السیل زبدا رابیا) کی تفسیر میں سیل سے علم مراد لی ہے اور اس تشبیہ کے پانچ وجوہ بیان کئے ہیں (١) پانی جیسے اوپر سے اترتا ہے علم بھی اوپر سے دل پر اترتا ہے (٢) جیسے کہ پانی سے زمین کی اصلاح و سرسبزی ہوتی ہے اسیطرح آدمیوں کی اصلاح و سرسبزی علم سے ہوتی ہے (٣) جیسے کہ کھیتی و نباتات بدون پانی کے نہیں اوگتی اسیطرح اعمال و طاعات بدون علم کے نہیں ہوسکتے اور نہ تشریف صحت و قبولیت کی سرسبزی اور بہرہ مندی حاصل کرتے ہیں (٤) جس طرح بارش منبع رعد و برق ہے اسیطرح علم بھی وعد و وعید کا منبع ہے (٥) بارش جس طرح نافع و ضار ہے اوسیطرح علم بھی نافع ہے جو اوس پر عمل کرے اور ضار ہے اوس پر جو عمل نہ کرے۔

(٣١) باغ دنیا پانچ چیزوں سے زینت پکڑتا ہے یعنی علم علماء عدل امراء عبادۃ عبادت امانت تجار راستی محترفین سے۔ ابلیس نے پانچ انکے ضد انکے ساتھ لگا دی حسد علم کے ساتھ ریا عبادت کے ساتھ جور عدل کے ساتھ خیانت امانت کے ساتھ غش و کھوٹ راستی [illegible] کے ساتھ۔

(٣٢) خدا تعالیٰ نے سات چیزیں سات شخصوں کو سکھائیں (١) حضرت آدم علیہ السلام کو اسماء کا علم دیا (وعلم آدم الاسماء کلہا)
یعنے سکھلا دئے آدم کو تمامی اسماء۔

(٢) حضرت خضر علیہ السلام کو علم فراست عطا کیا (وعلمناہ من لدنا علما)
اور سکھلایا ہمنے اپنے پاس کا علم

(٣) حضرت یوسف علیہ السلام کو علم تعبیر (رب قد آتیتنی من
اے رب تحقیق دیا ہے تو نے مجھے

الملک وعلمتنی من تاویل الاحادیث (۴) اور داؤد علیہ السلام
ملک اور سکھلا دیا ہر تو نے مجھے تاویل احادیث کا علم۔
کو صنعت درع سکھایا (وعلمناہ صنعۃ لبوس لکم) (۵) اور سلیمان علیہ السلام
کو منطق الطیر (یا ایھا الناس علمنا منطق الطیر) (۶) عیسی علیہ السلام کو علم
توراۃ و انجیل (ویعلمہ الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل) (۷)
اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیہم السلام کو شرع و توحید کا علم دیا (وعلمک
ما لم تکن تعلم) (ویعلمھم الکتاب والحکمۃ) (الرحمن علم
القرآن) پس علم آدم سبب حصول سجدہ تحیت ملائکہ ہوا اور علم خضر باعث شاگردی
موسی و یوشع اور علم یوسف سبب وجدان اہل و مملکت اور علم داؤد سبب وجدان زیادت
و درجت و علم سلیمان سبب وجدان بلقیس و ملکہ و علم عیسی سبب زوال تہمت جو اوس
کی والدہ پر ہوئی تھی اور علم محمد صلعم سبب شفاعت امت ہوا۔ جب کہ حضرت آدم علیہ السلام
نے علم اسماء مخلوقات سے تحیہ ملائکہ کا رتبہ و عزت پائی تو جو کوئی ذات خالق اور
اوسکے صفات کا علم حاصل کرے تو کیا وہ تحیہ ملائکہ کا مستحق نہ ہوگا بلکہ تحیہ رب العزت کا
مستحق ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد ہوا سلام قولا من رب رحیم جب
حضرت خضر علم فراست سے صحبت موسی پاویں تو علم حقیقت سے صحبت حضرت
ختمی مآب صلعم کی توقع کیوں نہ کی جائے فاولیک مع الذین انعم اللہ
پس وہ لوگ اون لوگون کے ساتھ ہونگے کہ جنکو نعمتیں
علیھم من النبین جب یوسف علیہ السلام نے تاویل رویا سے حبس سے نجات
دین ہین اللہ نے نبیون سے۔
سے نجات پائی تو جو کہ علم تاویل کتاب اسمی کا رکھتا ہے حبس شبہات سے
نجات نہ پاویگا کہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

اور ہدایت دیتا ہی جسکو کہ چاہتا ہی طرف راہ سیدہی کے ۔
یوسف علیہ السلام جب کہ علم تاویل احادیث کیوجہ سے خدای تعالی کی منت مانتی اور احسان جتاتی ہین تو جو عالم کہ تاویل و تفسیر کتاب اللہ کو جانے تو کیا وہ سزاوار اظہار امتنانات و احسان الہی نہین ہے کونسی نعمت اس سے زیادہ ہو سکتی ہے کہ خدا تعالی اپنی کتاب کا مفسر بنا دے اور اپنا ہمنام اور اپنے نبی کا وارث اور اپنی خلق کا داعی اور اپنی بندونکا واعظ اور اپنی اہل بلد کا سراج اور اپنے خلق کا قائد راہ جنت اور عقاب دوزخ سے زاجر اور باز رکہنے والا ہو حدیث شریف مین آیا ہی ۔
العلماء سادة والفقهاء قادة ومجالستهم زيادة ۔
علما سردار ہین اور فقہا پیشوا ہین اور صحبت اونکی موجب زیادتی ہی ۔
(۳۳) مومن طلب علم کا راغب نہین ہوتا جب تک کہ چھ چیزین اپنے مین نہین دیکھ لیتا (۱) خدا کا حکم ادائی فرائض کا ہی اور اوس سے بہی بدون علم کے اجتناب ممکن نہین (۲) خدا کا حکم ترک معاصی کا ہے اوسکے ادائی پر قادر نہین ہو سکتا ۔ (۳) خدا نے اپنی نعمتونکا شکر واجب کیا ہی اور بدون علم کے شکر ادا نہین کر سکتا ۔ (۴) خدا نے انصاف کا حکم فرمایا ہی اور بدون علم کے انصاف نہین کر سکتا ۔ (۵) خدا نے بلا پر صبر کا حکم فرمایا ہی اور بدون علم کے صبر ممکن نہین (۶) خدا نے شیطانکی مخالفت و عداوت کا حکم فرمایا ہی اور بدون علم اس حکم کی تعمیل نہین کر سکتا ہی ۔
(۳۴) جنت کی راہ چار شخصونکے ہاتہ مین ہی عالم زاہد ۔ عابد ۔ مجاہد ۔ اگر زاہد سچا ہو تو نور و امن دیتا اگر عابد سچا ہو تو خوف اگر مجاہد سچا ہو تو توفیق شکر و ثنا اگر عالم سچا ہو تو حکمت عطا فرماتا ہی
(۳۵) چار چیزین چار چیزونسے طلب کرنی چاہئین مکانسے سلامتی مصاحب سے بخشش و کرامت مال سے فراغت علم سے منفعت اگر موضع و مکانسے سلامتی نہ حاصل ہو تو قید خانہ اوس سے بہتر ہے اور اگر دوست سے کرامت نہ ہو تو کتا اوس سے بہتر ہے اور مال سے فراغت نہ ہو تو مٹی اوس سے بہتر ہے اگر علم

سے منفعت نہ ہو تو موت اوس سے بہتر ہے۔

(۳۶) چار چیزین بدون چار چیزونکے پوری نہین ہوتین دین بدون تقوے کے قول بدون فعل کے مروت بدون تواضع کے علم بدون عمل کے پس دین بلا تقوی خطر ہے اور قول بلا فعل ہدر ہے مروت بلا تواضع شجر بلا ثمر ہے اور علم بلا عمل ابر بلا مطر ہے

(۳۷) کوئی شریف آدمی چار چیزونسے باز نہین رہ سکتا اگرچہ وہ بادشاہ وزیر وامیر کبیر ہو اپنے باپ کی تعظیم وتکریم سے جب کہ وہ مجلس مین آوے مہمان و استاد کی خدمت سے اور جس بات کو وہ نہین جانتا اوسکے سوال ودریافت کرنے سے اوس شخص سے جو کہ اپنے سے زیادہ جانتا ہو۔

(۳۸) حضرت سلیمان ہدہد کے محتاج صرف علم کے وجہ سے ہوئے تھے۔

(۳۹) کتاب کلیلہ و دمنہ مین ہے وہ لوگ جنکے حقوق کا استخفاف نہ کیا جائے تین ہین۔عالم۔سلطان۔اخوان۔جس نے کہ عالم کا استخفاف کیا اوس نے اپنے دین کو برباد کیا جس نے کہ بادشاہ کا استخفاف کیا اوس نے اپنے دین کو خراب کیا اور جسنے کہ اخوانکا استخفاف کیا اوس نے اپنی دوستی و مروت کو خاک مین ملایا۔

(۴۰) سقراط کہتا ہے کہ علم کی فضیلت پر یہ امر کفایت کرتا ہے کہ آدمی کے اور امور مین دوسرے لوگ مدد و شرکت کر سکتے ہین دنیا کے سارے کامون مین اور ہر دونکی خدمت ممکن ہے مگر خدمت علم مین سوائے اوسکے ذات کے دوسرا شرکت نہین کر سکتا خود ہی کو اوسکی خدمت کرنی پڑتی ہے علم کو نہ کوئی چھین سکتا ہے نہ چرا سکتا ہے برخلاف آدمی کے دوسرے اشیاء و مقبوضات و مملوکات کے کہ چھینی و چرائی جا سکتے ہین۔

(۴۱) بعضونکا قول ہے کہ اپنے بھائیون کی مردہ دلون کو نور چیا نسے منور و زندہ

گردو جیسے کہ قلبہ رانی سے اراضی موات کا احیا کرتے ہو کیونکہ نفس کا شہوات
وشبہات سے دور رہنا زمین کے صالح نبات ہونے سے افضل ہے ۵

وفی الجہل قبل الموت موت لاهله ۰ واجسامهم قبل القبور قبور ۰
اور جہل میں جاہل کو مرنے سے اوّل موت ہے اور جاہلوں کے اجسام قبروں سے اوّل قبور میں مخفی ہیں

وان امرأ لم یحیی بالعلم میت ۰ ولیس له حتی النشور نشور
اور جو شخص کہ علم سے زندہ نہیں ہے وہ مردہ ہو اور نہیں ہے واسطے اوس کے یوم نشور تک نشور

(۴۲) ولآخرہ اخو العلم حی خالد بعد موته ۰ واوصاله تحت
علم والا آدمی مرنے کے بعد ہمیشہ زندہ رہتا ہے حالانکہ اوس کے اوصال مٹی کے نیچے بوسیدہ ہوگی
التراب رمیم ۰ وذو الجہل میت وهو ماش علی الثری ۰ یظن
ہوتے ہیں ۔ اور جاہل آدمی مردہ ہے حالانکہ وہ زمین پر چلتا ہے وہ تو
من الاحیاء وهو عدیم ۰
اپنے کو زندوں میں سے شمار کرتا ہے حالانکہ وہ مردہ ہے ۔

(۴۳) قیل العلم وسیلة الی کل فضیلة ۔
کہا گیا ہے کہ علم ہر فضیلت کا وسیلہ ہے ۔

(۴۴) العلم یرفع المملوک الی مجالس الملوک ۔
علم غلام کو بادشاہوں کی مجلسوں تک رفعت بخشتا ہے ۔

(۴۵) لولا العلماء لهلک الامراء وانما العلم الارباب ولایة لیس
اگر علما نہ ہوتے تو امیر ہلاک ہو جاتے ۔ اور سوائے اسکے نہیں کہ اہل علم کو سلطنت علم کی ایسی
لها عزل ان الامیر هو الذی یضحی امیرا عند عزله ان زال
ولایت ہے کہ اوسکے لئے معزولی نہیں ہے ۔ تحقیق امیر وہی شخص ہے جو کہ معزولی کے وقت
سلطان ولایته کان سلطان فضله ۔

ہی امیر رہے اگر اوس کا سلطان و لائت جاتا رہو تو اوسکے فضل کے سلطان مین رہے۔

(۴۶) سے ان الملوک لیحکمون علی الوریٰ ۔ وعلی الملوک
تحقیق بادشاہ مخلوقات پر حکم کرتے ہین لیکن بادشاہون پر
لتحکم العلماء ۔
عالم لوگ حکومت کرتے ہین۔

وجوہ و شواہد عقلیہ بر فضیلت علم

(۱) دنیا کے تمامی امور چار قسمونکے ہین (۱) ایک وہ جن سے عقل برا منے رہے اور شہوت ناراض ہو مثل امراض و مکارہ کے۔ دوسرے وہ کہ شہوت راضی ہو اور عقل ناراض مثل کل معاصی کے۔ تیسرے وہ کہ عقل و شہوت دونون اوس سے راضی رہین وہ علم ہے۔ چوتھے وہ کہ دونون ناراض ہون وہ جہل ہے۔ پس علم و جہل مین جنت و دوزخ کا تقابل ہے یعنی جیسے آگ سے عقل و شہوت دونون ناراض ہین اوسی طرح جہل سے راضی نہین ہوتی اور جیسے یہ دونون جنت سے راضی ہین اوسی طرح علم سے راضی و خوش ہین اِس سے معلوم ہوا کہ جو شخص جہل سے راضی رہتا ہو گویا وہ آگ سے راضی ہے اور جو کہ علم کو دوست رکہتا ہو اور اوس مین مشغول رہتا ہو گویا جنت مین ہے جسکو علمی شغل و مشغلہ ہوا وسکو کہا جائے گا کہ تجھکو جنت کی عادت ہو جنت مین داخل ہوا اور جو جہل پر اکتفا کرے گا اوسکو کہا جائے گا کہ تو دوزخ کا عادی ہے دوزخ مین چلا جا۔

(۲) علم کے جنت اور جہل کے دوزخ ہونے پر یہ امر دلالت کرتا ہو کہ کمال لذت ادراک جمیعت اور کمال الم محبوب کی دوری و مہجوری مین ہے زخم سے الم

درد ہوتا ہے کہ وہ اجزاے متصلۂ بدنکو آپس مین سے دور کر دیتا ہے جو اتصال باہمی کو چاہتے ہین۔ اور آگ سے بہ نسبت زخم کے اسلیئے زیادہ تر درد ہوتا ہے کہ آگ سرے سے خود اجزائے بدن کو ہی فنا کر دیتی ہے زخم مین صرف اجزائے بدن کے مفارقت تھی یہان سرے سے اجزا مفقود ہوجاتے ہین یہ تفریق چونکہ اوس سے اشد ہے اس کا الم بہی اشد ہوتا ہے لذت ادراک محبوب کا نام ہے کہانے کی لذت طعوم موافقہ بدنکا ملنا نظر کی لذت مرئیات مرغوبہ کا میسر ہونا جسکے حصول سے طالب کو تسکین ہوتی ہے اس سے واضح ہوگیا کہ لذت ادراک محبوب والم ادراک مکروہ کا نام ہے۔

جب یہ دریافت و معلوم ہوچکا تو ہم کہتے ہین کہ جسقدر زیادہ تر خوض و شدت کے ساتہ ادراک ہوا ور مدرک اشرف واکمل اور مدرک انقی وابقے ہو لذت بہی اشرف واکمل ہوگی۔ اور بیشک مدرک علم روح ہے جو بدن سے اشرف ہے اور ادراک عقلی ادراک بدنی وحسی سے زیادہ تر اشرف واکمل وانقی وابقے ہے۔

(۳) علم باعتبار معلوم کے بہی اشرف ہے کیونکہ خدا اور اوسکی جمیع مخلوقات ملائکہ افلاک عناصر جمادات نباتات حیوانات اور سارے احکام اوامر نواہی وتکالیف شرعی ہین اور کونسا معلوم ان سب سے عالیتر واشرف واعز ہوسکتا ہے پس ثابت ہوگیا کہ کوئی کمال ولذت کمال علم ولذت علم سے فایق و برتر نہین ہے اور کوئی تفاوت و نقصان مافوق تفاوت و حرمان جہل کے نہین ہے۔ دن رات دیکہتے ہین کہ جب کوئی مسئلہ کسی سے پوچہا جاوے تو درصورت جواب مجیب کو مسرت وخوشی ہوتی ہے اور

درصورت جہل و عدم جواب شرمندہ ہو جاتا و سر جھکا لیتا ہے ۔
(۴) علم کی صفت شرف کا اور جہل کا صفت نقص و زوال سے ہوتا ہے کیونکہ
عقلا کے پاس یہ ثابت ہے کہ کسی عالم کو جاہل کہیں تو
اس سے باوجود کہ جانتا ہے کہ یہ خلاف واقع و جھوٹ ہے ناخوش
ہوتا ہے اور اگر کسی جاہل کو عالم کہا جائے تو باوجودیکہ وہ یہ جانتا ہے
کہ وہ حقیقتاً ایسا نہیں ہے مگر مسرور و خوش ہوتا ہے اس سے معلوم
و ثابت ہوتا ہے کہ علم بوجہ شریف بالذات ہے اور جہل رذیل و ذلیل
بالذات ہے ۔
(۵) صاحب علم کتنا ہی کمزور نحیف و ضعیف کیوں نہ ہو معظم و محترم و
مکرم ہوتا ہے حتی کہ حیوان وحشی و مفترس بھی جب انسان کو دیکھتا ہے
تو اوس کا ایک قسم کا احتشام کرتا ہوا ڈرتا ہے اگرچہ حیوان کتنا ہی
قوی اور تنومند کیوں نہ ہو ۔
اسی طرح رعاۃ و حکام وقت جب کسیکو اپنی میں سے بلحاظ فضل و عقل
زیادہ پاتے ہیں تو اوسکی بالطبع بہ رغبت مطیع و منقاد ہو جاتے ہیں
پس علما اگر کوئی اونکی معاندت نکرے تو بالطبع اون لوگوں پر
رعب سا ہو جاتا ہے جو اون سے از روئے علم کم و کاہل ہیں ۔ اسیوجہ
سے اکثر جاہل ہمیشہ علما و فضلا کے حاسد و معاند رہتے ہیں ۔ علم سیر
کے جاننے والونپر واضح ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے معاند جو آپ کے قتل کے درپے تھے جب کبھی سامنے آتے تو آپ
علم لدنی کا رعب اون جہلہ پر اسقدر غالب آتا کہ وہ اپنے ارادہ
فاسدہ سے کامیاب نہ ہو سکتے اور مرعوب ہو جاتے اور مارے

ہیبت و دہشت سے کانپنے لگتے اور ہتیار گر پڑتے۔
سفیر کسرے و حضرت عمر کا قصہ مشہور و معروف ہے کہ آپ کو باہمہ سادگی
و خاکساری و افتادگی دیکھکر کانپنے لگا اور بے اختیار کہنے لگا کہ ع
ہیبت این مرد صاحب دلق نیست ٭ ہیبت حق است این از خلق نیست
(۶) بلا شبہ ہر ایک ادنی اور اعلی جانتا ہے کہ انسان سایر حیوان سے
افضل ہے اوسکی فضیلت بوجہ صولت و قوت کے نہین ہے کیونکہ بہت سے
حیوانات اس صفت مین اوسکے مساوی بلکہ اوس سے کہین فائق ہین پس
بالضرور یہ فضیلت کسی حریت و نورانیت و لطیفہ ربانی کی جہت سے ہر جوانسان
سے مخصوص ہے جسکی وجہ سے وہ ادراک و اطلاع حقایق اشیا پر قادر ہے
(۷) جاہل گویا سخت تاریکی و اندہیاری مین ہے جو کسی شئے کو ہرگز دیکھہ نہین
سکتا اور عالم کی پرواز و پہونچ و رسائی اقطار سماوات و ملکوت و جبروت تک
ہوتی ہے وہ موجود و معدوم و واجب و ممکن و محال کے حقایق کی عالم
معقول مین سیر کرتا ہے اور ان کے تقسیم کو ملاحظہ کرتا ہے کہ جوہر و عرض
و بسیط و مرکب ہر او ان کے انواع و انواع الانواع و اجزا و اجزاء الاجزا ر
اور اوس جز کو جو مشترک ہو اور جو ممتاز ہے غیر سے اور ہر ایک کا
اثر اور اوسکے موثر و معلول و علت و لازم و ملزوم و کلیت و جزئیت و
واحد و کثیر وغیرہ امور کو دریافت کرتا و دیکھتا ہے جس سے اوس کی
عقل بمنزلہ ایک کتاب کے ہو جاتی ہے جسمین کل تفاصیل و اقسام درج ہون
پس کونسی سعادت و درجت اس مرتبت و حالت سے فائق و برتر
ہو سکتی ہے۔ جب کسی آدمی کو یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے تو دوسرے
جاہل اوس سے سیکہہ کر عالم بنتے ہین پس ایسے شخص کا نفس ناطقہ عالم

ارواح مین مثل آفتاب عالمتاب کے ہوتا ہو کہ دوسرے نفوس کی حیات ابدے وتنویر علمی کا واسطہ ہنجاتا ہو کیونکہ یہ کامل و مکمل ہونے کی وجہ سے خلق وخالق کے درمیان واسطہ ہو جاتا ہو اسلئے حق تعالے فرماتا ہے کہ ینزل الملائکۃ بالروح من امر ربہ) مفسرون نے اس روح کی تفسیر علم و قرآن کے ساتہ کی ہے۔ جسطرح بدن بلا روح مردہ ہے اسی طرح روح بدون علم میت ہے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ (وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا

اور اسی طرح وحی کی ہم نے طرف تیرے روح کو اپنی امر سے

پس علم روح الروح و نور النور و لب اللب ہے اس سعادت کی خاصیت یہ ہے کہ وہ باقی غیر فانی ہوتی ہے کیونکہ تصورات کلیہ مین زوال و انتقال کو دخل نہین ہوتا الحاصل جب یہ سعادت درجۂ نہایت و غایت جلالت مین ہے اور ابدالآباد باقی رہتی ہے تو اکمل و اشرف و اعز سعادات دینی و دنیوی ہوئی۔

(۸) بعثت انبیا صرف خلق کو حق کی طرف دعوت کرنے کے لئے ہوتی ہے چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہو (ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ

بلا تو طرف راہ اپنی رب کی ساتہ حکمت اور

الحسنۃ - قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن

نصیحت حسنہ کو۔ کہہ تو یہ کہ راستہ ہو میرا بلاتا ہون مین طرف اللہ کے بیچ ادس (اتبعنی) اور یہ امر موقوف بہ حکمت و علم و بصیرت و فکر ہے اور دعوت حال کے کہ ہوتا ہین اور میرے تابعین بصیرۃ پر۔

بدون تعلم و تعلیم کے پورے نہین ہوسکتی۔ حضرت آدم علیہ السلام سے چلو اور خاتم الانبیا کے حالات تک دیکھو اور ہمارے قول کی تصدیق کرو ابو البشر کا مسجود خلائق و خلیفہ ہونا و مبرکت و دولت علم خلافت اجتبا پانا

سبکو معلوم ہے ۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھو کہ کس طرح اولاً طلب علم مین
مشغول ہوئے پہلے جب رات ہوئی تو کوکب سے قمر کی طرف قمر سے شمس
کی طرف اپنی فکر مین انتقال کرتے گئے یہانتک کہ بالبرہان شرک سے
اعراض کیا اور مقصود کو پایا اور کہا کہ (اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی
تحقیق مینے پھیرا ہے موہنہ اپنا واسطے
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ)۔ اس لیئے خدائے تعالےٰ نے اونکی تعریف
اوس ذات کے کہ جس نے پیدا کیا ہے آسمانون اور زمین کو۔
کی و تشریف رفع درجات عطا فرما کے (وَتِلْکَ حُجَّتُنَا آتَیْنَاهَا اِبْرَاهِیْمَ
اور یہ حجت ہی ہماری دی ہے ہمنے
عَلٰی قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَاءُ) جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مبدء
ابراہیم کو واسطے غلبہ کے اوپر قوم اوسکی کے بلند کرتے ہین ہم درجے اونلوگون کا کہ جانتے ہین ہم۔
سے فارغ ہوئی تو معاد کیطرف رجوع کیئے اور کہے کہ (رَبِّ اَرِنِیْ
ای رب دکھا تو مجھکو
کَیْفَ تُحْیِی الْمَوْتٰی) جب تعلم سے فارغ ہوئے تو تعلیم کیطرف متوجہ ہوئے
کس طرح زندہ کرتا ہی تو مردونکو۔
کبھی اپنے باپ سے محبت کی کہ (لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ) اور کبھی اپنی قوم کو
کیون عبادت کرتے ہو تم اوس چیز کی یہ سنتی ہو اور نہ دیکھتی ہو۔
کہا کہ (مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْ اَنْتُمْ لَهَا عٰکِفُوْنَ) کبھی اپنے وقت کے

کیا صو تین مین کہنے کے لیے بیٹھے ہو تم -

بادشاہ سے فرمایا (اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَاجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖ) پھر صالح و

کیا نہین دیکھا تو طرف اوس شخص کے جو کہ حجت لایا ابراہیم سے بہ نسبت رب اوسکے

ہود و شعیب کو دیکھو کہ وہ ابتداءً و انتہاءً اپنے اوایل و اواخر زمانہ مین کسطرح

تعلّم و تعلیم مین معروف و مشغول تھے اور دلایل مین نظر و فکر کرنے سے ارشاد

خلق کیا کرتے تھے -

اسیطرح حضرت موسی کا حال ہے کہ وہ فرعون اور اوسکی لشکر کے ساتھ بوجہ

دلایل پیش آتے تھے اور تعلیم راہ دین و نجات کرتے تھے -

ہمارے حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالکو دیکھو کہ خدا تعالے

جابجا آپ پر اپنی منت کا اظہار علم سے ہی فرماتا ہے کہ کہین کہتا ہے کہ وَوَجَدَكَ

ضَالًّا فَهَدٰى وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰى - امتنان علم کو امتنان مال پر مقدم کیا

اور پایا تجھے

اوس نے تجھے گمراہ پس ہدایت دی اور پایا تجھے فقیر پس غنی کر دیا -

کہین ارشاد فرماتا ہے کہ (مَا كُنْتَ تَدْرِىْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ)

تو نہین جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے اور نہ جانتا تھا ایمانکو ...

اور کہین فرماتا ہے کہ (مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ

تو نہین جانتا تھا

وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ) پہلے پہل جو آپ پر وحی اتری تو یہی کہ (اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ

اسکو پہلے اور نہ قوم تیری سے

پڑھ تو ساتھ نام رب اپنی کے

پھر کہا (وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ یہی دعا تھی کہ

اور سکھلایا اوسنے تجھے جو چیز کہ نہین جانتا تھا

رَبَّنَا اَرِنَا الْاَشْیَاءَ کَمَا ھِیَ) - رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً -

ای پروردگار ہمارے دکہلا ہمین اشیا کو جیسے کہ ہین - ای پروردگار میرے زیادہ دے تو مجہو علم

(۹) خدا تعالیٰ نے علم کو اپنی کتاب مین جا بجا اسمار شریفہ سے تعبیر فرمایا ہے

جس سے اوسکا شرف وفضل ثابت ہوتا ہے کہین حیات سے تعبیر کی ہے -

اَوَمَنْ کَانَ مَیْتاً فَاَحْیَیْنَاہُ - کہین روح سے فَاَوْحَیْنَا اِلَیْکَ رُوْحاً مِنْ اَمْرِنَا

یا وہ کہ وہ پس زندہ کیا ہمنے اوسکو پس وحی کی ہمنے طرف تیرے روحکو اپنی سے

کہین نور سے (اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ)

اللہ نور ہے آسمانون اور زمین کا -

(۱۰) خدا تعالیٰ نے صفت طالوتین بیان فرمایا ہے کہ (اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰہُ عَلَیْکُمْ وَزَادَہٗ

تحقیق اللہ تعالیٰ نے پسند کیا ہے اوسکو اوپر

بَسْطَۃً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ - علم کو جسم پر مقدم کیا - اسمین کچہہ شبہ نہین کہ

تمہارے اور زیادہ کی ہے اوسکو فراخی علم اور جسم مین -

مقصود تمامی نعمتون سے سعادت بدنی ہے اور سعادت بدنی سعادت مالی سے اشرف

واعز ہی جب سعادت علمی سعادت جسمی پر مقدم و راجح ہو تو سعادت مالیہ پر بطریق اولے

راجح ہوگی -

(۱۱) حضرت یوسف علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ (اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَائِنِ الْاَرْضِ اِنِّیْ

کر تو مجہے زمین کے خزانون پر اسلئے کہ مین زیادہ

حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ) آپنے - اِنِّیْ حَسِیْبٌ نَسِیْبٌ فَصِیْحٌ صَبِیْحٌ - وغیرہ نہین فرمایا

حفاظت کرنیوالا ہون اور زیادہ جاننے والا ہون اور زیادہ جاننے والا ہون -

اسی سے معلوم ہوا کہ علم سب صفات کمالیہ پر مقدم ہے۔

(۱۲) خدا تعالیٰ نے عذاب جہل کو عذاب نار پر مقدم فرمایا ہے کَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُوْنَ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ)

خبردار تحقیق وہ اس دن اپنے رب سے محجوب ہیں پھر تحقیق وہ دوزخ میں جاوینگے۔

(۱۳) علما نے کہا ہے کہ علوم مفصلہ امور مندرجہ ذیل کے لیئے ضروری و لازمی ہیں علم توحید آدمیوں کے لئے۔ علم سرِ شیطان کے لیئے۔ علم معاشرت اخوان کے لیئے علم شریعت ارکان کیلئے۔ علم نجوم ازمانکے لیئے۔ علم مبارزۃ فرسانکے لیئے۔ علم سیاست سلطانکے لئے۔ علم رؤیا بیانکے لئے علم فراست برہانکے لیئے۔ علم طب ابدانکے لئے۔ علم حقیقت حسن کے لئے۔

(۱۴) خدا تعالیٰ نے آیت۔ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً) میں علم کو پانی سے تشبیہ

اور نازل کیا اوس نے آسمان سے پانی۔

دی ہے یعنے جیسے پانیکے چار اقسام ہیں۔ ماء مطر۔ ماء سیل۔ ماء قناۃ۔ ماء عین۔ علوم کی بھی چار قسمیں ہیں (علم توحید) ماء عین کے مانند ہے جیسے کہ اوسکی تحریک سے پانی مکدر ہوتا ہے اسیطرح ذات خدا کی کیفیت کی طلب سے کفر ہو جاتا ہے لہذا جیسے وہ جائز نہیں ویسا ہی یہ بھی جائز و روا نہیں (علم فقہ) استنباط سے زیادہ ہوتا ہے جیسے کہ ماء قناۃ کی حفر سے افزود ہوتا ہے۔ (علم زہد) ماء مطر کی مانند ہے کہ صاف نازل ہوتا ہے اور ہوا کے غبار سے مکدر ہو جاتا ہے (علم بدع) مانند ماء سیل کے ہے کہ سبز کھیتی و زمین کو ویران اور خلق کو ہلاک کر دیتا ہے

نکت (۱) جہل سے ازالہ معصیت کی امید نہیں ہوتی بخلاف علم کے اوس سے اسکے توقع ہے حضرت آدم علیہ السلام نے علم ہی کی وجہ سے استغفار فرمایا اور مقبول و مغفور ہو گئے اور شیطان بوجہ جہل کے غوایت میں رہ گیا جیسے

(۲) لکھا ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ اپنے بیٹوں کو وزیر بنا دیجیئے فراست قابل اعتماد و اعتبار ہے جبرئیل علیہ السلام نے ایک شخص کے نشان دیئے جو نہایت اتر اور نازل ہوا تھا حضرت یوسف نے فرمایا کہ ایسے شخص

اپنے علم وقیاس کی وجہ سے آپکو زلیخا کی تہمت سے بچایا تھا یعنے اوسنے یہ قیاس کیا
تھا کہ اپکی قمیص اگر پیچھے سے پھٹی ہو تو آپ تہمت سے بری ہین اور اگر آگے سے
تو آپ مجرم و ملزم ہین - پس یہ سمجھنے کی بات ہے کہ اوس شخص کے ایک ادنی سے
تہمت کے دفع و رفع مین قیاس و علم کو دخل دینے سے اسقدر عنایت کا مستحق
ہوا تو جو علما کے اعدا کے تہمتونکو جو دین متین پر کرتے ہین رفع کرنے مین اپنے
قیاس و علم کو کام مین لاتے ہین وہ کیا کچھہ مناصب و مراتب کے مستحق نہو نگے
اور کسقدر ان کی قدر و منزلت نہ ہوگی -
حکما کا قول ہے کہ قلب مردہ ہے اوسکی زندگی علم سے ہے اور علم کی زندگی
طلب سے ہے اور طلب ضعیف ہے اوسکی قوت مدارست سے ہوتی ہے اور
مدارست کا اظہار و اشتہار مناظرہ سے ہوتا ہے اور مناظرہ عقیم ہے جبتک کہ
عمل نہ ہوا اور جب علم و عمل دونون باہم ملین تو رحمت کا ابدی فرشتہ پیدا ہوتا ہے
جس سے مغفرت ہوتی ہے -
نملہ کو اس علم کے صلہ مین کہ وہ جانتی تھی کہ سلیمان علیہ السلام کا لشکر اوسکی قوم کو پائمال
کردیگا اپنی قومکی سرداری ملی تھی تو جو حقایق اشیا کو جانتے ہون وہ مستحق سرداری و شرف
دین و دنیا کیون نہ ہون -
کتا نجس العین و ناپاک ہے مگر جب تعلیم پاتا ہے اور شکار پکڑنا سیکھہ جاتا ہے تو اوسکا شکار پاک سمجھا
جاتا ہے جب کلب معلم کا شکار بوجہ تعلیم نجاست عینی سے پاک ہوجائے تو آدمی جو اشرف
مخلوقات ہے علم کیوجہ سے کیونکر پاک و فایق از ملایکہ خاک و افلاک نہ ہو -
صاحبو اگر ان دلایل عقلیہ و نقلیہ و تماثیل و نظایر کے بعد بہی کسی پر فضیلت و شرف و فرضیت علم
ثابت نہو تو ممکن نہین کہ کوئی بات ایسی کو دنکو سمجہائی جائے یا کوئی امر اونکے سمجہہ مین آوے
نعوذ باللہ من الغباوۃ والغوایۃ ونسئل اللہ الہدایۃ فی البدایۃ والنہایۃ -
تمت

باب ۳ سوم

دربیان اعتراضات مخالفین و اجوبۂ آن

چونکہ فن مناظرہ مین صرف اپنے ہی دعوے پر دلیل کا لانا ثبوت دعوے کے لئے کافی نہین ہوتا جبتک کہ مخالف کی جرح ومعارضہ کی تردید کیجاوے لہذا یہان مناسب معلوم ہوا کہ جو اعتراضات کہ مخالفین نے طریقہ تعلیم جبری پر کئے ہین یا کر سکتے ہین اون کو بھی ذکر کرکے تردید کردی جاوے تا ہمارے دعوے کے ثبوت وقبول کرنے مین کسیکو محل تامل نہو اور جیسا کہ وہ مدلل بدلائل عقلی ونقلی ہوچکا ہے اسی طرح زنگ شبہات کیک وتشکیک سے پاک وصاف ہوجاوے۔ اور ہمارا مدعا ہر طرح ثابت ومتحقق ہو

پہلا اعتراض

(۱) گورنمنٹ ہند جو حکومت علاوہ شہنشاہ روسا ہے اوسنے یہ طریقہ اپنی حکومت وملکت مین رائج نہین کیا حالانکہ وہ حکیم ورعایا پر زیادہ تر رحیم ہے۔ اور مروج وشیع تعلیم اس صورت مین دیسی روسا جو تابع طریقہ حکمرانی گورنمنٹ ہین کیونکر اوسکے خلاف اس طریقہ کو رواج دیسکتے ہین۔

جواب

اول تو ایسا اعتراض کوئی مدبر ومنتظم ومحقق وحکیم نہین کرسکتا بلکہ صرف مقلد محض

جو کور کورانہ تقلید کا عادی ہوتا ہے کرسکتا ہے فاعل مختار ترک واختیار
فعل مین خود اختیار رکھتا ہے بھیڑ یا وحیوان چال نہین چل سکتا بلکہ فی نفسہ
محمود و مذموم نافع و ضار ہونے کا خیال کرتا ہے باانیہمہ ہم کہتے ہین کہ گورنمنٹ
کے بہت سے امور ہمارے لئے قابل تقلید وپیروی نہین ہین وہ تجہیز جیوش
مین بہت کچھ صرفہ کرتی ہے ہمارے لئے نقصان مایہ وشماتت ہمسایہ کا
موجب ہے وہ زمیدارانہ اصول کو مفید نہین خیال کرتی یہان بالکل اوسکے
برعکس ہے وہ یورپ وہند کی رعایا و قانون مین فرق و امتیاز بضرورت
وحاجت کرتی ہے ہمکو اپنی رعایا مین اسکی ضرورت وحاجت نہین ہے ازان
قبیل صدہا مسائل انتظامیہ ہین جنمین ہمکو اوسکی تقلید نہ صرف مضر ہے
بلکہ اوسکے برعکس طریقہ انتظام اختیار کرنے کی ضرورت وحاجت ہے کیونکہ
ریاست و دولت کے تغائر وتخالف اصول حکمرانی نے بہت سے امتیازات
قومی و دولی وملی پیدا کردیئے ہین اور اوسکی پابندی ومراعات پر ہمکو مجبور
کردیا ہے دیسی ریاستون وبرٹش امپیر کے اصول حکمرانی ہرگز متحد ویکسان
نہین ہے نہ ایک دوسرے کے اپنی حدود حکمرانی مین مقلد ہونا کسی اصول
حقوق ملی (انٹرنشنیل لا) یا معاہدہ دولی (ٹریٹی) کی رو سے واجب
ولازم ہے بلکہ میری راے مین نہ ایسا ہونا چاہیئے نہ یہہ امر قرین مصلحت
ہے۔ اِس سے قطع نظر یہہ دعوی کہ برٹش گورنمنٹ نے مطلقاً اس طریقہ کو
اختیار نہین کیا بالکل غلط ہے ہمکو بلحاظ ہمارے منافع کے اوسکے اون
اصول وقوانین ملکی وحکمرانی کی تقلید وپیروی کرنی چاہیئے جو اوسنے اپنی
ولایت وہمقوم رعیت کے حق مین نافذ ورائج کئے ہین نہ کہ غیر ملک وملت
کی رعایا کے بارے مین جو ہر طرحکا تغائر وتخالف مراسم قومی ورسمی و مذہبی

دملکی وخیالی وطبعی رکھتے ہین۔ برٹش گورنمنٹ نے گریٹ برٹن کے ۱۲ حصون
مین یہی طریقہ رائج کیا ہے انگلنڈ ایرلنڈ اسکاٹلنڈ و ویلز مین عموماً یہی طریقہ رائج
ہے۔ برٹش گورنمنٹ ہند بیچاری معذور ہے کہ رعایاے ہند کو بوجہ تخالف
مذہبی و برہم اندازی علماے مذہبی جانبین وہ بھروسہ و اطمینان نہین ہے جو
ہماری رعیت کو ہماری سرکار پر ہے ہماری رعیت کبھی یہہ نہین خیال
کرتی کہ تعلیم سے ہماری اولاد کو نصرانی یا مسلمان بنانے کا سرکار کا منشا ہے
بلکہ وہ جانتی ہے کہ جو کچھ ہمارے لئے سرکار کی جانب سے کیا جاتا ہے وہ عین
ہماری بہتری و بہروزی و بہبود وسود کے لئے ہے اور محض خیرخواہانہ و سرپرستانہ
رافت و رحمت ظل اللہی ہے۔ یہان رعایا و ریاست مین وہ تخالف و تباین
اور وہ اندیشہ وخطرہ و بے اطمینانیان و بدگمانیان جو وہان ہین ہرگز نہین
ہین اس ہمارے دعوے کے ثبوت پر وہ عرائض کافی ووافی ہین جو منجانب
اطفال حاضرۂ مدرسہ و جاگیرداران وسجادگان و مجلس جاگیرداران نواب
وقار الامرا بہادر و بندگانعالی حضور پرنور کی خدمت فیض گنجور مین گذرے
ہین جنکو ہم نے تمہید مین بجنسہ نقل کردیا ہے اوسمین صاف صاف و بہ تمنا
والتجا سبہون نے اس طریقہ کے تاسیس کی درخواست کی ہے اور اپنی
نہایت برضامندی وخوشدلی کا اظہار کیا ہے۔
باانیہمہ مخاطرات وعوائق وعوارض برٹش گورنمنٹ کے مدبرین و منتظمین نے
اس طرف توجہ کی ہے اور رعایا نے سرکار کو اس طرف متوجہ کرایا ہے
چنانچہ سر رچرڈ ٹمپل نے اپنی کتاب (اورینٹل اکس پیرینس) مین صاف
صاف لکھا ہے کہ انتظام ہند کے لئے پریمیری ایڈوکیشن امر ضروری
ولازمی ہے اور چونکہ عوام ادہر متوجہ نہین ہوتے لہذا تعلیم بالجبر

کرنے پر مجبوری ہے۔

سنتی دھرما سماج نے گورنمنٹ ہند کے نزدیک ایک بہت ہی مطول و مفصل و مدلل راے اشاعت طریقہ تعلیم جبری کے بارے مین پیش کی ہے جس مموریل پر آجکل بحث ہورہی ہے۔

دیسی رئوسا مین سے مہاراجہ گائکواڑ نے اسطرف توجہ کی ہے اور تجویز زیر بحث و منظوری ہے۔[۱]

سرسالار جنگ اول نے ۱۵ سال قبل تعلیم جبری معاشداروں کے بارے مین ایک گشتی جاری کردی تھی جس کا عملدرآمد بوجہ عدم رغبت یا غفلت عہدہ داران ابتک نہین ہوا۔

خود برٹش گورنمنٹ نے تمام امرا و روسا کی تعلیم کو اگر قانوناً نہین تو رسماً کمپلسری کردیا ہے جابجا پنجاب مین چیفز کالج راجپوتانہ مین راجکمار کالج اور لکھنؤ مین کننگ کالج اور کلکتہ و مدراس وغیرہ مین اسی طرح کالجین مقرر کردی ہین جہان راجہ پرجا امرا خاصکر تعلیم پاتے ہین۔

ان سب امور سے واضح ہے کہ یہ قاعدہ کچھ خلاف داب و آئین سلطنت برطانیہ نہین ہے بلکہ خود اون کے منتظمین درعایا کا متفق علیہا اور خود گورنمنٹ کا معمول بہا مسئلہ ہے اور اسکو ضروریات سے خیال کرتے ہین

---

[۱] یہ مسئلہ طے ہوچکا اور تمام ریاست گائکواڑ مین تعلیم جبری کردیگئی چنانچہ اوسکا قاعدہ حسب ذیل ہے کہ لڑکے ۷ سے ۱۲ سال تک اور لڑکیاں ۷ سے ۱۰ سال بالجبر تعلیم دیجاوینگی درصورت تخلف تین مرتبہ دو دو آنہ اور چوتھی مرتبہ دو روپیہ جرمانہ ہوگا۔ اور یہ جرمانہ جائداد منقولہ سے وصول کیا جاوے گا۔

غیر حاضری کی مدت جسپر جرمانہ ہوگا دس سے پندرہ دن تک کی ہے۔ فقط

اور یورپ مین تو قانوناً شائع و رائج ہے اور ہماری سرکار مین خود عہد مختار الملک اول سے یہہ قاعدہ موجود ہے اور یہان کچھہ دقتین مخالفین بھی نام و نشان کو نہین جو برٹش گورنمنٹ کے مد نظر ہین بلکہ ہماری رعایا اس سے نہایت خوش و رضامند اور اوسکے بدل خواہان ہین اسلئے ہماری سرکار کو جو ہر طرح اپنی رعایا کی بہبودی و بہروزی کے انتظامات کا بالکلیہ اختیار و اقتدار ہے برٹش گورنمنٹ کے طریقۂ تعلیم ہند پر نظر کرنے اور اوسکی پالیسی کی تقلید کرنے کی ضرورت نہین ہے اور جب کہ خود اوسکا تعامل و پالیسی اسکی مقتضی ہو تو پھر کیا کہنا کوئی محل تامل ہی نہین باقی رہا۔
سرکار برطانیہ تعلیم کی اس قدر مربی اور اوسمین ساعی ہے اور انتہا اسکا کہ جسکا حد و پایان نہین اگر ہماری ریاست مثل میسور ٹرانکور اندور بڑودہ کے تعلیم مین ترقی کرے تو سرکار ہند کی اوسی طرح مورد مراحم خسروانہ و اعزاز شاہانہ و مستوجب صفت و ثنا ہو جیسے کہ وہ ریاستین ہوئی ہین اور سرکار کو وہ دقتین درپیش نہون جو آج ناتجربہ کار و ناخواندہ افسر و عہدہ دارون کی وجہ سے بدنظمی و بے اطمینانی پھیلی ہوئی ہے جسکی شکایت خود سرکار برطانیہ اور تمام خلائق دنیا و خود سرکار و رعایا کو ہے اور جسکا اعتراف خود سرکاری جرائد و احکام مین کیا گیا ہے۔

اعتراض

اس قاعدے کے اجرا سے عام رعایا اور تمام برایا مین شورش و نارضامندی پھیلے گی جو مخالف وقت و اغراض گورنمنٹ ہے۔

جواب

یہ اتہام بالکل لااصل و غلط محض ہے اور خلاف واقع اول تو ہماری رعایا سرکار
سے ایسی بدگمان و خائف و اندیشہ ناک نہین ہے بلکہ اوسپر پورا پورا بھروسہ
و اطمینان رکھتی ہے صدیون کے رسم و رواج نے اس امر کو اوسکی طینت و
خلقت مین داخل کر دیا ہے کہ پادشاہ کو اپنا پورا خیرخواہ و مالک و مربی
سمجھے اور اپنے خانگی امور شادی بیاہ تک کے اوسکی راے و صلاح و مشورہ
پر مفوض رکھے اوسکے خلاف منشا کوئی کام نہونے پاوے ہمہ تن اطاعت
و فرمانبرداری و انقیاد و تابعداری کو اپنا ردیہ و سجیہ گردانے اسکے خلاف کو
گناہ کبیرہ سمجھتے ہین قطع نظر اس عام ذہنیت کے جو رسم و رواج کے لحاظ سے عموماً
تمام ملک مین یکسان پھیلا ہوا ہے اس خاص مقدمہ مین بھی تجربتہً معلوم ہو چکا
ہے اور اوسکی تحریری شہادت سرکار مین گذر چکی ہے اور مکرر مجرب ہو گیا
ہے پس یہ قیاس مع الفارق یا تو محض ناواقفیت احوال ملکی پر مبنی ہے یا
خود غرضی و فسادنیت و طوطیت پر اسلئے کہ اصلیت و واقفیت و تجربہ و مشاہدہ
و شہادت کے بالکل برخلاف و مخالف ہے چنانچہ نواب وقار الملک بہادر
مولوی مشتاق حسین صاحب نے بھی جو ایک نہایت واقف کار و علم دوست
شخص تھے اپنے ذاتی سالہا کے تجربہ کی روسے اپنی تحریر مین صاف صاف
سرکار پر ظاہر کر چکے ہین "کہ معاشداروں کی تعلیم بالجبر کرنے کی ضرورت
ہے اور یہ بلا اکراہ باآسانی ممکن ہے" چنانچہ مدرسہ سرداران مین راجہ
صاحب اناگندی سے لیکر صاحبگان مشور اپورہ و لسکمان و جاگیرداران و سجادگان
تک مکر رطلب ہوئے مگر کسی نے سرتابی و شکایت نہین کی و بڑا نہین مانا ہان البتہ
بعض احیان وہ بھی صوبہ دار صاحب حال کے زمانہ مین امداد بارہ وہ تو جسکے جو رہے
تو ہوے جو ایک معمولی بات تھی جسکے دفعیہ کے لئے مجلس انتظامی نے سرکار

سے اِس قاعدہ کے اجرا کی درخواست کی اور خود اطفال حاضرہ مدرسہ نے اسکی درخواست دی جس سے عام رضامندی وخوشی وپسندیدگی ثابت وظاہر ہو چکی ہے۔

۳ اعتراض

ابتک اسکا وقت وموقع نہین آیا یہ عمل از وقت ہے لہذا وقت کا انتظار کرنا چاہیے۔

جواب

یہ ایک عام بے معنی ومہمل قول ہے جو ہر ایک مفید کام کے روکنے کے لئے زبانزد عوام کالانعام بل ہم اضل طریقًا ہوا کرتا ہے جسکے معنی سے خود قائلین باوجود جد وجہد واقف وآگاہ نہین ہوتے اور اون سے اگر اونکا مطلب پوچھا جاے تو نہین بتا سکتے۔ کسی قومی وملکی وملی مصلح ومفید امر کے لئے کوئی وقت شرع خدا یا قانون خلق ورعایا سے معین ومقرر نہین ہوا ہے جو کہا جاتا ہے کہ وقت وموقع نہین ہے جس بات کی جہان جب ضرورت داعی ہو اور کوئی مانع ومزاحم ومعارض وحارج نہو تو وہی اوسکا موقع ووقت ہے، وہی وقت اوسکا کرنا فرض ہے۔ کیا ارتفاع جہل واشاعت علم کے لئے کوئی وقت وموقع من عند اللہ وعند الناس کہین مقرر ہے کیا اسکی سعی وکوشش قبل از وقت کہلائی جا سکتی ہے۔ جہان اور جبتک کسی قوم وملک مین علم کی اشاعت وجہل کا ازالہ نہو بلکہ جہالت عام ہو تو شرعًا وقانونًا اسکا رفع اور اوسکی تاسیس ضروریات ملکی وقومی ووقتی وزمانی سے ہے یہ بات ایسی ہے کہ کوئی کہے کہ ایام وبا مین صفائی ونظافت وودوسرے انتظامات وعلاجات کی ضرورت نہین ہے مثل

از وقت ہے۔ جہل کہین وبا سے زیادہ تر بد تر و مہلک و عام مرض ہے پس جو شخص اسکے علاج کی راے دے اوسکو اس بے معنی قول سے باز رکھنا سواے جہل و جنون کے اور کیا متصور ہو سکتا ہے۔ میرے پاس اسکا علاج بجز سواے تعلیم جبری کے اور کچھ نہین تا ایسے عام مغالطون مین قوم نہ پھنسے اور ایسے ممّوہات سے دہوکہ نہ کھاے۔

اعتراض

کوئی شخص جبر و اکراہ سے نہ تعلیم دیسکتا ہے نہ تعلیم پا سکتا ہے۔ طبائعِ انسانی قواعد جبری سے متنفر و متنفر ہو جاتی ہین لہذا قوانین حکومت جبری نہونے چاہئین خصوصاً تعلیم تو صرف تحریصی و تشویقی ذرائع سے حاصل ہو سکتی ہے نہ جبری طریقہ سے جبر و اکراہ خلاف حکمت و مقتضاے طبیعت ہے اس سے مفید نتیجہ نکلیگا

جواب

معترض حکیمانہ الفاظ مین اپنی قوم و ملت و ملک کا دشمن ہے اور اون کو اپنی اس مغلطے سے گمراہ و برباد و تباہ کرنا چاہتا ہے اور شکر مین زہر دیتا ہے جیسا کہ تہوڑے ہی غور کے بعد ہر ایک شخص پر یہ بات ظاہر ہو سکتی ہے۔

اولاً یہ کہ ہم جو جبر کرتے ہین وہ اولیاے اطفال پر کرتے ہین نہ اطفال پر دبستانون اور مدارس مین اطفال کے ساتھ وہی ملائم و تحریصی و تشویقی طریقے برتے جاتے ہین کہ اطفال کو دلبستگی ہو جاے اور شوق و ذوق تعلیم روز افزون ہوتا جاے تعلیم جبری مین اولیاے اطفال پر جبر و اکراہ و قید و جرمانہ ہوتا ہے نہ اطفال پر اطفال کے ساتھ تو نہایت ملاطفت و ملائمت برتی جاتی

سواے حاضری مدرسہ کے کسی امر پر جبر نہین کیا جاتا بلکہ ولبھلاؤ کھیل و تماشہ
و بازیین معین و مقرر ہوتی ہین جس سے طبیعت پر جبر و بار نگزرے۔
ثانیاً یہ کہ یہ شخص نہین جانتا کہ جبر و اکراہ ابتدائی حالت و سن مین اور ابتدائی
تعلیم مین ہوتا ہے نہ بعد اوسکے جب نفع وضرر کا تمیز خود اطفال کو ہوجاے
تو پھر نہ ضرورت جبر و اکراہ باقی رہتی ہے نکیا جاتا ہے اور جہان کہین جبری
طریقہ رائج ہے وہ صرف محدود ہے ابتدائی سن تعلیم تک نہ اعلا تعلیم کیلیے
پھر تو وہ اپنی ضرورت وشوق کے لحاظ سے کوئی راہ وطریقہ خود اختیار
کرلیتا ہے۔ ابتدائی حالت بے تمیزی و عدم آگاہی و نفع و نقصان مین جبر و
اکراہ سے باز رکھنا ایسا ہی ہے کہ اطفال کو اگر وہ بُرے افعال کرین تو کرنے
دین اور اگر وہ سمیات کا استعمال کرین وضرر جانی وجسمی مین مبتلا ہونا
چاہین تو اون کو نروکین اور بیماری کی حالت مین اگر دوا استعمال نکرنا
چاہین تو جبراً دوا نہ پلائین کیونکہ آزادی مناسب وموافق طبایع ہے پابندی
طبایع بشری کے خلاف ہے اونکی حالت پر اون کو چھوڑ دیا جاے حالانکہ
یہ امر نہ بمقتضاے حکمت ہے نہ رافت نہ فریضہ انسانی وحقوق پدری کہ ناسمجھہ
لڑکون کو اسطرح مضرات و مہالک مین مطلق العنان چھوڑ دیا جاے۔
جب علاج وروک تھام کی ضرورت دوسرے امور وتربیت وپرورش
مین ضروری مانی جاے تو پھر تعلیم مین جو تمام اون کی زندگی مین کار آمد
بلکہ اون کو حیات ابدی بخشنے والی ہے کیون نہ جبر کیا جاے۔ جیسے جسمانی
امراض مین بحالت علاج وحفاظت مضرات ومہلکات جبر واکراہ ضروری ہے
علاج جسمانی وروحانی دونون کے مدار علیہ امر پر تو نہایت ضرور ہے کسیکو
اس سے انکار نہین ہوسکتا۔ ہر دن مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ انسان کیا حیوان

تک اپنی اولاد کو مضرات سے باز رکھنے مین زجر و جبر کے عادی ہوتے ہین
پس یہ معترض اگر درحقیقت اسکا قائل ہے تو گویا طبیعت حیوانیہ سے بھی
گذرا ہوا ہے اور ایسا شخص ہرگز قابل خطاب وجواب نہین۔

اعتراض ۵

(اس قاعدہ سے ملک مین ایک نیا جرم قایم کرنا اور نئی سزا تجویز کرنی ہے جو
سابق سے نہین ہے۔

جواب

اگر نیا جرم پیدا ہوا اور سزا تجویز کی گئی تو کیا برائی ہے ضروریات ملکی
کے لحاظ سے ہر روز نئے قوانین مرتب و مجوز ہوتے رہتے ہین اور جسقدر
حالت تمدنی انسانی مین ترقی ہوتی جاتی ہے اوسی قدر قانون کی تجدید
و ترقی و پیچیدگی و موشگافی بڑہتی جاتی ہے یہ تو ملک و قوم کی شایستگی
کی دلیل ہے جہان قوم اکثر جاہل ہو وہان سرے سے قانون ہی نہین
ہوتا جہان جس قدر علم و تمیز بڑہتا جاے وہان آئین و قوانین کی ترقی اور
افزونی ہوتی ہے بہرحال یہ کوئی انوکھی بات نہین نہ کوئی مستلزم
خرابی ہے اور نہ کوئی ضد نما و نامناسب امر ہے نہ مستحیل بالذات و بالغیر بلکہ
ضروری و لازمی ہے۔ علاوہ اسکے یہ قاعدہ اس ملک مین کچھہ نیا نہین
ہے بلکہ انیس ۱۹ سال قبل کا ہے جسکو مختار الملک نے رائج و جاری کر دیا تھا پس
اب کوئی قاعدہ از سر نو ایجاد نہین کیا جاتا بلکہ اوسکی تکمیل و تفصیل و
تکمیل کی جاتی ہے تاکہ کسیکو اشتباہ باقی نہ رہے اور عمال و رعایا کو توجہ

دلائی جاتی ہے کہ اوسکی پابندی مین تساہل وتغافل روا نہ رکھین جیسا کہ ابتک کیا گیا۔

اعتراض

اس قاعدے سے حقوق والدین مین دست اندازی ہوتی ہے اور دولت سلطنت کو اپنے تعلقات کا اس قدر وسیع کرنا نہ ضرور ہے نہ مناسب۔

جواب

اگر والدین اپنے حقوق کو ادا نکرین یا نکرنا چاہین یا اوسکا سلیقہ نرکھتے ہون تو کیا دولت وسلطنت جسکی ساری رعایا عیال ہین یا یون کہو کہ ماں باپ کی بھی مربی وسرپرست ومحافظ وپرورش کرنیوالی ہے کیا اوس کا حق نہین ہے کہ اس فریضہ کو پورا کرے وکرائے بیشک ہے اور یہ حق صرف والدین کا ہی نہین ہے بلکہ منجملہ حقوق مشترکہ گورنمنٹ واولیاے اطفال ہے یہ قاعدہ شرعی وعقلی ہے کہ دولت کو ولایت عامہ حاصل ہے اسیلئے وہ وَلِیُّ مَنْ لَّا وَلِیَّ لَہٗ ہوتی ہے یا درصورت خیانت وعدم اداے حقوق ولایت خاصہ اوسکو دخل دینے کا ہر طرح استحقاق شرعًا وقانونًا مسلم ومانا ہوا ہے کیا معترض کی یہہ خواہش ہے کہ اولیاء اطفال بوجہ جہالت اپنے فرائض کو پورا نکرین اور اوس سے عہدہ برآ نہون تو دولت کو غفلت اور جاہل اولیاء کی تقلید وپیروی ضرور ہے اور ضرر عامہ رعیت ومملکت کا کچھ تدارک وتلافی نکرے سبحان اللہ عجیب بات ہے وعجیب خیال وعجیب حال ہے میرے نزدیک ان اغلوطات کی اصلاح بھی تعلیم ہی پر موقوف ہے اگر لوگ تعلیم

پا جاوین اور اون کو علم حقوق آجاوے تو وہ کبھی اس قسم کا غلط و بیجا اعتراض نکرین پس تعلیم ہی سے اسکی اصلاح ہو سکتی ہے نکسی اور چیز سے۔

اعتراض

اس قاعدہ کے اجرا سے ملک زیر بار اخراجات کثیرہ ہوگا جسکی گنجایش خزانہ سرکاری مین اور استطاعت عامہ رعایا مین نہین ہے۔

جواب

اگر درحقیقت اسکی ضرورت مسلم ہے تو خزانہ زیر بار اخراجات ہوا کرے جب سلطنت کی فضول خواہشات مین ملک زیر بار ہوتا چلا جاتا ہے تو ایک ضروری ولازمی امر کے لیئے ہوا تو کیا مضایقہ جس طرح ایک مدبر سلطنت اخراجات ضروری سلطنت کے لئے جب غیر معمولی اخراجات لاحق ہوتے ہین تو آمدنی و توفیر کے ذرائع سوچتی و تجویز کرتی و گنجایش پیدا کرتی ہے اور ضرائب و نوائب سلطانیہ یعنی ٹکس لگاتی ہے اسی طرح کوئی جدید ٹکس وغیرہ لگا کر اوسکی تلافی کر سکتی ہے اسوقت بہت سی تدابیر اس قسم کی ہین کہ سرکار بلا زیر بار ہونے کے اسکے اخراجات کی گنجایش نکال سکتی ہے بشرطیکہ سرکار توجہ کرے اور عقلا و نظما سے مدد و مشورہ لے

یہ جواب تو درصورت تسلیم ہے مگر ہم سرے سے اسکو مسلم ہی نہین رکھتے کہ اس قاعدہ کی اجرائی سے سررشتہ کوئی زیر باری خزانہ کو یا رعایا کو تکلیف ہوگی کیونکہ یہ قاعدہ ملک مین عموما رائج نہین کیا جاتا یعنی جہان مدارس ہون یا نہون سب جا پر ضروری نہین کیا جاتا اور جہان مدارس بھی ہون وہان پر بھی بلا امتیاز قومیت و لحاظ حیثیت وحقیقت تمدنی سب پر واجب ولازم نہین

گردانا جاتا سر دست تو صرف معاشداران سلطنت و دولت کی تعلیم جبری کیجاتی ہے اور یہی مسئلہ منظور و مبحوث عنہا ہے پس بقاعدہ گرنٹ (امداد) خود معاشدار کچھ دین اور سرکار بقدر اوسکے امداد کرے اور ملک مین عام چندہ کرکے ایک معتدبہ سرمایہ اگلی ضرورتون کے لئے مجتمع کردیا جاوے اور اوسکی دائمی منفعت سے کام لیا جاوے تو نہایت سہولت اور آسانی سے ایک مفید بنا قایم ہوجائیگی جسکا نفع ملک کے معزز گروہ رعایا کو دائمی پہنچیگا میری اور اکثر معاشدارون کی یہ رائے ہے کہ سیکڑہ بیس پچیس روپیہ یکشت چندہ تمام معاشدارون سے لیکر کسی سیونگ بنک مین جمع کرایا جاوے یا عالیجاہ دکانون لیکر آباد کرائے جاوین اور اونکی آمدنی سے سب انتظام ہوا ور سرکار بقاعدہ گرنٹ جسقدر فیس وغیرہ کی آمدنی معاشدارون سے ہو اوسیقدر امداد فرماوے یہ مضبوط و پائدار و مفید و عمدہ طریقہ اسکے اجرا و بقا کا ہے ورنہ چونکہ یہان سب امور شخصی ہوتے ہین اور اوسپر سے مخالفت کا قوی اندیشہ ہے آئندہ چلنا دشوار ہے اور اگر چلے بھی تو بہت سے موانع اور عوائق روکینگے جنکی مقاومت و مقابلت بادیہ نشین بھولے بھالے اپنے نفع و ضرر سے ناواقف معاشدارون سے نہایت دشوار بلکہ محال ہے۔

۸
اعتراض

اس قاعدہ سے رعایاے تعلیم یافتہ سلطنت و حکومت سے باغی ہوکر مصدر شورش و فساد ہوگی اور اطاعت و انقیاد حکام سے سرتابی کریگی اور حکام و عہدہ داران سرکاری کا ادب بجا نہ لائے گی اور اون کا رعب و داب باقی نہ رکھے گی۔

جواب

یہ سبب اشکال وانسیاب اغوال اکثر دشمنان ملکی وخودغرض عہدہ دار وافسر جنکو انسانی ہمدردی وراستبازی وحریت وآزادی وملکی خیرخواہی وقومی ہمدردی بالکل نہین ہے بلکہ عہدہ وحکومت وسلطنت کو اپنی اغراض شہوانی ونفسانی وخواہش حیوانی کے لئے جانتے اور اوسی مین موقوف ومنحصر رکھنا چاہتے اور امرا ووزرار سلطنت کے پولیٹکل جلسون مین یہہ دکھاتے اور خوشامدی دشمن دوست نما خیرخواہ بنکر اون کو ڈراتے ہین مگر درحقیقت یہہ نادان دوست جو بدتر از دشمن دانا ہین خود اپنے ذاتی خیرخواہ ودوست بھی نہین ہین اوروں کے تو درکنار ۔

ایک تعلیم یافتہ رعایا کبھی حکومت ودولت عادلہ کی دشمن ہوہی نہین سکتی نہ تعلیم یافتہ رعیت فتنہ وفساد کو دوست رکھہ سکتی ہے محال عقلی وعادی ہے کہ ایسی شایستہ رعیت سے ایسا ناشایستہ امر سرزد ہو ۔ جتنے خرابی وفساد وفتنے دنیا مین ابتک برپا ہوے ہین یا آیندہ ہونگے وہ صرف رعایا وروسا کے جاہل وناخواندہ و بے تمیز ہونے کی وجہ سے ہوے ہین اور ہونگے اگر گورنمنٹ و رعایا دونون تعلیم یافتہ ہون و محلی بالفضائل و مخلی عن الرذائل وخودغرضی و شہوت ونفس پرستی سے مبرا ہون تو فتنہ وفساد کا نام بھی ملک مین باقی نہین رہ سکتا یہ دلی خیال صرف کمال خودغرضی وشہوت ونفس پرستی و تغلب وتسلب ودستی وملک عضوض کے خواص سے ناشی ومبنی ہوتا ہے جاہل وخودغرض عہدہ دار یہ چاہتے ہین کہ رعایا اپنی اغراض وشہوات کے مثل بز وگوسفند بلکہ صحرائی جانورون کی مانند اونکی ہدف تیر وتفنگ و مشق چوب

سلک ہین جو یہ چاہین اون سے نفع حاصل کرین اور اون بیچارون کو کچھ
اپنی جان و مال و اتبرد کے حقوق کے دعوے کا حق نہو نہ حکمرانی نہ ترتیب قوانین
و آئین جہانبانی و کار فرمائی و عدل مداد مین اونکی شرکت و مداخلت ہو اگر
کوئی اون کو اس زندگی سے باز رکھنا چاہتے تو وہ مغوی و باغی و مفسد
سمجھا جاوے دکھلادے کہ وہ نہین جانتے کہ اس قسم کی حکومت سے نہ صرف
وہ اپنی عاقبت برباد کرتے ہین بلکہ وہ دنیا مین بھی رسوا و بدنام ہوتے ہین
اور اونکی حکومت بوجہ ظلم و ستم دیرپا نہین رہ سکتی خداتعالیٰ جلد اونسے
انتقام لیتا اور صفحہ ہستی سے اون کا نام و نشان دوسرون کی عبرت کیلئے
میٹ دیتا و نیست و نابود کر دیتا ہے یہ لوگ درحقیقت بوجہ جہالت و
غلبہ حرص و آز و شہوت و رزائل و اخلاق ذمیمہ یا تو سرسے راعی و رعیت
کے معنی و حقوق و لوازم حکومت کو ہی نہین جانتے یا جانتے ہین لہٰذا اونکی
حیوانی طبیعت کا مقتضا نہین ہوتا کہ عدالت کو کام مین لادین و حکمت سے
حکومت کو چلادین اور فضائل اربعہ سے اپنے نفس سرکش کو محلی کرین بلکہ
استیجاب و استیفاء لذائذ و شہوات دنیا و یہ دنیہ اون کا حاصل حیات
ہوتا ہے دنیا کے کسی مقام پر کسی عہد مین کوئی مخالفت راعی و رعیت مین
بوجہ شایستگی حکومت نہین ہوئی ہے برخلاف اوسکے جس قدر بغاوتین
سرکشیان فتنہ فساد قطاع الطریقی ملکی یا خانگی جنگ و جدل وغیرہ وغیرہ
امور ہوے دہوتے ہین سب کے سب بعلمی و جہالت راعی و رعیت کی
وجہ سے ہوے ہین اگر راعی و رعیت دونون جاہل و خود غرض نہونے تو ہرگز
علاقہ محبت و اطاعت نہین ٹوٹ سکتا کیا یہ لوگ سعدی علیہ الرحمہ کے اوس
قول کو نہین پڑھتے ہے و نہین سنے اگر از جور و جانب جاہلانند * دگر زنجیر باشند بگسلانند

یہ حضرات شاید جاہلان کی جاے عالمان پڑہتے اوس تحریف کو جائز رکھتے ہین یا اپنے مطالب کے موافق ومطابق سمجھتے ہین اور چاہتے ہین کہ اسی تحریف کے لوگ بھی معترف ومقر ہون اور اونکی اغراض پیشرفت جاوین۔

مینے بعضے اپنے ہمعصر معزز عہدہ دارون وافسرون کی زبانی سنا ہے کہ ہند مین نیشنل کانگریس اور امریکا مین ریپبلک گورنمنٹ سے نتیجہ تعلیم وتعلم کو دریافت کر سکتے ہین۔

مین کہتا ہون کہ بیشک انہین نظیرون سے اگر بلا اعتساف و بانصاف نظر کی جاے اور چند منٹون کے لیے خودغرضی کو کام مین نہ لایا جاے تو تعلیم کا نتیجہ بلا شبہہ ثابت وظاہر و ماخوذ و مستنبط ہو سکتا ہے۔

امریکا مین ریپبلک گورنمنٹ کے قایم ہونیسے کیا ترقی ہوئی آیا ملکنے آزادی وخودمختاری کے منافع حاصل نہین کیئے قوم حالت غلامی وبردگی سے نہین چھوٹی علم تجارت صناعت زراعت کی روزافزون ترقیات سے سارا ملک مالامال نہین ہوگیا کیا آج امریکا تمام دنیا مین چشم عبرت وعزت سے نہین دیکھا جاتا اور وہانکی حکومت ورعیت مین سستی ودہن واقع ہوا ہے آیا دوسرے ممالک غیر متمدنہ کیطرح غلامی کی حالت مین بسر کرتی ہے کیا وہان عدالت وحکمت کا پورا برتاو نہین ہوتا۔ پھر اگر کوئی خاص حکومت جو جابرانہ محاصل کے اصول کرنے پر مصر تھی نکلجاوے تو کیا برائی ونقصان واقع ہوا کیا کوئی دانشمند یہہ چاہیگا کہ ایک شخص کے لیے تمام دنیا غلامی کی حالت و تاریکی جہالت مین رہے وبسر کرے جسکی عمر و دولت کا زمانہ بہت محدود ناپایدار وچند روزہ ہوتا ہے اور کیا اسوجہسے ملک کے کل ذرائع بہبود وسود تباہ وبرباد کردینا جائز وروا ہوسکتا ہے اور کوئی آدمی اسکو گوارا کرسکتا ہے

ہرگز نہین حکومت وہی ہے جسکی رفتار بحکمت ہو اور راعی وہی ہے جسکی رعیت برعایت مطیع ومنقاد وجان نثار رہے۔

نیشنل کانگریس کو چند دشمنان ملت و دولت یا بعض چاپلوس خوشامد گو یا تھوڑے ماتحت دباؤ والون نے بیجا بنا رکھا تھا آخر اون نیجا دیکھنا پڑا اور الحق یعلو ولا یعلیٰ کا مصداق ومفاد پورا پورا ظہور مین آیا۔ نیشنل کانگریس نے کیا برائی کی کونسی سرکشی پر کمر باندہی یہی نہ کہ چند حقوق جو سرکار سے عام رعایا کو ملے تھے اور جنکی مراعات خود غرض عہدہ داران گورنمنٹ کی وجہ سے نہین ہوتی تھی اون کے پورے ہونے کی مستدعی وملتجی ہوئی اور اون مواعید کا ایفا چاہا پھر کیا یہ ناجائز تھا یا ہے یا ہوسکتا ہے کہ کوئی اپنا حق جسکو خود گورنمنٹ نے دے رکھا ہے ملنے کی درخواست کرے اور اونکو وفاداری کے ساتھ مانگے درحقیقت ان مخالفین نے اپنی بیجا سعی وناحق کوشش سے نہ صرف یہی کہ خود ذلیل وخوار ہوے بلکہ تمام جہان کے سامنے یہ ثابت کردیا اور گورنمنٹ کو بھی معلوم کرادیا کہ درحقیقت وہ گورنمنٹ ورعایا دونون کے بوجہ اپنی ذاتی وشخصی اغراض کے بدخواہ ہین اور اس خود غرضی وبدنیتی سے نیارہ حکومت ودولت کو متضرر ومتزلزل کرنا چاہتے ہین چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک معزز ممبر کانگریس پارلیمنٹ کا ممبر مقرر ہوا اور وہین اصلاحات قوانین وآئین ہونے لگی رعایا کے حقوق کی رعایت کی گئی ملک وقوم کو حکومت مین حصہ ملا اور اسوجہ سے رعیت وراعی مین محبت کی روزافزونی اور رافت ووفاداری کا مادہ متزائد اور اسکا رشتہ مستحکم ومضبوط ہوگیا ہے پس اگر یہ نتائج یہان بھی پیدا ہون تو کیا برائی ہے سواے اسکے کہ جبر وتعدی حکام جابر وجاہل مرتفع ہو گورنمنٹ ورعیت ایک جسم وجان ہوجاے اور بیچ کے وسائط جو ہرطرح مخل

و مضر ثابت ہوے وہ باقی نہین ملک مین امن و آمان پہلے حکومت کی
بنا پائدار ہو غریب رعایا متمول و سرسبز و شاداب و مترفہ ہوجاے جاہل
عہدہ دارون کی بے انتظامی کی وجہ سے جو بدنامی آج ہے اور برٹش گورنمنٹ
کو مداخلت کا موقع ملتا ہے نہ ملے خوشی و آزادی کے ساتھ حکام رعیت
کی بسر ہو صناعت تجارت زراعت کی ترقیات سے ملک کو روز افزون
ترقی نصیب و آزادی و استقلال روزی ہو اگر یہ نتائج برے ہین تو بیشک
تعلیم بری ہے اگر یہ نتائج اچھے ہین تو تعلیم ضروری و لابدی ہے اسلئے اوسکا
بالجبر استحصال ضرور ہے اور کوئی قانون نوعی و قومی و ملکی و جزئی و کلی
اسکے منافی و مخالف نہ ہے نہ ہوا نہ ہوگا۔

اعتراض

اس طریقہ سے اشاعت تعلیم ہوگی جس سے اراذل و اشراف و ذاتی و اخلاقی
و اجلاف مین فرق و امتیاز باقی نہین رہیگا بلکہ ممتاز و سرفراز اونہیں اہتمام
و بانیاز و نظر انداز ہوجاوینگے۔

جواب

اول تو تعلیم عام نہ ہوگی بلکہ خاص رہیگی اور مین کہتا ہون کہ کیون تعلیم عام ہو خود
ہر شخص اپنے فعل کا فاعل مختار ہے پس اگر اونا اکتساب فضائل کرکے مدارج
علیہ و مراتب بلند و ارجمند پر ارتقا حاصل کرین تو کسیکو اون کے امتناع کا
کیا حق ہے اور شرفا جب خود ہی فضائل سے تعلی نہون بلکہ اپنی کہالت
و بطالت کی وجہ سے مخلی ہوجاین اور بعوض فضائل اکتسابیہ مثال

کرین تو اوسکے لازمی نتائج سے کسطرح کوئی اون کو بچا سکتا ہے اور بچا یا جاوے
یہہ خیال ہر طرح شرعی و عقلی اصول پر محض بے بنیاد ہے اور جتنے مقدمات
و حجج و دلائل اسبارہ مین پیش ہو سکتے ہین وہ اوہن من بیت العنکبوت کے
مصداق ہین اور صرف وہمی و خیالی ہین مین اس بحث کو اسی حد تک محدود
کرنا مناسب سمجھتا ہون ورنہ شرافت و رذالت جو صرف امور کسبیہ ہین انکی
توضیح و تصریح دشواہد عقلی و نقلی سے اگرچہ مین معترض کو محجوج و مجبور کر سکتا
ہون مگر خلاف اخلاق ہے اور مخالف شرافت۔

حشر مین کسب سے سوال ہوگا نہ نسب و مذہب سے ع بندگی باش پیمبرزادگی
مشطور نیست ہ الْاَدَبُ خَیْرٌ مِنَ الذَّہَبِ وَالْکَسَبُ خَیْرٌ مِنَ النَّسَبِ۔

شرافت جسکے لوگ جھوٹے مدعی ہین وہ منحصر انہین دو امر مین ہے یا شرافت
نسبی یا شرافت مذہبی اور ان دونون کا مآل شرافت کسبی ہی کی طرف ہوتا ہے۔

۱۵
اعتراض

تعلیم کے عام ہو جانیسے ملک مین افلاس پھیلتا ہے جیسا کہ انگریزی گورنمنٹ نے
تعلیم سے تمام ملک کو بہرہ ور کرنے سے سب کے سب خواہان مناصب و خدمات
حکومت و ریاست ہو گئے ہین اور وہ محدود ہونے کی وجہ سے سب کو کافی و
بس و میسر نہین ہو سکتی اور اسوجہ سے جب رعایا کی خواہش پوری نہین
ہوتی تو رعایا و گورنمنٹ مین ایک قسم کی کدورت و رنجش رو دیتی ہے جو
منافی حکومت و حکمت ہے اور تعلیم یافتہ گروہ دوسرے ذرائع معیشت
و حرفتون و پیشون سے باز رہکر مفلس و محتاج و قلاش و اپاہج بنجاتا ہے اور
سوا ئے خیالی پلاؤ پکانے کے کچھ روزی پیدا نہین کر سکتا۔

جواب

تعلیم سے افلاس کے پھیلنے کا دعوی بالکل خلاف واقع وتجربہ ومشاہدہ ہے جن
ممالک مین تعلیم کی اشاعت ہے وہان دولت وثروت کی ترقی کی حد باقی
نہین رہی۔ دیکھو ممالک یورپ وامریکا وجاپان کو کسطرح دولت وثروت
وعزت والے ہین۔

انگریزی گورنمنٹ کی تعلیم سے افلاس روز افزون ہونے کی اصلی وجہ یہہ ہے
کہ اوسکی تعلیم مین صنائع وفنون جدیدہ شامل وداخل نہین ہین بلکہ صرف
ڈگریان پاس کرانی ہے صرف نظریات وادب پر مشتمل ہے عملی یعنی پریکٹکل
نہین ہے صرف منتلی یعنے نظری ہے جسکی تحصیل وامتحان مین تمام عمر
ضائع ہو جاتی ہے جو کچھ سرمایہ ہوتا ہے وہ صرف فیس مدرسہ وامتحان
وکتب وکاغذ مین کھو کے محتاجی وافلاس وفقر وفاقہ وغلامی مول لیجاتی ہے
یعنی تمام زر ووقت ومحنت کے صرفہ کا مآل یہہ ہوتا ہے کہ غلامی یعنی نوکری
کا داغ اپنے ماتھے لگا دین سو یہہ عزت بھی بہت ہی شاذ ونادر نصیب
ہوتی ہے اگر مفید صنائع وفنون جدیدہ کی تعلیم بعوض ان ڈگریون کے دیجاتی
تو ملک رونق پکڑتا اور اہل ملک مترفہ وآسودہ ہوتے نہ سرکار پر اونکا
بوجھ وگلہ ہوتا نہ وہ بھوکون مرتے بہر حال موجودہ طرز تعلیم ونہج تربیت
مورث افلاس ہے۔ یہ تو گورنمنٹ کا قصور ہے۔ اب رعایا کی تقصیر دیکھئیے
کہ یہہ بے عقل وتمیز تعلیم کے مقصد کو منحصر بملازمت خدمت سرکاری کر رکھے
ہین اور اسی پر بھی ہوے ہین اسمین گورنمنٹ کا کیا قصور ہے ہم انصافاً
اوسکو ملزم نہین قرار دیسکتے بلکہ رعایا بھی اسمین گورنمنٹ سے زیادہ ملزم

وقصور وار ہے گورنمنٹ نے اپنے مقصد کو پورا کیا مگر رعایا نے اپنی غرض
وغایت سے بالکل تغافل وتجاہل کیا اور راہ غلط کرکے وہ جنگلے مین پڑی ہے
اور جنگل بھٹک رہی ہے رعایا کا فرائضہ تھا کہ وہ وسائل و ذرائع تعلیم اپنے
لیئے بہم پہونچاتی جو اوسکی معیشت وثروت ودولت کو ترقی مین بکار آمد
ہونے اور اوسکو داغ غلامی و ملازمت سے بچاتے بہر حال اس معاملہ
مین قول فیصل یہہ ہے کہ دولت نے رعایا کی تمول وترفہ مین جو تعلیم بکار آمد
ومفید تھی اوسکو ترویج ندیا اور اوس سے غفلت کی اور رعیت نے خود
بھی اپنی منفعت وضرورت کا خیال نکیا بیقاعدہ و بیفائدہ خیال محال بہ توقع
باطل کے درپے ہوکر اپنے وقت ومحنت وزر کو ضائع کیا اور بمنت مین
گورنمنٹ سے آزردگی ورنجیدگی مول لی اور ملازمت کے لیئے ستانے
لگی اسکی اصلاح یہہ ہے کہ کچھہ تو گورنمنٹ ارٹس واندسٹری وغیرہ
فنون محتاج الیہ معیشت کی ترویج دے اور کچھہ رعایا ان ڈگریون کے پاس
کرنے کے خیال سے باز آکر آنا دانہ روٹی پیدا کرنے کے درپے ہون تا ملک و
ملت سے افلاس وفقر وفاقہ دور ہو۔ الحاصل اس سے قطع نظر کہ دولت و
رعیت نے کیا غلطی کی اور اوسکی اصلاح کیونکر کیجاسکتی اس مقام پر معترض
جو اعتراض کرتا ہے اوسکا محل وموقع ہی نہین ہے کیونکہ ہم صرف ایک
خاص فرقہ مین تعلیم کو عام کرتے ہین جو ملک کی حکومت کا شریک وحصہ دار
ہے اور اپنی چھوٹی چھوٹی اراضی واسٹیٹ کا مالک اور اپنی محدود ومعدود
رعایا کا حاکم ہونے کے لحاظ سے اوسکا تعلیم یافتہ ہونا ہر طرح ایسا ہی اچھی
وضروری بلکہ لازمی ہے جیسا کہ ایک رئیس وسلطان ملک کا اور اوس کا
جاہل وبیعلیم رہنا ایسا ہی مضر وخطرناک ہے جیسا کہ ایک بادشاہ کا کہ وہ اپنی

دولت و ملک کے انتظام سے نا واقف و بے خبر رہے۔

یہہ معاشدار محتاج معاش و روزی نہونے کی وجہ سے انکو نہ مناصب خدمات سرکاری کی ضرورت و حاجت ہو گی نہ خواہش اور اسوجہ سے نہ رعایا و رئیس مین کوئی رنجش و بدمزگی کا گمان و وہم ہو سکتا ہے اور اول ہی سے معلوم کر دیا گیا ہے کہ اونکی تعلیم اونکی بقار حیثیت و عزت و معاش خاندانی کے لئے ہے نہ بغرض اکتساب معیشت و ملازمت سرکاری جسکی نہ اونکو ضرورت و حاجت ہے اور نہ اسکے نہ ملنے سے وہ محتاج و مفلس ہو سکتے ہین۔

الغرض یہی اعتراضات ہین جو تعلیم جبری پر ہو سکتے ہین یا کئے جاتے ہین۔ جنکے جواب کافی و شافی و وافی ہم نے دیدیئے جنسے بخوبی انکی تردید ہو چکی اور ہمارا مطلب دلائل عقلی و نقلی و رفع و دفع اعتراضات معترضین سے بخوبی ثابت ہو چکا جسکے بعد کوئی شخص ہمارے دعوے سے مخالفت نہین کر سکتا اور نہ اوس سے اپنی ناراضی کا اظہار کر سکتا ہے

باب چہارم

آرای حکما و فضلا یورپ کے بیان مین اور اون ممالک کی تفصیل مین جہان تعلیم جبری ہے اور اوسکے قواعد وضوابط کے ذکر مین کہ کیا ہین

اگرچہ بعد اسکے کہ ہم اپنے دعوے کو بدلائل عقلی و نقلی ثابت اور اعتراضات مخالفین کی تردید کر چکے ہین اسکے طریقہ عمل کا بیان کرنا ضرور نہ تھا مگر چونکہ آجکل ہماری قوم مین جہل عام ہے اور طبائع تقلید کی عادی ہین تحقیق کی وقعت نہین کرتی خصوصًا اِس زمانہ مین اہل یورپ کی تقلید تو افرض فروض و اوجب وجوب سمجھی جاتی ہے اسلئے اونکے تسکین قلوب کے واسطے یورپ اہل یورپ کے اقوال و اعمال کا ذکر کردینا مناسب معلوم ہوا تا معلوم ہوجاسے کہ (سو سیانی ایک مت) کا مقولہ یہان صادق آگیا ہے۔ اور دیگر نظائر سے بھی اس مقدمہ کی تائید ہوجاوے۔

ممالک یورپ و امریکا و جاپان کے حکما و فضلا بالاتفاق اس مسئلہ کی ضرورت واہمیت پر اتفاق کئے ہوے ہین چنانچہ وہان کے انتظام و احکام سے ظاہر و ثابت ہے۔ بلکہ بہ تتبع و استقرا یہ ثابت ہوگیا ہے کہ ہر زمانہ و ہر قوم کے بڑے بڑے نامی مقننین و مدبرین سلطنت و حکما و فضلا۔ ملک و ملت اسپر مصر رہے ہین۔

یورپ کے وہ نامور جو سول و کلیسائی آزادی کے باعث ہوے ہین اور انگلستان کے پراٹش منٹ وسٹمنٹر[1] کے بزرگ پیشوا جنکے سبب سے

[1] پراٹش منٹ وسٹمنٹر [illegible]

سے موافق اور اونکی رفتار گفتار و کردار تمام اسکے موئد و مطابق ہین

سب کے پہلے پیوریٹین کا بونسٹ نے جو قوانین مرتب کئے تھے اونمین یہ لکھا تھا کہ ہر ایک شہر کا حصہ جسکو حاکم شہر پچاس گھر تک زیادہ کر دے وہانکے لوگ اپنے بچون کی تعلیم کے لئے ایک استاد مقرر کرین اور شہر کا ہر ایک سو مکان والا حصہ ایک گرامر اسکول قایم کرے۔

یہ ان کی پہلی نصیحت اوس نوآبادیکو جسکو اونہون نے قایم کی تھی علیمو الناس تھی۔

پیوریٹین کا لونسٹ۔ پیوریٹیانیزم۔ جو فرقہ کہ رومن چرچ سے علیحدگی اختیار کیا وہ پیوریٹینس ہے اور اس فرقہ کے مذہب کا نام پیوریٹیانیزم ہے یہ فرقہ قصص اور حکایات کو نہین مانتا سوا ے کلام الٰہی کے کسی امام فقیہ و مفسر کی باتون کو تسلیم نہین کرتا گویا بلاتشبیہ مسلمانون کے ظاہری فرقہ سے مشابہ ہے یہ لفظ مشتق ہے پیورسی یعنی خالص کلام الٰہی کو یہ فرقہ مانتا ہے اسی لئے پیوریٹینس و پیوریٹیانیزم اس فرقہ اور مذہب کا نام رکھا گیا ہے اِن کا ماٹو یعنی طریقہ و وظیفہ سوا ے بیبل کے اور کچھ نہ تھا۔

ٹامس پین۔ ۱۷۳۷ء مین پیدا ہوا اس نے سیاسات اور توحید پہ بہت کچھ تحریرات کئے پنسل وانین گزٹ کا اڈیٹر تھا اسنے ایک کتاب کامن سینس نامی شایع کی جس سے امریکہ کی آزادی اور خود مختاری کا وقت بہت قریب آگیا۔ کرسیس کے نام سے سیاسات ملکیہ پر بہت مضامین لکھے اور شایع کئے۔ رٹیس آف مین یعنی حق انسانی کے نام سے ایک رسالہ چھپوایا جسکو فرانس مین بڑی قدر لیت کی نگاہ سے لوگون نے دیکھا اور اتنی قدر ہوئی کہ جب یہ فرانس مین گیا تو اسکا استقبال بہت تزک اور اہتمام سے کیا گیا اور یہ ۱۸۰۹ء مین مرگیا۔

واشنگٹن[۵۱] کی وصیت اوس قوم کے لئے جسکو اوسنے بچایا تھا علموالناس تھی ٭

جفرسن[۵۲] کی دائمی نصیحت یہی تھی کہ (علموالناس) یہہ ایک مستثنی روزگار شخص ہے دنیا کے تمامی اون بڑے نامی گرامی مخالفان مداخلت گورنمنٹ مین کا جو ابتک گزرے ہین۔ اسکے آخری ایام کا یہی شغل تھا کہ ورجینیا مین ملکی تعلیم کا ایک عمدہ طریقہ قایم کرے۔

اگر دنیا کی تاریخ دیکھی جاے اور پوری تحقیق کی جاے تو ایک فیلسوف بھی جو آزادی وانسانی ہمدردی وراستبازی مین نامی گرامی گزرا ہو ایسا نہ ملیگا جو اس راے سے اختلاف کیا ہو اگر ہو تو کوئی مدعی ہمارے سامنے پیش کرے پس ایسے مجمع ومتفق علیہ مسئلہ کے خلاف مین کوئی صاحب عقل ونقل خلاف کا خیال تک نہین کرسکتا۔

---

[۵۱] واشنگٹن۔ جارج واشنگٹن اوس لڑائی کا سپہ سالار تھا جو امریکہ کی آزادی کے لئے ہوئی تھی۔ یہہ ۱۷۳۲ء مین پیدا ہوا اور ۱۷۹۹ء مین مرگیا اور امریکہ کے آزاد اور خودمختار ہونیکے چہہ سال بعد یہی پہلا پرزیڈنٹ یعنی صدر نشین مقرر ہوا تھا صلح وجنگ مین یہی سابق تھا اور رافت عامہ اور حب وطن دوستی کے لحاظ سے بھی یہی سب پر مقدم تھا۔ واشنگٹن امریکہ کے غربی صوبون سے ہے اور جارج واشنگٹن پایہ تخت اور کانگریس کا مقام ہے اسی کے خط عرض بلد پر لسبن نجاراپیکین واقع ہین۔

[۵۲] جفرسن۔ ٹامس جفرسن ۱۷۴۳ء مین پیدا ہوا یونیٹڈ اسٹیٹ ممالک متحدہ امریکہ کا تیسرا صدر نشین ہے ۱۷۶۹ء مین اسکا انتخاب صوبہ کی قانونی مجلس مین کیا گیا ۱۷۷۵ء مین کانگریس کا ممبر ہوا اور امریکہ کے ممالک زیر حکومت انگلستیہ کی پالسی کی بابت بہت مخالفت کی اسی شخص نے آزادی امریکہ کا اشتہار جسکی رو سے دیا گیا تھا لکہا تھا۔ یہہ واشنگٹن کا معتمد ملکی تھا اور ۱۸۰۱ء مین خود صدر نشین ہوگیا جماعت جمہوریہ کا مجمع اور متفق علیہ افسر تھا سیاسات مین بہت بڑا ماہر اور متبحر تھا طاقت وزارت مین کہتا ہے روزگار تھا۔ یہ نہایت ہی مخالف فریب اور دشمنون کو دنیا دوست سمجھنے والا تھا

اس قاعدہ کو کہ حکومت ملکی کو یہہ حق حاصل ہے اور یہہ اوسکا فرض منصبی ہے کہ جو لڑکے اوسکی عملداری مین ہین اون تمام لڑکون کی تعلیم کی ذمہ داری و نگرانی کرے سب سے پہلے ایتھنس و سپارٹا جو پاے تخت و قاعدہ مملکت یونان تھا اوسکی جماعت مقنن نے ایجاد و اجرا کیا تھا۔

سولن[۱] حکیم الحکماے یونان نے یہہ قاعدہ جاری کیا تھا کہ والدین پر فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کو تعلیم دین علم موسیقی و ورزش جسمانی ضرور سکھاوین اگر والدین اپنی اولاد کو کوئی مفید فن نہ سکھاوین تو بچہ پر لازم نہ تھا کہ عالم پیری مین اپنے والد کی مدد کرے۔

لیسنگا شہر سپارٹا کی جمیعت مقنن کے ضوابط کی روسے ملک تمام لڑکون کی تعلیم کا ذمہ دار تھا اور سن تعلیم سات سال کے بعد سے سمجھا جاتا تھا۔

شارلیمین[۲] شہنشاہ فرانس معاصر ہارون الرشید خلیفہ عباسیہ کے قوانین مین تمام والدین پر یہہ جبری حکم تھا کہ اپنی اولاد کو مدارس مین بھیجین تا مذہبی ضروری تعلیم وہ حاصل کرین اِن مدارس مین نوشت و خواند علم حساب

---

[۱] سولن۔ یہہ حکیم ۶۳۸ قبل عیسی تھا ایتھنس کا بڑا مقنن تھا دوسرے ممالک سے تجارت کا سلسلہ جاری کیا تھا ابتدائی عمر مین شاعریت سے مشہور و معروف تھا یونان کے سات نامی حکما مین یہہ بھی شمار ہوتا ہے من بعد پالیٹکس مین دخیل ہوا پھر کانسٹیٹیوشن یعنی تغیر مملکت ایتھنس اپنے ذمہ لیا اسکے قانون لوہے کی مثلث تختیون اور گول لکڑیون پر لکھے گئے تھے ۵۵۸ سال قبل عیسی مرگیا۔

[۲] شارلیمین۔ اسکا دوسرا نام چارلس دی گریٹ تھا (مڈل ایجس) قرون متوسط مین فرانس کا بادشاہ تھا بہت زمانہ تک ایسا وسیع دل اور عالم یورپ مین کوئی بادشاہ نہین ہوا۔ اسکو پوپ تیسرے لیو نے تخت پر بٹھایا اوسوقت اسکا نام کنگس یا ایمپرر آف دی ویسٹ تھا پپین کا بیٹا اور جانشین تھی ۷۶۸ء مین تخت نشین ہوا ۴۶ سال تک بادشاہت کیا ۸۱۴ء مین مرگیا۔

قاعدہ زبان و موسیقی کی تعلیم بھی ہوتی تھی مگر اسکے بابتہ سواے تعلیم مذہبی کے جبر نہ تھا۔

پندرہوین صدی کے مورخون کا خیال یہہ تھا اور وہ اسبابت کا دعوی کرتے تھے کہ حکومت ملکی کو چاہیئے کہ وہ یہہ قاعدہ عام جاری کرے جس سے والدین مجبورانہ اپنی اولاد کو مدرسہ مین بھیجین۔

لوتھر[۱] نے کہا ہے کہ مین نے اس قاعدہ پر نظر کی ہے کہ یہہ قاعدہ افسران ملکی کا فرض منصبی ہے کہ اپنی رعایا کو مجبور کرین کہ وہ اپنی اولاد کو مدارس مین بھیجین تاکہ خاص و عام کو تعلیم یافتہ علما و فقہا و حکما و معلمین اور دوسرے افسر ملکی و مالی میسر ہون۔

ملانکتھن[۲] کے متفق علیہ قانون ملت بابتہ ۱۵۲۸ء مین یہہ امر مجوزہوا کہ علما کو چاہیئے کہ لوگون کو اپنی اولاد کو مدارس مین بھیجنے کے لئے تنبیہ کرین تاکہ اسقدر تعلیم پاسکین کہ ملک و ملت مین تعلیم دینے کے قابل ہوجائین۔

---

[۱] لوتھر۔ گیارہوین نومبر ۱۴۸۳ء مین پیدا ہوا اسکا باپ ایک معدنی مزدورون مین سے تھا اور اسکی مان ایک مذہبی خداترس بی بی تھی یہ رہبان ہوا اور نہایت قوت بیانی اور فصاحت و بلاغت رکھتا تھا۔ اسنے اپنے زمانہ کے علما کے آراو اقوال سے جو بیبل سے بہت مفارق اور مخالف تھے اختلاف کیا ہے۔ یہ روم کی سفارت پر مامور ہوا اور فقیہ الملت کا خطاب پایا ۱۵۱۷ء مین مذہبی عام آرا کا خلاف کیا بچانوے[۹۵] اصول مذہبی قایم کرکے جرمنی مین اشاعت دی جب پیش المذہب پوپ نے اسکو خارج الملت کیا تو اسنے اوس اعلان کو علانیہ جلادیا ۱۵۲۰ء مین ورمس کی مذہبی مجلس مین طلب ہوا اور بیبل کا ترجمہ کیا ۱۸ فروری ۱۵۴۶ء مین مرگیا۔

[۲] ملانکتھن ایک گرایک وعبری کا پڑا منجر فاضل تھا جرمنی کی مذہب اور تعلیم کی ترقی کا بانی رہبانی و عامی بھی تھا اور لوتھر کے خیالات مذہبی کا مؤید تھا وٹن برگ مین گریک و عبری کا پروفیسر تھا۔

ورٹم برگ صوبہ جرمنی کے قانون ملت بابتہ سنہ ۱۵۵۹ء نے گدریون پر یہہ
امر لازم گردانا کہ وہ اپنے ہمجنسون کو اقل درجہ سال مین دو مرتبہ تنبیہ کرین
کہ اپنی اولاد کو مدارس مین بلا انفصال بھیجا کرین۔

اسی قسم کی تدابیر جرمنی کے دوسرے صوبون مین عمل مین لائی گئین اگرچہ
اوسوقت حکماً و قانوناً جبری قاعدہ نہ تھا مگر مذہبی تعلیم کے لئے اتوار و دوسری
تعطیلات مین حاضری کلیسا کا انتظام ہوا اور جنکے لڑکے اس مذہبی تعلیم مین
غیر حاضر ہون اونپر جرمانہ مقرر ہوا۔

سنہ ۱۶۴۹ء مین مجلس عامہ ورٹم برگ نے اس فرض منصبی کو تسلیم کر لیا کہ تمام
والدین پر ضرور ہے کہ اپنی اولاد کو مدارس مین حاضر کرین ورنہ جرمانہ دین۔

سنہ ۱۷۶۳ و ۱۷۹۴ و ۱۸۰۵ء مین جدید قوانین شاہی اسبارہ مین شایع ہوے اور ڈیوک
آف برنزک بلی[1] نے چھٹے سال سے حاضری مدرسہ کی عمر قرار دی فی الحال
تمام جرمنی صوبون مین تعلیم جبری کی بنا قایم و مستحکم ہوگئی ہے۔

ملک پرشیا مین یہہ قاعدہ سنہ ۱۷۳۲ء مین داخل ہوا اور بویریا مین کہ ممالک
موخرہ سے ہے سنہ ۱۸۰۲ء مین رواج پایا غرض انیسوین صدی کی ابتدا سے
تعلیم بالجبر ممالک جرمنی کا ایک دستور عام ہوگیا۔

ملک آسٹریا مین اسکی ابتدا انیسوین صدی مین اسطرح پر ہوئی کہ تمام ممالک
مین عام یہہ قاعدہ قرار پایا کہ سال مین دو دفعہ حکام اضلاع کو چاہیے اون
اطفال کے نقشے اساتذہ مدارس کے پاس روانہ کرین جنکی عمر چھہ سال ہو۔

---

[1] ڈیوک آف برنزک بلی۔ پرشیا اور آسٹریا کا کمانڈر تھا یہہ فرانس کے عام بلوائیون
کے مقابلہ اور مقاتلہ کے لئے ایک پرشوکت فوج کے ساتھ مامور ہوا تھا جو بوجہ بے بضاعتی
و کم استطاعتی بھاگ کھڑا ہوا جس سے بلوائیون نے بادشاہ کو تخت سے اوتار کر سولی دے اور فرانس مین قتل عام

اور اساتذہ ماہانہ حاضری مدرسہ کے نقشہ حکام کے نزدیک روانہ کیا کرین۔

سنہ ۱۸۶۶ء کی جنگ کے بعد جو پرشیا سے ہوئی اسٹریہ نے پرشیا کے مشابہ قانون تعلیم جبری عجالۃً جاری کر دیا جسکی مخالفت رعایا کی جانب سے بالکل نہین ہوئی اور اوسکا نفاذ پورا پورا ہو گیا۔

ملک سوئزرلینڈ[۹۱] و اسکانڈی نیویا[۹۲] مین جرمن کے مشابہ قوانین جاری کئے گئے۔

ملک ڈنمارک نے سنہ ۱۸۱۴ء سے تعلیم جبری کو بہت ہی موثر و پر زور کر دیا

فرانس مین لوس نپولین کے وقت سے قانوناً تعلیم جبری عام ہو گئی اور اوسکے وزیر تعلیمات عامہ یم ڈرنی نے اسکی بڑی حمایت کی۔

انگلستان مین اگرچہ اکثر اوقات مخالفت رہی ہے کیونکہ پادری و مذہبی افسر سرکاری مداخلت کو پسند نہین رکھتے تھے بلکہ یہ خاص اپنا ہی فریضہ منصب خیال کرتے تھے مگر سنہ ۱۸۷۰ء مین تعلیم جبری کو اوس قانون سے جو ولیم اڈورڈ و فارسٹر نے ترتیب دیا تھا نہایت فروغ ہوا جسکی رو سے انگلستان

---

۹۱ سوئزرلنڈ یورپ کا درمیانی ملک ہے جسکا رقبہ سولہ ہزار مربع میل کا ہے۔ میسور کے نصف سے کچھ زیادہ ہے تمام یورپ مین کوہستانی ہونے کی صفت سے معروف و مشہور ہے خوش منظری مین علم ہے اوسکی آبادی بتیس لاکھ کی ہے۔ اس ملک کے باشندے دلیری اور وطن دوستی مین یکتائے روزگار ہین۔ یہ ملک گھڑی اور جواہر کے بنانے کے لئے مشہور ہے حکمرانی فڈرل ریپلک جمہوری ہے پایہ تخت جنیوہ ہے جہان کی گھڑیان مشہور عالم ہین۔

۹۲ سکانڈی نیویا شمال یورپ مین جزیرہ نما ملک ہے سویڈن اور ناروی ملکر یہ ملک بنا ہے اور دونون ایک ہی سلطان کے زیر حکومت ہین تین لاکھ مربع میل اسکا رقبہ ہے تمام ممالک یورپ مین بعد رشیا کے یہی ملک سب سے کلان اور وسیع تر ہے اسکی آبادی ساٹھ لاکھ نفوس کی ہے۔ یہان کے باشندون کا مذہب پراٹسٹنٹ لازم ہے۔

وہ بلز کے ہر ایک لڑکے کی تعلیم کا انتظام ایک ہی سال مین ہونیوالا تھا مگر پارلیمنٹ مین یہہ امر اسکول بورڈز پر محول کر دیا گیا جسکو حاضری بالجبر کا پورا اختیار حاصل سنہ ۱۸۸۵ء مین حاضری بالجبر پر زیادہ تر زور دیا گیا اور سکاٹلنڈ مین سنہ ۱۸۹۰ء مین عموماً کمپلسری ایڈوکیشن کا قاعدہ جاری ہوگیا اگرچہ اسکے پہلے سے وہان اوسکا رواج تھا۔ گو کہ انگلنڈ مین پارلیمنٹ نے اسکو اسکول بورڈونپر محول و مفوض کر دیا مگر حامیان تعلیم جبری اسپر اکتفا کیے نہین اور نہین کرینگے چنانچہ لورپول مانچسٹر اکسفورڈ وغیرہ ۱۶ صوبون مین تعلیم جبری کا طریقہ ہوگیا ہے۔

اٹالین پارلیمنٹ نے سنہ ۱۸۷۷ء مین ایک جدید قانون تعلیم منظور کیا جسکی رو سے تعلیم بلا اجرت و بالجبر ہوگئی ہے۔

صوبہ بالٹک روس مین تعلیم بالجبر ہے اور دوسرے صوبون مین بوجہ غربت رعایا یہہ قاعدہ رائج نہین ہوا اگرچہ اسکا خیال پیٹر اعظم کے وقت سے وہان ہے مگر وحشی رعایاے روس نے تعلیم کا نام ذاتی بربادی رکھا ہے اسلیے تمام یورپ مین تعلیمی حیثیت سے اونٹون و پست حالتین محسوب و شمار کیا جاتا ہے۔ سنہ ۱۸۷۵ء تک وہان ۸۶ باشندون مین ایک لڑکا پڑھتا تھا مگر سنہ ۱۸۸۰ء مین فیصدی (۱۱) ہوگئے کیونکہ بہت سے مقامات پر لوکل بورڈون نے حکم دیا تھا کہ لوگونکو تعلیم پر مجبور کیا جاے۔ سلطنت عثمانیہ مین بھی اگرچہ ہماری ریاست کی طرح احکام جاری ہین اور سنہ ۱۸۶۹ء مین اس قانون کا اشتہار دیا گیا ہے کہ ہر ایک محلہ مین ایک مدرسہ قایم کر دیا جاے اور اوس محلہ کے تمام بچے خواہ لڑکے ہون یا لڑکیان اوس مین حاضر رہین مگر سنہ ۱۸۸۱ء تک اوسکی تنفیذ و تعمیل مین سعی و اہتمام نہین

کیا گیا تھا لیکن سلطان اعظم عبدالحمید خان نے اپنے عہد دولت مین اسطرف بہت توجہ مبذول کی ہے اور پہلے سے دس گونہ خرچہ تعلیم بڑھا دیا ہے اور عظیم الشان علوم جدیدہ و صنائع و فنون کے دبستان قایم و مفتوح کئے ہین مین نے معتبر ذریعہ سے سنا ہے کہ ستر لاکھ صرفہ تعلیم ہے۔

گریک یونان مین ۱۸۳۴ء سے تعلیم جبری ہے تمام اطفال جنکی عمر پانچ سال کی ہے اونپر بارہ سال تک حاضری مدرسہ لازمی ہے ہر ایک گھنٹہ پر اگر لڑکا غیر حاضر ہو تو والدین پر جرمانہ مقرر ہے۔

اسپین و پورچگل مین بھی تعلیم جبری ہے اگرچہ پورا پورا اوسکا نفاذ و نگرانی نہین ہے۔

امریکا مین بہت زمانہ پیشتر سے اسکا رواج دیا گیا ہے۔ بی جی نارتھ روپ معتمد تعلیمات کننک ٹکٹ نے اپنی سالانہ رپورٹ سنہ ۱۸۰۰ء مین لکھا ہے کہ ملک کننکٹکٹ انصافاً اسبات کا دعوی کر سکتا ہے کہ دنیا کے اون ممالک مین سے جنمین باقاعدہ تعلیم جبری کی اولگ بنیاد پڑی ہے ایک یہہ بھی ہے۔ اسکے مجموعہ قوانین بابتہ سنہ ۱۶۵۰ء مین قواعد تعلیم جبری موجود ہین جب سنہ ۱۸۱۰ء مین اسپر نظر ثانی کی گئی تو عام راے نے اس قاعدہ کو دلی رضامندی سے قبول کر لیا و بحال رکھا جس سے اب یہہ قاعدہ مستحکم و مستقل ہو گیا۔

کننکٹکٹ[1] کی جمعیت مدارس نے ایک ناظر بغرض نگرانی قاعدہ بالجبر مقرر کیا اور سنہ ۱۸۶۹ء مین یہہ عام قاعدہ قرار دیا کہ اہل حرفہ کے وہ لڑکے جنکی عمر ۱۴ سال سے کم ہو اور جو کسی مدرسہ مین اقل درجہ سالانہ تین مہینہ تعلیم نہ پاے ہون

[1] کننکٹکٹ۔ ممالک متحدہ امریکا کا صوبہ ہے۔ نیو ہامشیر۔ مساچوسٹس۔ رہوڈ آئلینڈ۔ یہ پانچون شمالی یا نیو انگلینڈ کے چھ علاقون مین سے ہین۔ صرف مین وسعت مین ان سب کی برابر ہے۔

اون کو ملازم نکیا جاے چنانچہ نظار قاعدہ جبر و اجبار اپنا فرض منصبی سمجھتے تھے
کہ اہل حرفہ کے جو لڑکے کارخانون مین نوکر ہین اون کے حالات دریافت
کرین اگر اسکے خلاف کوئی بات ثابت ہو تو صاحب کارخانہ کو اوسکی
اطلاع کردین۔

مساچوسٹ کے قانون نوآبادیات مین سنہ ۱۶۴۲ء مین یہہ حکم ہر ایک قصبہ کے منتخب
اشخاص کو اس بات کی نگرانی کا دیا گیا کہ اونکے ہمنشین و محلہ دار اپنے اولاد
و متعلقین اقربا کو اس قدر تعلیم دیکر وہ انگریزی زبان و قوانین کو پڑھ و سمجھ سکین
دیتے یا دلاتے ہین اسکی نگرانی کرین درصورت عدم تعمیل اون منتخب
اشخاص کو اختیار دیا گیا کہ وہ تارکین پر بیس شلنگ جرمانہ کرین۔

سنہ ۱۸۳۶ء مین قانونا یہہ قطعی ممانعت ہوئی کہ جن لڑکون کی عمر ۱۵ سال سے کم
ہو اور اگر وہ سال ماقبل مین تین مہینہ تک مدرسہ مین حاضر نرہے ہون تو
کارخانہ مین ملازمت نکرین۔

موجودہ قانون مین جن لڑکون کی عمر آٹھ و چودہ کے درمیان ہو اونکے
والدین کو ضروری و لازمی ہے کہ ہر سال بیس ہفتہ مدرسہ مین بھیجین اور
کوئی شخص بوجہ ذات یا خاندان یا مذہب مدرسہ سے مستثنی نہین ہوسکتا۔

مین [illegible] مین قانون مدارس ملکیہ اسیات کا مجاز کرتا ہے کہ جن طلبہ
کی عمر چھے سے سترہ سال کے درمیان ہو وہ بالجبر حاضر مدرسہ کرائے جائین
اور جو کوئی اوسکی مخالفت کرے اوسپر بیس ڈالر کا جرمانہ کیا جاے۔

ه مساچوسٹ - ممالک شمالیہ امریکہ سے ہے اسکے مدارس کی بابت مشہور
آفاق ہے۔
ه مین - ممالک شمالیہ جمہوریہ امریکہ کا ایک صوبہ ہے۔

نیو ہام شیر[1] کے قانون ۱۸۷۱ء کی رو سے تمام والدین و سرپرستون نابالغون کو ضرور ہے کہ جس لڑکے کی عمر آٹھ و چودہ کے درمیان ہو اور وہ کسی مدرسہ عامہ سے دو میل کے فاصلہ پر رہتا ہو تو ایسے لڑکے کو ہر سال اقل مرتبہ بارہ ہفتہ مدرسہ مین بھیجین۔

ٹکی کان و ٹکساس[2] کا بھی یہی دستور ہے۔

لواڈا[3] کے قانون ۱۸۷۳ء کی رو سے والدین و سرپرستان اطفال مجبور ہین کہ ہر ایک لڑکے کو کہ جسکی عمر چودہ و اٹھارہ برس کے درمیان ہو اقل مرتبہ عمر تعلیمی کے ہر سال مین سولہ ہفتہ مدرسہ بھیجین۔ اسکی مخالفت پر پہلے مرتبہ پچاس سے سو شلنگ تک اور من بعد سو سے دو سو شلنگ تک جرمانہ کیا جاتا ہے۔ کالفورنیا[4]۔ نیوجرسی[5]۔ نیو یارک[6] مین بھی قواعد و ضوابط جبری شائع

---

[1] نیو ہام شیر۔ ممالک جمہوریہ یورپ کے شمالی صوبون مین ہے۔

[2] ٹکساس۔ ممالک غربیہ امریکہ سے ہے اور از روے رقبہ سب صوبون سے بڑا ہے جہان کے چارپاے مشہور آفاق ہین۔

[3] لواڈا۔ ممالک غربیہ امریکہ کے صوبون مین سے ہے اور سونے اور چاندی کی کانون سے مشہور ہے

[4] کیالیفورنیا۔ ممالک غربیہ امریکہ کے صوبون مین سے ہے ٹکساس سے دوسرے درجہ مین یہی صوبہ ہے جہان کی سونے اور چاندی کی کان مشہور جہان ہے۔

[5] نیوجرسی۔ ممالک متوسط امریکہ سے ہے۔

[6] نیو یارک۔ ممالک جمہوریہ امریکہ کے سات متوسط صوبونین سے یہ بھی ایک ہے اسکا دوسرا نام امپیر اسٹیٹ ہے۔ تمام یونین اسٹیٹ سے اسکی آبادی بڑھی ہوئی ہے یہان کی تجارت بھی سب سے زیادہ ہے نیورک شہر ہڈسن ندی کے دہانہ و مصب پر ایک جزیرہ ہے یہ امریکہ کے سب شہرون سے بڑا ہے۔ تجارت کے لحاظ سے تمام دنیا کے شہرونمین دوسرے درجہ کا شہر ہے۔ بارہ لاکھ کی آبادی ہے۔

ورائج ہین۔ کالیفورنیا مین تعلیمی عمر آٹھ سے چودہ سال اور نیو جرسی مین
آٹھ سے تیرہ سال اور مدت حاضری بارہ ہفتہ اور نیویارک مین ۱۴ ہفتہ
مدرسہ روزانہ مین اور ۲۸ اٹھائیس ہفتہ مدرسۂ شبینہ مین مقرر ہے۔ اور کالیفورنیا
مین دو ثلث اوس مدت مین سے جسمین مدارس مفتوح رہتے ہین اوّل
مرتبہ بارہ ہفتہ مسلسل حاضری چاہیئے۔ اس سن و سال کے لڑکے کو نوکری
نہین مل سکتی جبتک کہ اس مضمون کا سارٹیفکٹ پیش نہ کرے کہ سالگذشتہ
اس قسم کی تعلیم اسنے پائی تھی۔ اس قانون کے خلاف پر پچاس شلنگ کا جرمانہ
مقرر ہے۔

انڈیانا[51]۔ الی نائے[52]۔ کیان ساس[53]۔ منی ساٹا۔ مسسی پی[54]۔ نب راسکا[55]۔ پنسلوانیا[56]
رہوڈ آئیلنڈ[57] کے منتظم و حکام ملکی اپنی رپورٹون اور تحریرون مین تعلیم جبری
کی بد و شد تائید کرتے ہین اور مخالفین کے خوب خوب دہجیان اڑاتی ہین۔
کان ساس کے ناظم تعلیمات (انریبل جے ڈی بیجر کارنی) اپنی

---

[51] انڈیانا۔ امریکہ کے ممالک متوسط کا صوبہ ہے۔

[52] الی نائی۔ یہ بھی ممالک امریکہ کے متوسط کا صوبہ ہے جہان کا تانبا مشہور ہے۔

[53] کیان ساس۔ نو ممالک مغربی سے ہے۔

[54] مسسی سپی۔ امریکہ کا جنوبی ملک ہے جسکی روئی مشہور آفاق ہے۔

[55] نب راسکا۔ نو ممالک مغربی سے ہے۔

[56] پنسلوانیا۔ یہ بھی امریکہ کا اٹلانٹک متوسط صوبہ ہے چونکہ اسکا پانی پن تھا اسلئے اسکا نام پنسلوانیا رکھا گیا
یہان لوہا کوئلہ روغن گیاس بکثرت پیدا ہوتا ہے تمول و آبادی کے لحاظ سے امریکہ مین اسکا دوسرا درجہ ہے۔

[57] رہوڈ آئیلنڈ۔ جو ایک حصہ ہے براعظم کا ممالک متحدہ مین سب سے چھوٹا ہے۔

رپورٹ ۱۸۷۳ء مین مخالفین قاعدہ بالجبر کے اعتراضات کے جواب مین لکھتا ہے کہ قوم کا اصلی قانون ذاتی تحفظ ہے پس جیسا کہ زمانہ وبائی مین اشیاء مضر کے لئے اور قرنطینہ و ہیجبن وغیرہ مین جبری احکام و انتظام و اہتمام عمل مین لایا جاتا ہے اوسی طرح وباے جہالت کے ملک سے دور کرنے مین جو جسمانی وبا سے کہین زیادہ تر ویران و برباد و تباہ کن عالم ہے لازمی احتیاط ضرور ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر والدین کو یہہ منظور ہے کہ اپنی اولاد قید قانون مین ذریعہ کوتوالی کھینچی نہ جاے و داخل نہو تو کوتوالی والے اونکی اولاد کو مدارس کھینچ لیجانے کو منظور اور اوسکی برداشت کرین تا اوس ذلت آئندہ سے محفوظ و مصون رہین۔

روملن۔ نامی ایک نامی مورخ جرمنی لکھتا ہے کہ حکومت کو اس استفسار کا اور اوسکی نگرانی کا پورا حق ہے کہ ہر ایک ممبر یعنے فرد کسی قسم کی تعلیم پاتا ہے یا نہین۔ حکومت کو یہہ حق حاصل ہے کہ ایک مقدار معین علم جو اداء خدمت کے واسطے ضروری ہو رعایا کو تعلیم دینے کا دعوی کرے۔ لہذا ایک لڑکا بلا کسی تعین عمر کے جب مقدار معین و مطلوب حکومت حاصل کرلے تو مدرسے سے خارج کردیا جاے اور اوسکے والدین کی تولیت مین دیدیا جاے۔ جرمن کے امراء ملت و دولت دونون نے تعلیم کے جبری کرنے پر اتفاق کرلیا ہے۔

کیا تہلک سکلوپڈیا مین لکھا ہے کہ حکومت جس تعلیم کے دینے کا دعوے کرتی ہے وہ محدود و بضرورت ہونی چاہئے۔ صرف عبارت خوانی خطاطی چار قواعد بسیط حساب و مذہب تک اس سے زیادہ غیر ضروری ہے یہہ کچھ ضرور نہین کہ سات یا آٹھ سال تک بالجبر تعلیم دیجاوے اور روزانہ پانچ یا چھے گھنٹے التزاماً حاضری ہوا کرے حکومت کو یہہ حق نہین ہے کہ تمام

تعلیم متعین کرے اسکو والدین کے اختیار پر چھوڑ دینا چاہیئے۔
مدارس خانگی پر لازم ہے کہ بشراکت ملک و ملت اہتمام تعلیم کرین اونکو نگرانی افسران ملکی سے خارج ہونے کا استحقاق نہین ہوسکتا۔
اگرچہ بیان مذکورۂ بالا سے تعلیم جبری کی حالت و حاجت کی تصریح و توضیح بخوبی ہوچکی مگر ہم سہولت اطلاع مطالب مندرجہ صدر کے لئے ذیل مین ایک نقشہ دیتے ہین جس سے جہان جہان تعلیم جبری ہے اور کب سے جاری ہوا و تخلف قاعدہ کا تاوان وضمان کیا مقرر ہے معلوم ومنکشف ہوجاے۔

نمبر	نام ملک جہان جبری تعلیم ہے	سنہ جاری ہونے قاعدہ جبری	سن اطفال جنکو جبری تعلیم دیجاتی ہے		جرمانہ بابت غیر حاضری	کیفیت
(۱)	گریٹ برٹن	سنہ ۱۸۷۰ء	۵	۱۳	قلیل المقدار	اگر کمیٹی کونسل و لوکل بورڈ آف ٹرسٹیز و ٹاؤن کونسلرز مجاز حاضری اطفال بالجبر ہین)
۱	انگلینڈ و ویلز	ایضاً				
۲	لورپول	ایضاً				
۳	مانچسٹر	ایضاً				
۴	اکسفورڈ	ایضاً	(ان تینون شہرون مین قانوناً حاضری بالجبر کردیگئی ہے)			
۵	اسکاٹلنڈ	۱۸۸۰ء	״	״	״	״
۳	ایرلنڈ	۱۸۸۰ء	״	״	״	״
۴	نووا اسکوشیا	+	۵	۱۲	۰	
۵	نیوبرنزک	۰	۵	۲۰	۰	

نمبر	نام ملک جس میں جبری تعلیم جاری ہے	سنہ جس میں قانون جاری ہوا	سن اطفال جس میں جبری قانون عائد ہوتا ہے	جرمانہ خلاف ورزی	کیفیت
۶	مسانی طوبا	۰	۵ ۱۴	۰	
۷	پرنس اڈورڈ ایلنڈ	۰	۸ ۱۳	۰	
۸	وکٹوریا	۰	۶ ۱۵	۰	
۹	سوتھ آسٹریلیا	سنہ ۱۸۶۶ء	۰	۰	
۱۰	ویسٹرن آسٹریلیا	؍؍	۰	۰	
۱۱	تسمینیا	۰	۰	۰	
۱۲	نیوزلینڈ	۰	۷ ۱۳	۰	
۱۳	جزائر ٹرکس کے کاس	۰	۰	۰	
۱۴	بہاماس	۰	۰	۰	
۱۵	برموڈا	۰	۰	۰	
۱۶	سنٹ ہلی نا	۰	۰	۰	
۱۷	ہلی گولینڈ	۰	۰	۰	
۱۸	اسپانڈا	۰	۰	۰	
۱۹	نیوسوتھ ویلز	۰	۶ ۱۴	۰	
۲۰	کوینز لینڈ	۰	۰	۰	
۲۱	آسٹریا ہنگری	سنہ ۱۸۶۶	۶		

نمبر	نام ملک جمہوری امریکہ	سنہ جاری ہونے قانون	سن اطفال جن پر تعلیم جبری ہے (از)	تا عمر سال (تک)	جرمانہ خلاف ورزی	کیفیت
۲۲	بولیو یا	۰	۰		۰	
۲۳	امریکا تمام	سنہ ۱۸۶۵	۸	۱۴	۰	
۲۴	کنکٹیکٹ	۰	۰		۰	
۲۵	مساچیٹ	۰	۰		۰	
۲۶	مین	۰	۹	۱۵	۲۰ ڈالر	
۲۷	نیوہام شیر	سنہ ۱۸۷۱ء	۸	۱۴	۰	
۲۸	مکی کان	سنہ ۱۸۷۱ء	۸	۱۴	۳۰ ڈالر	
۲۹	کنگزاس	۰	۸	۱۴	۳۰ ڈالر	
۳۰	نوڈا	سنہ ۱۸۷۳ء	۸	۱۴	اول مرتبہ خلاف ورزی [illegible] شلنگ / [illegible] پچاس شلنگ	
۳۱	کالی فور	۰	۸	۱۴		
۳۲	نیوجرسی	۰	۸	۱۳	۰	
۳۳	نیویارک	۰	۰		۰	
۳۴	انڈیانا	۰	۰		۰	
۳۵	الی نوئس	۰	۰		۰	
۳۶	کنیان ساس	۰	۰		۰	
۳۷	مسی سانا	۰	۰		۰	

نمبر	نام ملک جس میں جنتری جدید اختیار کی گئی	سنہ جس میں جنتری جاری ہوئی	تعداد ایام جن کا اختلاف جنتری قدیم و جدید میں ہے		[illegible]	کیفیت
۳۸	مسی سپی	.	.		.	
۳۹	نب راسکا	.	.		.	
۴۰	پنسیل وانیا	.	.		.	
۴۱	رہوڈ ایلنڈ	.	.		.	
۴۲	کان ساس	.	.		.	
۴۳	برازیل	.	.		.	
۴۴	چلی	.	.		.	
۴۵	کولمبیا	.	.		.	
۴۶	کوسٹ ریکا	.	۷	۱۲	.	
۴۷	ڈنمارک	سنہ ۱۴۱۹ء	۷	۱۲	.	
۴۸	ایکویڈر	.	.		.	
۴۹	فرانس	.	.		.	لوانس نپولین کے عہد یعنی سنہ
۵۰	مڈیگاسکر	.	.		.	
۵۱	جرمن تمام	سنہ ۱۶ء	۲	۱۲	.	
۵۳	بیدن	.	.		.	
۵۴	بیوزیا	سنہ ۱۸۰۲ء	۲	۱۲	.	

نمبر	نام ملک جس میں جبری تعلیم ہے	سنہ رواج قاعدہ جبری	سن اطفال جس میں جبری قاعدہ جاری ہوتا ہے		جرمانہ خلاف ورزی	کیفیت
۵۵	لوبیک	•	۶	۱۴	•	
۵۶	پروشیا تمام	سنہ ۱۷۶۳ء	۶	۱۴	•	
۵۷	ورٹمبرگ	سنہ ۱۶۴۹ء	۶	•		
۵۸	گریس	سنہ ۱۸۳۴ء	۵	۱۳		
۵۹	گواٹی مالا	•	•		•	
۶۰	اٹالی	سنہ ۱۸۷۷ء	۶	۹	•	
۶۰	جاپان	•	۶	۱۳	•	
۶۱	مکزیکو	•	•		•	
۶۲	مانٹی نیگرو	•	•		•	
۶۳	آرنج فری اسٹیٹ	•	•		•	
۶۴	پیاراگوئی	•	•		•	
۶۵	پیرو	•	•		•	
۶۶	پورچگل	•	•		•	
۶۷	رومانیا	•	•		•	
۶۸	بالٹک [illegible]	•	•		•	
۶۹	سالویڈور	•	•		•	

نمبر	نام سلطنت جس مین جبری تعلیم ہے	سنہ اجرای تعلیم جبری	سن اطفال جس مین جبری تعلیم جاری ہوتی ہے		جرمانہ خلاف ورزی	کیفیت
۸۰	سموا	•	•		•	
۸۱	سانٹو ڈومنگو	•	•		•	
۸۲	سرویہ	•	•		•	
۸۳	اسپین	•	•		•	
۸۴	سویڈن	•	•		•	
۸۵	ناروے	•	۷	۱۴	•	
۸۶	سویزرلنڈ	•	•		•	
۸۷	بلگیریا	•	۴	۱۴	•	
۸۸	یوروگوے	•	•		•	
۸۹	وینی زیولا	•	•		•	
۹۱	بڑودہ	سنہ ۱۸۹۳ء	۷ ۷	۱۰ ۱۲	۲ ر دو عام پہلے دو دوسرے ذ تیسرے مرتبہ دو دو آنہ چوتھے مرتبہ دو روپیہ جرمانہ ہوگا اور جائداد منقولہ سے وصول کیا جائے گا	لڑکیونکے لئے لڑکونکے لئے

اگرچہ یہہ موقع دوسرے ممالک کے انتظام سے بحث کا نہین ہے جہان تعلیم جبری نہین ہوتی۔ مگر ہم طرداللباب ایک نقشہ دیتے ہین جس سے تمام دنیا

کے تمام ممالک کا رقبہ محاصل آبادی مدارس طلبہ صرفہ تعلیم و مختصر کیفیت تعلیم دریافت ہو سکے۔ تمام جہان کا تعلیمی نقشہ نظرون کے سامنے دکھائی دے اور ہمارے ملکی منتظمون کو معلوم ہو جاے کہ ہم کس زمانہ مین ہین اور کیا کر رہے ہین اور ہمکو کیا کرنا چاہئیے۔ اس نقشہ مین بعض ملکون کے حالات نہ معلوم ہونے سے اون کو خالی چھوڑ دیا ہے۔ تا دوسرے حضرات جنکو اسکا مواد بہم پہونچے مکمل و مرتب کرلین جس سے تعلیمی حالات پر اجمالی اطلاع بخوبی ہو سکے

نقشہ تعلیمیہ تمام دنیاے یورپ و امریکہ و

افریقہ و ایشیا و جزائر

آسنا

نمبر ۲

باب پنجم

ملک کیجہالت۔ اور اس قاعدہ کے رواج کی ضرورت۔ اور اوسکی تعلیم بتخصیص وتجویز ضابطۂ تعلیم جبری کے بیان مین۔

بعد انقراض سلطنت تیموریہ وعہد عالمگیری کے ساتھ تمام ہندوستان سے تعلیم کا انتظام واہتمام جوشاہی طرز ونگرانی سلطنت سے ہوتا تھا اوسکی ضرورت وقدر جومناصب وخدمات شاہی کے لئے تھی وہ جاتی رہی طوائف الملوکی کے زمانہ مین عموماً سرد بازاری رہی فضائل کے عوض رزائل مرغوب و مطلوب رؤسا وامراء ووزرا ہوگئے جسکی تفصیل بہت دراز ہے مگر اتنے زمانہ دراز کی شایستگی دفعۃً مفقود ہوجانا دشوار تھا آہستہ آہستہ رونق جانے لگی خصوصاً ہمارے ملک دکن مین سکندر جاہ کے زمانہ کے بعد سے جہالت کی اشاعت عموماً ہوگئی۔ امرا علم کو عار وبیکار سمجھنے لگے اور خلاف شان امارت بلکہ بعض احیان اوسکو منحوس ومستوجب فقدان لیاقت مجالست ومعاشرت وصحبت سلطنت جاننے لگے علماے عاملین کی تشبیہ سانپون کے پٹارے سے دیجاتی تھی اور یہہ کسی امر سلطنت کے مباشرت ومشاورت کے بھی لائق نہین شمار ہوتے تھے۔ عوام باتباع رؤسا وامرا وحکام کہ الناس علی دین ملوکہم علم سے محض بے بہرہ رہے اور نہ اوسوقت معیشت مین اسکی احتیاج تھی صرف لائق دربار وسرکار ہونے کے لئے گھوڑے کی سواری تلوار وبانک وپٹہ کے ہاتھ اور ورزش جسمانی سے کچھ جسم کا سڈول کرلینا کافی تھا یا مسخرہ وقوال ونقال ہونا اکتساب ثروت وعزت کے اسباب سے

سمجھا جاتا تھا سہ روسخن گی پیشہ کن ومطربی آموز. با تا داد خود از مہتر و کہتر بستانی۔ غرض بیقدری و عدم ضرورت علم وحقارت ونفرت علما یکبارگی جہل کا فروغ ہوگیا اور عوام کالانعام بل ہم اضل طریقا کے مصداق بنگئے کیونکہ امرا اور رؤساے وقت جو مرجع خلائق ومخزن وکفیل ارزاق تھے اونہین کا یہہ حال تھا۔ صرف یہی نہین کہ امرا ووزرا ورؤساء وعامہ رعایا وبرایا ہی بفضل وکمال وجمال رہے ہون بلکہ جو خانوادہ مرجع علم وفقر تھے وہ بھی نیرنگی زمانہ وہمرنگی اہلزمانہ کی وجہ سے بیکمالی مین کامل بنگئے بلکہ اونکے رزایل اورون سے زیادہ ہوگئے چنانچہ اسکے نمونے صدہا ہماری آنکھون کے سامنے موجود ہین جنکے نام گنانے وشمار کرانے کی یہان ضرورت نہین بہرحال اوسوقت سے مختار الملک کے زمانہ تک یہی کیفیت وحالت رہی مختار الملک کے ابتدائی زمانہ مین حیدرآباد مین مولوی شجاع الدین صاحب کا مدرسہ جامع مسجد مین دینیات کا اور نواب شمس الامرا امیر کبیر بہادر کا مدرسہ ریاضیات کا تھا جسمین طلبا کو کھانا کپڑا اور ایک روپیہ تنخواہ بھی دیجاتی تھی شمس الامرا بہادر کو بالذات فنون ریاضی والجنیری علم کا بہت ذوق وشوق تھا چنانچہ اونہون نے بہت سی فرنچ وانگریزی کتابون کا ترجمہ کیا اور چھپوایا جس سے علوم ریاضی مثل علم حساب وجبر مقابلہ وجر ثقیل وہیئت ومناظر ومرایا وغیرہ علوم کی بہت اشاعت ہوئی نواب شمس الامرا بہادر نے محمد جعفر کے زیر اہتمام آٹھ مدرسے سیاق وریاضیات کے قایم فرمائے تھے اور ماہانہ یکروپیہ وظیفہ طلبہ کو مقرر کیا تھا۔ حاجی صاحب والد سید عبد الغفار تعلقدار وعم مولوی عبد الصمد صاحب مدرس مدرسہ دار العلوم ومعتمد خورشید جاہ بہادر کے اہتمام مین عربی مدرسہ تھا جسکی مدرسی پر مولوی روشن علیصاحب مقرر تھے۔ الحاصل مختار الملک نے اعظم علیخان بہادر

تعلیم و تربیت پائی تھی کچھ تو اس فیض تعلیم و تربیت کی وجہ سے اور کچھ اپنی
ذاتی روشن خیالی سے اور کچھ ہمچشمی شمس الامرا بہادر سے اور کچھ انگریزی
انتظامات کے تقلید کے خیال سے اور کچھ ضروریات انتظامی ملکی و محکمجات
سرکاری کے سبب سے مدرسہ دار العلوم سنہ ۱۲ ھ مین قایم کیا اور مدارج امتحان و
کامیابون کے لئے وظائف و خدمات سرکاری معین و مقرر کئے اور لائق و
فاضل و عالم ہندوستانی و مدراسی مدرسی پر مقرر کئے گئے مثل میرے جدین
مرحومین مولوی مہدی واصف و مولوی زین العابدین خان و عم بزرگوار مولوی
عبد الرحمن صاحب و مولوی یوسف علیخان صاحب مدراسی و مولوی محمد بربانی ان
صاحب شہید و مولوی عبد الحکیم صاحب فرنگی محلی و مولوی حیدر علیصاحب
متکلم و مناظر شیعہ و مولوی احمد علیصاحب رامپوری و مولوی علی عباس صاحب
چریاکوٹی و مولوی حیات خانصاحب مدراسی و مولوی وجیہہ الدین صاحب
مدراسی وغیرہم کے مدرس عربی و فارسی و انگریزی مقرر ہوے اور عربیت
کا چرچا رہا اور بہت لوگ تعلیم و تربیت پاکر مناصب و خدمات سرکاری پر مامور
ہوے چنانچہ اسوقت کے معتمد مال نواب مقتدر جنگ بہادر و معتمد عدالت و
کوتوالی و امور عامہ نواب عماد جنگ بہادر و کمشنر انعام نواب رفعت جنگ بہادر
اور بہت سے صدر و مفصل کے عہدہ دار اسی مدرسہ اور انہین علما کے تعلیم
یافتہ ہین۔ اور ایک طبی مدرسہ بھی قایم کیا جس سے بہت سے اطبا بکار آمد نکلے
اور مامور بکار ہوے اور ہین مگر یہہ مدرسہ چونکہ بماتحتی افسران انگریزی رہا
اور ہے اوسمین قابل اعتبار ترقی و درستی نہوئی معمولی تعلیم ویگئی اور دیجاتی
ہے۔ اسکے بعد جب افضل الدولہ بہادر کا انتقال ہوا تو بساط فقاہت و عربیت
لپیٹی گئی و مراسم دینداری و اسلام و دستور مثلائی مین بتدریج نقص و وہن

آنے لگا اور انگریزی رسم و رواج و تعلیم کا چرچا ہو چلا۔ اور ایک انجنیری
کا مدرسہ قایم کیا گیا اور چند سے وہان سے کار آمد طلبہ کامیاب ہوئے اخیر
زمانہ سالار جنگی و مختار الملکی مین زمام اہتمام مدارس عنایت الرحمن خانصاحب
کے ہاتھہ مین گیا اور مولوی سید حسین صاحب عماد الملک کی معتمدی مین
سررشتہ تعلیمات آیا اس عہد مین جنس علوم عربی کاسد و بازار تعلیم و تعلم
کاسد ہو گیا ہر چند مولوی سید حسین صاحب خود عربی دان و عربی دوست
و عربی نسل و عرب محتد و عالی خاندان سید ہونیکی وجہ سے خواہان ترقی عربی
ہوے مگر اونکے ماتحت اونکے مساعد و معاضد نہوے۔ جب نوابصاحب
لندن گئے تو وہان سے ڈاکٹر اگھور ناتھہ چٹوپادہیاے کو ہمراہ لیتے آئے جن کا
فضل و کمال و اخلاق حسنہ و حب وطنی و رافت علی الخلق و کرم و رحم و صداقت
و محنت و دیانت و لیاقت مشہور آفاق ہے و جمیع کمالات کسبی و فطری
مین وہ اپنا ہی آپ نظیر ہے آج تمام ہندوستان مین بلحاظ فضائل و فواضل
کوئی اونکا مقابل و مماثل نہین پایا جاتا۔ یہہ پہلے ڈاکٹری مدرسہ مین کمسٹری وغیرہ
علوم طبعی کے لکچرار رہے بعد حیدرآباد کالج کے پرنسپل مقرر ہوے جنکے
دامان تربیت و فیض صحبت سے بہت طلبا کامیاب ہوے اور آجکل سررشتہ
تعلیمات مین کام دیرہے ہین علم انگریزی کا عام ولولہ و ذوق و شوق ہونے لگا
اور سعادت علیخان و لایق علیخان ہر دو فرزندان مدار المہام اور بعض امرازادونکی
تعلیم و تربیت کیلئے مدرسہ عالیہ قایم کیا گیا مگر سررشتہ تعلیمات بہت کس مپرس
و گمنامی کی حالت مین رہا مختار الملک کا اخیر عہد اس کے لئے کچھہ مفید نہ ثابت ہوا
پہلے کے وہ ولولے و جوش و ذوق و شوق کا نام بھی نرہا نہ جلسہ ہاے امتحانی
مین نوابصاحب کی شرکت نہ تقسیم انعام کے جلسون مین مشارکت ہونے لگی

اور دوسرے منتظمین نے بھی اسکی سرپرستی سے ہاتھ اوٹھا لیا بلکہ سرکاری
جلسون مین اس سررشتہ کا وجود بالکل بے سود وا سکے اخراجات
رایگان متصور ہونے لگے اس حالت مین مختار الملک کا خاتمہ ہوا عماد السلطنت
کا دور دورہ آیا نئے انتظامات ہرایک سررشتہ مین ہونے لگے عنایت الرحمن
خانصاحب کا تعلق تعلیمات سے علیحدہ کردیا گیا اور مولوی سید حسین صاحب
کو معتمدی و نظامت کا عہدہ ملا اور مجھے اونکی مددگاری کی عزت حاصل ہوئی
چونکہ مجھے مولوی صاحب کا حکم تھا کہ مین عنایت الرحمن خانصاحب سے
جائزہ دفتر معتمدی صدر المہام لیکر انتظامی رپورٹ پیش و مرتب کرون اور
اصلاحات خرابی موجودہ و انتظام آیندہ کے لئے تجاویز تفصیلی پیش کرون
لہذا مین نے امتثالاً للامر تجاویز ذیل سرکار مین اوسوقت پیش کین
اور سررشتہ تعلیمات کے انتظامات کی جدید اسکیم مرتب کی۔

(۱) سب سے پہلے موازنہ کی افزایش جسپر مدار انتظام تھا کیگئی یعنے
دو لاکھ سے پانچ لاکھ تک بڑھادیا گیا کیونکہ دنیا کے تمام ملکون سے ہماری
ریاست کا خرچ تعلیم کم تھا۔

پنجاب ممالک متوسط و مغربی و شمالی بنگال بمبئی
مدراس آسام برار بڑودہ میسور ترونکور

کی آمدنی و صرفہ کا پتہ لگا کر سرکار پر ثابت کردیا گیا کہ سارے جہان سے
تعلیمی حیثیت سے ہماری سلطنت گھٹی ہوئی ہے جسپر سرکار نے مجبورانہ رقم
افزایش موازنہ کی منظوری دی۔ سرکار کو علاوہ نتائج حسابیہ کے بدلائل
تو یہہ سمجھا یا گیا کہ سرکار جو تخفیفات کرنا چاہتی ہے بدون سررشتہ تعلیم
مین افزایش کئے ہوئے کچھہ تخفیف نہین کرسکتی کیونکہ تعلیم کے عام ہونیسے

ملازم و افسر کم تنخواہ پر زیادہ ترلایق میسر ہو نگے جو اسوقت بیش قرار تنخواہ پر بھی دستیاب نہین ہو سکتے اہل ملک کی بوجہ تعلیم و تربیت شایستہ ہوجانیکی وجہ سے ہر ایک مدا مدنی مین افزایش و اخراجات مین کمی ہو گی مثلاً مالگزاری کی رقم بوجہ ترقی زراعت و فلاحت و ذرایع آبپاشی زیادہ ہو گی اور ترقی تجارت و صناعت سے کرورگیری کی آمدنی بڑہجائیگی رعایا خواندہ و شایستہ ہوجانے سے خود جرایم کم ہوجاینگے اس قدر پولیس کی ضرورت نرہیگی نہ محابس کے اخراجات و حکام و محکمہ جات فوجداری کے صرفہ کی حاجت رہ دیگی۔ سب سے بڑہکر جو رنجش و نفاق آج رعایا و گورنمنٹ مین اسوجہ سے ترقی پذیر ہے کہ گورنمنٹ اپنی رعایا کو نالایق اور اپنے انتظامی امور مین امداد و اعانت کے ناقابل و ناکارہ خیال کر کے حقارت و نفرت کی نظر و سے دیکھہ رہی ہے اودہر رعایا اپنے حقوق کی پامالی و عدم حفاظت و دخیل انتظام سرکاری نہونے اور اجانب و اغیار اونپر مسلط رہنے کی وجہ سے شاکی و گلہ مند ہے جو مین ریاست کے وہن و ضعف کا باعث ہے اسکا ارتفاع و اندفاع بدون اسکے کہ تعلیمی ذرایع وسیع و مضبوط و مستحکم و منتظم کئے جایئن اور کچھہ نہین ہے۔ الحاصل انتظام جدید مین جو بڑے بڑے انتظامی تجاویز کئے گئے تھے وہ علاوہ افزایش رقم موازنہ کے یہہ تھی کہ مدارس بقدر معتدبہ بڑہائے گئے اور دیہاتی حلقہ بندی کے مدرسون سے صدر تک یعنے ادنے سے اعلے مدارج تعلیمیہ تک سلسلہ وار ترقی رکھی گئی تھی۔

دستکاری و صنایع و حرف کی تعلیم کیلئے ..... کے وظایف ترغیبی تجویز ہوے تھے کہ ورکشاپ مین اطفال حدادین و نجارین کی تعلیم دیجاوے۔

اور مشرقی علوم کی تعلیم کے لیئے ہر ایک سلسلہ فلسفہ و ادب و دینیات

اور انکے شعبون کیلئے نامی گرامی مشہور پروفیسر اور اعلا تعلیم کے ذرائع و وسائل
تجویز ہوے تھے طلبہ کے وظایف کی کافی مقدار مقرر کی گئی تھی تا غربا بوجہ
افلاس ترقی تعلیم سے محروم و باز نرہین اور انکو اکتساب و تحصیل مین سہولت
ہو۔ قانون سررشتہ تعلیم کی ترتیب و درستی سلسلہ کتب درسیہ کی ترتیب و
درستی کتب خانہ کے اقامت کی جانب توجہ دلائی گئی تھی۔ جہانتک ممکن ہوا
اصل تعلیم کے خرچ سے نگرانی کے صرفہ کو کم کیا گیا کہ وسیلہ مین مقصود سے
زیادہ صرفہ نہو۔

یہی بڑے بڑے امور تھے جنکی جانب اسکیم مین توجہ کی گئی تھی۔

اس اسکیم و موازنہ کی منظوری ہوتے ہی میرا اور مولوی سید حسین صاحب
کا تعلق سررشتہ تعلیمات سے علیحدہ ہوگیا اور مولوی سید علی صاحب
بلگرامی ناظم تعلیمات مقرر ہوے اور اِن تجاویز کا قالب بدل دیا گیا۔ فی
الحال ہماری ریاست کی تعلیمی حالت کا اندازہ معائنہ نقشہ ذیل سے بخوبی ہوسکتا ہے

(نقشہ)
نمبر ۲

اگرچہ یہہ سب کچھ ہے مگر ابتک عامہ رعایا کو اسکے اہتمام و انتظام کی نسبت اطمینان نہین اور پبلک کو سرکار و افسران سررشتہ سے بعض شکایات ہین جنکی اصلاح ضروری ہے۔ سررشتۂ تعلیم نے ضرورت ملکی و فنون محتاج الیہا کا کچھہ خیال نہین کیا مثل قانون و انجنیری و ڈاکٹری و اگری کلچر و ٹکنیکل اسکول و نارمل اسکول تعلیم المعلمین وغیرہم۔ مدارس کا انتظام و سامان تعلیم درست نہین نہ بقدر ضرورت مدارج نہ بقدر مدارج مدرس نہ وہ لائق و قابل و مستعد عربی فارسی کا تو اہتمام ہی نہین دینیات کا نام تک باقی نہین اعلا درجہ کی تعلیم کا اہتمام برابر نہین بلکہ بعض اجیان اوسے خلاف اغراض گورنمنٹ خیال کیا جاتا ہے۔ اور تجویز روانگی طلبہ لندن بلا تعمیل بمعرض تعطیل و تمہیل پڑی ہے۔ سلسلہ کتب درسیہ کی اصلاح چاہئے اکثر مدارس نہ بقدر ضرورت و کفایت و حاجت موجود ہین نہ سرکار سے بقدر کفایت انتظام رقم ہی ملتی ہے ابتک گویا یہہ اصول ہی قرار نہین پایا کہ آمدنی و محاصل ممالک محروسہ سے کتنا حصہ اس سررشتہ مین صرف کیا جاے جبتک ایہہ اصول معین و مقرر نہ ہو انتظامی حالت کی درستی محال ہے۔ لوکل سیس[١٤] کی رقم سرکار شامل موازنۂ تعلیمات کرکے بالا بالا بلا اطلاع بورڈ لوکل سیس خرچ کر لیتی ہے حالانکہ جو کچھہ اور جسقدر رقم ابتک اسطرح صرف کر لیگئی ہے وہ قابل واپسی ہے اور بالکل خلاف اصول و خلاف دستور ہے۔

قصہ مختصر ملخص کلام یہہ ہے کہ ملک کے عدم تعلیم یافتہ ہونیکی وجہ سے باہر سے ناخواندہ و ناشایستہ ادنی درجہ کے ملازمان گورنمنٹ آف انڈیا کو بلا کر بڑی بڑی خدمتین دیجاتی ہین جو دخیل انتظام ہو کر حقوق ملک و رعایا کو محفوظ نہین رکھتے اور آپس کی سازشون اور محاسدون سے

دولت کو بدنام و بیوقار و موجب ننگ و عار کردیتے ہین، در حضرات جدا ان
کاوشون و کاہشون مین زیر بار ہوتا جاتا ہے۔ ملک کی مضبوطی و حقوق
کی حفاظت و انتظام کی درستی مملکت و قوم کی عزت و آزادی صرف تعلیم پر
موقوف و منحصر ہے اور اوسیکا یہہ خراب ہے۔
الحاصل تعلیم کی تعمیم و اشاعت و ترقی کے لئے اولاً ضرور ہے کہ مثل اور
ممالک متمدنہ یورپ و امریکا و جاپان کے قاعدہ تعلیم جبری یعنی کمپلسری کام
مین لایا جاوے اور تعلیم کے اعلا درجہ پر پہچانے کیواسطے عمدہ مدارس و
مدرسین و پرفیسر مقرر ہون اور یورپ کو بھی بغرض استحصال و استکمال
علوم و فنون طلبہ روانہ ہوا کرین بدون اسکے ملک مین نہ اشاعت تعلیم ہوسکتی
ہے نہ ملک کو قوت و شوکت و صولت و عزت و دولت و ثروت و ہیبت
حاصل ہوسکتی ہے نہ کچھ درستی و انتظام مملکت و سلطنت ممکن و متصور ہے
ایسا ملک جیسا کہ ہماری ریاست ہے جہان تاریکی جہالت سارے جہان
پر مسلط و محیط و مساوی ہے نہ امن ہوسکتا ہے نہ انتظام نہ گورنمنٹ و رعایا کے
حقوق محفوظ و مصون رہ سکتے ہین۔ عوام جنکی پیروی کرتے ہین وہ یا امرا ہین
یا علما و فقرا کیونکہ وہ دنیوی اور یہہ دینی پیشوا ہین ریاست نظامیہ مین یہی
دونون گروہ سب سے زیادہ بے بہرہ و بے علم ہین اسلئے اولاً انکی درستی و تربیت
کا خیال سب سے زیادہ ترضرور ہے کہ جب ملک کے صاحب حیثیت و صاحب دولت
و ثروت و ذی امارت دینی و دنیوی تعلیم علم سے بہرہ ور و شایستہ ہوجائن
تو اون کا دیکھا دیکھی عام رعایا بھی اس طرف توجہ کرین اسلئے تھوڑے عرصہ
مین ملک زیب و زینت پاجاے پس امیرون اور جاگیردارون و زمینداردن
و معززمعاشدارون و منصبدارون کی تعلیم بدرستی اولاً جبری ہوجانی چاہیے

کیونکہ جب سرکار لاکھون روپیہ ان لوگون کو مفت بغرض بقاے خاندانہاے قدیم دیتی ہے اور یہہ بوجہ بیعلمی کے اوس دولت وعزت سے منتفع نہین ہوسکتے بلکہ اوسکو ترقی دینا تو درکنار باقی بھی نہین رکھہ سکتے تو کیا وجہ ہے کہ یہہ بجانب سرکار مجبور نہ کئے جاوین اور بالجبر تعلیم نہ دی جاوے لہذا فی الحال صرف انہین معاشداران سرکاری کی تعلیم جبری کا ایک قانون منضبط ومنظور وشایع کردیا جاوے جس سے یہہ معزز فرقہ معاضد دولت ومساعد ملت عار وننگ جہالت کہالت وکسالت وبطالت سے بری ہوکر محلی بفضائل ومخلی من الرزائل ہوجاوے تاا گر دولت وملک کا نہین تو اپنا ہی ذاتی مفید وسود مند بنا رہے اسلئے میری راے مین ذریعہ فرمان شاہی ضابطہ مفصلہ ذیل کا اعلان کردیا جاوے تاکسیکو مجال تخلف باقی نرہے اور مقصود ومطلوب حاصل ہوجاوے۔ ایسے سب پر اسکی پابندی اللازم ومتحتم ہوجائیگی

ضابطہ تعلیم جبری

ف ہر ایک معاشدار خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اسکو لازم ومتحتم ہوگا کہ سات سے پندرہ سال کے درمیان اوسکے جتنے اطفال ہون سبکو داخل مدرسہ کرے

ف مقام گلبرگہ وہنمکنڈہ واورنگ آباد مین یکیک کالج بتدریج اس غرض کیلئے مفتوح کیا جاوے مگر بالفعل چونکہ گلبرگہ مین کام شروع ہوگیا ہے وہی مدرسہ کام مین لایا جاوے اور وہین سبکی تعلیم دیجاوے کہ یہ مقام ایسا ہے کہ وسط ذیل پر ہونے کی وجہ سے اطفال ملازمین کے اولیا کے آنے جانے مین سہولت ہے وحکام [illegible] صاحب صدر المہام [illegible] وقت [illegible] [illegible] مین [illegible]

توسیع معلومات و شایستہ صحبت و سوسائٹی و سامان تربیت عمدہ طور پر مہیا و میسر ہے۔

ف۳ نوشت و خواند زبان ملکی جہان کا وہ متوطن ہو اردو عربی و انگریزی دونون مین سے ایک مستقلاً و دوسرے تبعاً حساب و سیاق و سباق مساحت اصول اخلاق قانون اصول صحت و صفائی زراعت فلاحت تاریخ۔ سکھائے جاوینگے۔

ف۴ کسی معاشدار کی اولاد کو اپنی موروثی جائدادون کے قبضہ و انتظام کا حق نہوگا جبتک کہ کالج مذکور سے سند لیاقت حاصل نہ کرلے۔

ف۵ کوئی معاشدار حضوری کالج سے مستثنی نہوگا الا بصورتیکہ خاص سخت مریض ہو۔ غیر مستطیع ہو اور کالج سے بھی اوسکی امداد و اعانت نہو سکتی ہو۔ اسصورت میں ضلع کے مدرسہ مین یا کسی اور مقامی مدرسہ مین شریک ہونا اور اپنی تعلیم کا پورا اطمینان پرنسپل کالج کو دلانا پڑیگا یا کوئی خاص ضرورت مذہبی یا خانگی مجبور کرے اور اولیاء اطفال منتظمین کالج کا اطمینان پورے طور پر تعلیم و ضرورت لاحقہ کی طرف سے کردین۔

ف۶ درصورت تخلف قاعدہ حاضری معاشہائے متعلقہ سے تعلق اوٹھا دیا جائیگا اور انتظام سرکاری مین لے لیئے جاوین گے۔

ف۷ درصورت غفلت از حاضری مدرسہ پہلی مرتبہ سیکڑہ پانچ روپیہ دوسرے بار سیکڑہ دس روپیہ تیسری بار سیکڑہ تیس روپیہ جرمانہ کیا جاویگا۔ اِسکے بعد بجرم خلاف ورزی حکم سرکاری قانون مصدرہ متعلقے معاش کی سزا اون طلبہ سے متعلق ہوگی جنکے والدین و اولیاء نہون ورنہ ایسے طلبہ بورڈ سے اوسوقتتک رہا نکیے جاوینگے جبتک کہ اونکی چال چلن کی نسبت پرنسپل یا مجلس انتظامی کی تحریر

ف۸ فی الحال جسقدر معاشدار ہین بلحاظ سن و سال و استعداد مفصلہ

وکسبی استکمال و استحصال حساب وکتاب و قانون کے سیکھنے پرمجبور ہونگے
کہ ضروری انتظامی لیاقت اپنی معاشون کے سنبہالنے کی حاصل کرین ورنہ
اون کی معاشین متعلق کورٹ ہونگی۔

۹ جتنے وارڈ اسوقت متعلق کورٹ ہین اونکی تعلیم و تربیت کا تعلق
کالج و مجلس انتظامی کالج سے ہوگا۔

۱۰ کالج کی پائداری و نفع دائمی معاشدارون کے لئے حسب درخواست
اطفال سرداران تمامی معاشداران ممالک محروسہ سے ایک حصہ
آمدنی کا جو مجلس انتظامی تجویز کرے یکشت و یکبارگی لیکر سرمایہ جمع
کیا جائیگا اور سرکار سے بقدر نفع و آمدنی فیس امدادی وظیفہ ملیگا اور محصول
مقامی کا جس قدر روپیہ مد تعلیم کی بابت لیلیا گیا ہے وہ بھی واپس عطا
ہوگا۔ اور آیندہ جو معاشین بوجہ لاوارثی یا اور کسی جرم سرکاری مین خالصہ
ہون وہ اسی کے اوقات مستمرہ مین شمار و داخل ہون گی جیسا کہ بعض
ممالک یورپ مین کیا گیا ہے تا اسکی شاخین دوسری اسمات مین بمقامات
مناسب قایم کے جائین اور سرکاری خزانہ پر کچھ بوجھ نہ پڑے اور آسانی
سے تدریجاً تعلیم و اوسکے مصارف مین ترقی روزافزون ہوتی جاے۔

۱۱ اس سرمایہ کی نگرانی ایک خاص مجلس کے سپرد کی جاویگی جو
معاشدارون و مقامی عہدہ دارون کی شرکت سے منعقد ہوگی جس کے
پریسیڈنٹ نواب وقار الامرا بہادر اور ولیس پریسیڈنٹ نواب فخرالملک بہادر
بحیثیت پائیگاہ و جاگیرداری کے مقرر ہونگے مگر سرمایہ معاشداورنکے ہی
ہاتھ مین رہیگا عہدہ دار صرف رائے دینے کے مجاز ہونگے اور محض نگرانی
کرینگے اِنکے اعزازی ممبر دار کان دفتر مال و دفتر دیوانی واسطے اوسط فرد

سمستان والے مثل گدوال۔ امرچنتہ۔ ہنپرتی جیشپول۔ گرگنٹہ۔ شوراپور۔ وناراین پور۔ اناگندی۔ ہون گے۔

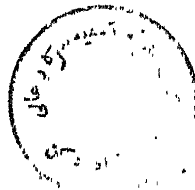
ف ۱۲ مجلس انتظامی ہرایک صوبہ کے جاگیردار و زمیندار و معززانعامدار و رسوم دیو میہ دار و مقطعہ دار و نکی مفصل فہرستین بغرض طلبی اطفال و تحصیل چندہ وغیرہ امور انتظامی افسران انعامی و اضلاع سے طلب کرکے ایک مفصل و مکمل رجسٹر مرتب رکھینگے جس سے معاشداروں کی تعداد اونکی آمدنی و جائداد کا حال پورے طور پر دریافت و معلوم ہوسکے۔

ف ۱۳ اسکی سرپرستی خاص حضور پرنور بندگانعالی کے متعلق رہیگی اور نیابتہً مدارالمہام مثل سائر انتظام کے احکام جاری فرماونگے۔

ف ۱۴ جو وارڈ کہ اس کالج کے متعلق رہینگے تعلیمی زمانہ تک پرنسپل کالج سے اور کورٹ سے اونکا واسطہ رہیگا اور جو کچھ اوسکی بابت انتظام کیا جاویگا یا کرنا مقصود ہوگا وہ بشرکت راے پرنسپل یا مجلس انتظامی ہوگا۔ اور وارڈ بھی اپنی درخواستین مجلس انتظامی یا پرنسپل کالج کے پاس بھیجینگے

ف ۱۵ کالج کی سرٹیفکٹ پر کورٹ کو کچھہ عذر نہوگا کہ اوس کی جائداد اوسکے قبضۂ اقتدار و انتظام مین دے۔

تمت



تخته نمبر ۲

حصہ اول برٹش امپیر یعنی سلطنت برطانیہ

مشتملہ ممالک متحدہ برطانیہ بزرگ و ایرلینڈ و انڈیا یعنی ہندوستان و کالونیز یعنی نوآبادیہائے برطانیہ و ممالک زیر نگرانی و ماتحت

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مکسر میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بر رقبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱)	انگلینڈ و ویلز	۵۸۱۸۶	۲۹۰۰۲۵۲۵	پونڈ ۹۰۹۹۴۶۸۵	۱۹۶۵۴	

قبول کرنے سے انکار کیا طلبہ بلا فیس کی تعداد ۳۸۸۰۷۲۲ تھی اور طلبہ فیس دہندہ کی تعداد ۱۱۲۶۲۵۷ تھی چنانچہ اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ نقشہ کشی کے مدارس مین ۶۶۵ سے ۱۶۰۴۷۸ تک طلبہ کی تعداد بڑہگئی اور سیونگ بیانگ مدارس کی زیادتی ۲۶۲۹ سے ۶۳۸۳ تک ہوگئی ان سالونمین کل طلبہ کی تعداد حسب ذیل تھی - ۵۰۴۶۱۶۳

کیفیت	اوسط خرچ برآمدنی	اخراجات تعلیمیہ	اوسط طلبہ برنفوس	طلبہ
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
مدرسہ ابتدائی ہین ۳ سے ۱۵ سالگی کے بچے تک۔ ۱۰ شلنگ امداد کے طور پر سرکار سے دیتے ہین۔ تعلیم ابتدائی جبری۔ یونیورسٹیان چار ہین۔ کالج ۵۴۔ کالج نسوان ۷۔ ٹیکنیکل ۱۔ مدرسہ ابتدائی ۱۹۵۳۵ نارمل اسکول ۴۷۔ اور تعلیم مفت ۱۸۷۰ع کے آکٹ کی رو سے یہہ حکم ہوا کہ ۵ سے ۱۳ سالگی کے بچے کو ہر ایک ضلع کے اسکول مین مکان مفت دیا جاے ۸۴۹۲ ع		پونڈ ۴۶۱۷۵۵۰		۵۱۲۳۴۳۷

صرف ۱۴۲ مدرسوں نے عطیہ تعلیم بلا اجرت کے
مدرسہ ایسے تھے جنمین بے اجرت تعلیم دیجاتی تھی
بلا فیس کردیجاویگی ان سنین بالا مین ۱۵۱۷۰
سے دریافت ہوا ہے کہ سنہ ۱۸۹۳ع سے تعلیم بالکل
صرف کیجاتی ہین سنہ ۱۸۹۱-۹۲ع کی رپورٹ تعلیم
کے یونیورسٹی اور کالج کیواسطے ۲۸۳۰۰ پونڈس
۴ بورڈس ہین۔ انگلینڈ اور اسکاٹلینڈ سواے اس قسم

نمبر شمار	نام ملک	زمین میل مربع	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط طلبا مدارس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲)	اسکاٹ لینڈ	۲۹۷۸۵	۱۰۶۳۴۵۱	۴۰۶۳۴۵۱ یک ارب [illegible] روپیہ سالانہ	۳۱۶۲	
(۳)	ایرلینڈ	۳۲۵۸۳	۴۶۴۲۵۳۲		۹۸۶۲	
(۴)	میزان انڈیا یعنی ہندوستان	۱۵۶۰۱۵۹	۲۸۶۲۲۴۳۱	۸۸۳۶۷۹۰۰ روپیہ [illegible]	۱۳۸۳۵۰	

برٹش پروونسز آف انڈیا یعنی صوبجات برطانیہ ہندوستان

طلبہ	اوسط فی طالب علم خرچ	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۵۵۰۰۰۰		پونڈ ۶۸۶۳۲۶		تعلیم ابتدائی جبری اور مفت ۵ سے ۱۴ برس تک۔ یونیورسٹیان ۳۔ کالج ۴۰۔ کالج نسوان ۱۔ ہائی اسکول ۳۴۳۔ مدرسہ ابتدائی ۵۰۱۳۔ نارمل اسکول ۷
	[illegible]			
۷۱۵۲۱۴ ۳۶۹۸۳۶۱		پونڈ ۳۴۵۸۳۶۸ یک کرور ... لاکھ ... روپیہ ۳۴۹۷۰۵۷۰		یونیورسٹی ۵۔ کالج ۱۳۹۔ سکنڈری سکول ۴۵۲۵ لڑکون کے واسطے اور ۴۶۰ واسطے لڑکیون کے۔ مدرسہ ابتدائی ۸۹۵۰۰ واسطے لڑکون کے اور ۴۶۰۲ واسطے لڑکیون کے۔
	لڑکیون کے ... ۵۶۸ مدرسے ... [illegible]			

نمبر شمار	نام صوبہ	رقبہ مربع میل	تعداد نفوس	محاصل	تعداد مدارس	اوسط طالب علم فی ہزار
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۵)	اجمیر	۲۷۱۱	۵۴۲۳۵۸	پونڈ ۹۵۸۴۳	۱۳۹	
				[illegible] چیف کمشنر / اور ایجنٹ گورنر جنرل / [illegible]		
(۶)	آسام	۴۹۰۰۴	۵۴۷۶۸۳۳	پونڈ ۸۲۰۵۴۰ ایک کروڑ [illegible]	۱۳۸۷	
(۷)	بنگال	۱۵۱۵۴۳	۷۱۳۴۶۹۸۷	۱۳۳۴۲۰۹۶	۷۰۰۵۹	
(۸)	بہار	۱۷۷۱۸	۲۸۹۷۴۹۱	۹۸۷۷۲۴۳	۱۳۱۴	
(۹)	بمبئی	۷۷۲۷۵	۱۵۹۸۵۲۷۰	۱۱۴۴۴۴۶۳۳	۹۳۹۴	
(۱۰)	سندھ	۴۷۷۸۹	۲۸۷۱۷۷۴	پونڈ ۸۰۹۳۱۱ ایک کروڑ [illegible]	۳۴۰	
	عدن	۸۰	۴۴۰۷۹	پونڈ ۱۰۰۹۰		

طلبہ	اوسط طالبعلم فی [illegible]	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ فی طالبعلم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۵۸۱۷				میو کالج ۱۸۷۵ء مین قایم ہوا اسکے اخراجات کچھہ تو سات لاکھ روپیہ کے سود سے جو دیسی رئیسون نے چندہ دیا تھا اور کچھہ سرکاری سالانہ امداد سے چلتے ہین کالج مذکور صرف امرا اور شہزادون کی تعلیم کی غرض سے قایم کیا گیا ہے تعلیم سررشتہ تعلیمات کی آمدنی ۲۳۱۵ پونڈ ہے منجملہ طلبہ کے ۵۴۷۵۸ لڑکے اور ۱۶۷۶ لڑکیان ہین۔
پولیٹکل ایجنسی کے ماتحت ہین۔ راجپوتانہ اور وسط ہند کی ریاستون کے [illegible]				
۵۶۴۳۴		۳۱۱۰۹۵ [illegible]		
۱۸۴۳۸۴۱		۵۵۵۹۲۹۵		
۵۱۳۳۹		۴۶۱۸۵۳		
۵۵۳۱۴۳		۴۶۹۶۵۹۷		
۲۹۶۱۷				جب سے انگریزی عملداری ہوئی تعلیم ترقی پذیر ہے مسلمان رعایا تعلیم کیطرف بہت کم توجہ کرتے ہین اور عورتون کو تو عین جہالت مین رکھتے ہین۔

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ زمین میل مربع	تعداد نفوس	آمدنی	مدارس	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۲)	برمای بالا	۸۳۴۷۳	۲۹۴۶۹۳۳	۲۹۹۵۸۰ پونڈ [illegible]	۳۰۱۲	
(۱۳)	برمای پایین	۸۷۹۵۷	۴۶۵۸۶۲۷			
(۱۴)	سنٹرل پروونس یعنی صوبجات وسطی	۸۶۵۰۱	۱۰۷۸۴۲۹۴	۱۳۴۲۲۰۳۱ [illegible]	۱۸۲۴	
(۱۵)	کورگ	۱۵۸۳	۱۷۳۰۵۵	۷۰۶۹۶	۱۰۴	

[illegible]

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ زمین میل مربع	تعداد نفوس	آمدنی	مدارس	[illegible]
(۱۶)	مدراس	۱۴۱۱۸۹	۳۵۶۳۰۴۴۰	۹۹۷۸۲۹۰۰	۲۶۷۲۶	
(۱۷)	نارتھ ویسٹ پروونس یعنی صوبجات غربی شمالی و اودھ	۸۳۲۸۶	۳۴۲۵۴۲۵۴	۴۷۴۷۰۲۲۴ [illegible]	۵۰۴۸	
(۱۸)	اودھ	۲۴۲۱۷	۱۲۶۵۰۸۳۱		۱۷۵۵	
(۱۹)	پنجاب	۱۱۰۶۶۷	۲۰۸۰۰۸۴۷	۳۳۸۸۶۸۱۸	۲۲۷۱	

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۴۴۶۳۹۴		۳۳۴۷۰۳ [illegible]		۲۱۵۲۳۷ لڑکے ۳۱۵۵۷ لڑکیان اور مدرسون کی آمدنی ۴۰۴۷۰۴ پونڈ ہے۔
۱۰۶۳۵۷		۷۹۳۰۴۳ [illegible]		
۳۶۹۹		۲۲۴۹		جب سے کہ حکومت برٹش کے ہاتھ مین آئی ہے اہل گرگ نے متواتر گورنمنٹ کی خدمت مین تعمیم تعلیم کے لئے درخواستین گذرانی ہین گورگ ایک نہایت ذکی قوم ہے اور اپنی اولاد کو انگریزی تعلیم دینے کی از حد مشتاق و خواستگار ہے سنہ ۱۸۶۳ء
۳ مین گورگ کے سردارون نے گورنمنٹ کو ایک نہایت دلچسپ اور تعجب خیز عرضی استدعائے اقامت بورڈنگ اسکول سرکار مین پیش کی اور اس اسکول کے اخراجات				
۵۱۱۰۸۵		۳۹۴۵۱۱۷		
۲۱۷۴۷۹۶		۲۷۱۴۰۱۸		
۲۰۴۳۴				مسلمان جنکی تعداد ۱۲½ فیصدی ہے سیکڑا ۲۲ زیر تعلیم ہین
۱۲۰۹۰۱		۱۵۹۵۰۷۲		

طلبہ	اوسط طلبہ روزانہ حاضرین	اخراجات سالانہ تعلیم	اوسط خرچ ماہانہ فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۴۲۵۹۳		۶۴۷۵۰۶ [illegible]		(see table below)
۱۸۳۴۱		پونڈ ۶۰۶ ۳۳ [illegible]		دو دو آنہ تین مرتبہ غیر حاضری کی [illegible] جرمانہ اور جائداد منقولہ سے وصول کیا جا[illegible] سن تعلیم جبری لڑکون کے لیے ۷ سے ۱۲ [illegible] اور لڑکیون کے لیے ۷ سے ۱۰ [illegible] سنہ ۱۸۸۰ء کی بعد سے جاری [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

Table in column 12 (کیفیت), row 1:

مدارس		مدرسین	طلبہ	صرفہ
(۱) ابتدائی	۳۵۲	۸۴۹	۲۵۹۳۷	۱۵۲۷۳۳
(۲) متوسط	۲۱	۳۰۶	۴۲۲۴	۹۸۳۰۸
(۳) مدارس اعلیٰ	۷	۸۹	۱۳۷۹	[illegible]
(۴) مدارس خاص	۱۸	۵۴	۳۹۰	۱۰۲۱۵۴
(۵) مدارس امداد	۱۳۳ / ۵۳۲	۱۳۳ / ۱۳۳۱		۵۹۰۸۷ / ۳۹۴۷۹۷
(۶) مدارس خانگی	۲۰۱۹ / ۲۵۵۱	۲۰۱۹ / ۳۴۵۰		۱۸۴۷۰۹ / ۶۴۶۵۰۶

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۳۴)	میسور	۲۷۹۳۶	۴۹۴۳۶۰۴	۱۳۲۳۰۴۷۳	۳۷۲۳	
(۳۵)	کشمیر	۸۰۹۰۰	۲۵۴۳۹۵۲	۸۰۷۵۷۸		
(۳۶)	اودے پور	۱۳۸۶۱	۱۸۴۴۳۶۰	۲۶۴۷۶۹۱		
(۳۷)	جودھپور	۳۷۴۴۵	۲۵۲۱۷۲۷	پونڈ ۴۰۰۰۰۰ [illegible]		
(۳۸)	بیکانیر	۲۳۰۹۰	۸۳۱۹۵۵	۱۲۵۰۰۰		
(۳۹)	جیپور	۱۵۳۴۹	۲۸۳۲۲۷۶	۴۹۵۸۷۴	۴۷۰	
(۴۰)	بھرت پور ۱۸۹۱	۱۹۷۴	۶۴۵۵۴۰	روپیہ ۲۸۰۰۰۰۰	۲۳۸	
(۴۱)	دھول پور	۱۱۵۶ ۱۲۰۰	۲۷۹۸۹۰	۱۱۰۵۷۳	۸	
(۴۲)	الور	۳۰۵۱	۷۶۷۷۸۶	۲۳۲۴۳۱		
(۴۳)	جھالاور	۳۰۴۳	۳۴۳۶۰۱	پونڈ ۱۵۲۵۳۳ [illegible]	۲۲	
(۴۴)	ٹونک	۲۴۳۹	۳۸۰۰۶۹	پونڈ ۱۳۸۵۳۳ [illegible]		

طلبہ	اوسط طلبا فی شخص	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ فی آدمی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۳
۰۱۳۳۹	۱/۴۸	۹۰۳۳۱	مین دو عمدہ مدارس ہین ایک تو ٹھاکرون اور خاندانی لوگون کے لئے اور دوسرا تجار اور بعض شہرون مین سرکاری عوام کے لئے مدارس بھی ہین اور ہر ایک بڑے قریہ مین ایک مدرسہ ہے	جودھپور مین اعلی قسم کی تعلیم نہین ہوتی ایک بڑا حصہ آبادی کا ہندی لکھ پڑھ سکتا ہے جسمین اعلی خاندان کی عورتین بھی شامل ہین ان عورات کا لکھ پڑھ لینا اس ریاست مین بطور ایک عجوبہ کے ہے پایۂ تخت
۱۰۶۷۲				
۷۴۴				
۱۱۳۹				متعدد مدرسہ ہین بالفعل تعلیم اچھی نہین ہوتی لیکن کسیقد ترقی بھی ہو رہی ہے۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۳۵)	کوئٹہ	۳۸۰۳	۵۳۶۳۴۷	پونڈ ۳۹۴۱۹۷ [illegible]		
(۳۶)	۲-۱۸۸۱ اندور	۹۶۲۵	۱۰۹۹۹۹۰	۷۰۷۴۴۰	۱۰۷	
(۳۷)	دیوان	۱۳۶۷۹	۱۵۰۸۹۴۳	پونڈ ۱۱۱۲۵۸		
(۳۸)	بہو پال	۶۹۵۰	۹۵۴۹۰۱	۴۰۰۰۰۰۰		
(۳۹)	گوالیار	۲۵۸۵۵	۳۲۷۸۷۷۴	پونڈ ۶۲۰۰۰۰		
(۴۰)	کچھ	۶۵۰۰	۵۵۸۸۱۵	پونڈ ۱۹۰۳۰۵	۸۷	
(۴۱)	کولا پور	۲۸۱۶	۹۱۳۱۳۱	پونڈ ۲۴۱۹۰۶ [illegible]	۱۷۵	
	خیر پور	۶۱۰۹	۱۳۱۹۳۷	پونڈ ۴۰۳۵۰ [illegible]	۶	
(۴۲)	ٹراونکور	۶۷۳۰	۲۵۵۷۷۳۴	پونڈ ۶۲۲۵۴ [illegible]	۶۹۴	

طالبعلم	اوسط طلبا فی مدرسہ	اخراجات تعلیمی	اوسط خرچ فی طالبعلم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۱۰				گورنمنٹ کو تعلیم کا خیال بھی نہین اور نہ کوئی سرکاری مدرسہ قایم ہے دیہات مین گرد برہمن اور بنیون کے لڑکون کو علی قدر ضرورت حساب اور لکھنا سکھاتے ہین۔
۴۹۴۲		۴۴۱۰ [illegible]		
۵۰۲ لڑکے و ۴۱۹ لڑکیان				تعلیم ترقی پذیر ہے۔
۱۰۴۱۹		۸۱۰۰ [illegible]		راجہ رام کالج مین سات رئیس زادے تعلیم پاتے ہین۔
۳۴۰				فارسی ملا پڑھاتے ہین اور بچون کے والدین سے ہفتہ وار فیس فی لڑکا ایک پیسہ لیتے ہین
۳۵۳۲۸		۱۰۰۰۰		۹۶۴ سرکاری۔ بہت سے امدادی اور عیسائی مدارس مین تعلیم کمال درجہ ترقی پذیر ہے ہر سال بیسون نئے مدارس قایم ہوتے ہین اور سیکڑون لڑکے داخل ہوتے

نمبر شمار	نام ریاست	رقبہ مربع میل	تعداد آبادی	آمدنی	تعداد سلامی	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۴۴)	کوچین	۱۳۶۲	۷۲۲۹۰۶	پونڈ ۱۴۴۹۲۸	۱۴	
(۴۵)	باسٹر	۱۳۰۶۲	۳۱۰۸۸۴	۹۵۱۸۰		
(۴۶)	کوچ بہار	۱۳۰۷	۵۰۸۸۶۳	پونڈ ۱۳۴۴۴۰	۱۸۷۴/۲۴۵	
(۴۷)	بل پیڑہ	۴۰۸۶	۱۳۷۴۴۲	پونڈ ۷۵۰۰۰		
(۴۸)	رامپور	۹۴۵	۵۵۱۲۴۹	پونڈ ۱۵۸۶۵۷ معلوم اس کی بابت	۱۶۲	
(۴۹)	گڑھ وال	۴۱۶۴	۲۴۲۴۴۲	پونڈ ۸۰۰۰		
(۵۰)	پٹیالہ	۵۹۵۱	۱۵۸۳۵۲۱	۴۶۸۹۵۶		
(۵۱)	بہاولپور	۱۷۲۸۵	۶۵۰۰۴۲	۱۶۰۰۰۰۰		
(۵۲)	جیند	۱۳۶۸	۲۸۴۵۶۰	۷۰۰۰۰		
(۵۳)	نابھہ	۹۳۶	۲۸۲۷۵۶	پونڈ ۶۵۰۰۰		
(۵۴)	کپورتھلہ	۵۹۸	۲۹۹۶۹۰	پونڈ ۱۶۰۹۰۰		
(۵۵)	منڈی	۱۱۳۱	۱۶۶۹۲۳	۳۶۰۰۰	۱	

طلبہ	اوسط طلبہ بر نفوس	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ بر آمدنی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
		۳۶۴۶		تعلیم کو بہت ترقی ہے۔
۶۴۹۵				تعلیم کو بہت ترقی ہے۔
۱۳۶۴				مدارس سرکاری ۱۰۔ طلبہ ۳۱۴ ۔ مدارس خانگی ۱۵۲۔ طلبہ ۱۰۴۸۔ رامپور مذہبی تعلیم کے لئے مشہور ہے بہت سے طالبعلم بنگالہ۔ افغانستان اور پنجاب سے بارادۂ حصول علم رامپور آتے ہین ان لوگون سے فیس تعلیم نہین لیجاتی بلکہ اگرچہ مساجد مین رہین تو انکو پڑوس خوراک بہنچاتے ہین اور خیرات بھی ملتی ہے۔ دہانکا یہہ دستور ہے کہ ہر محلہ کی مسجد مین محلے کے ہر ایک گہر سے کہانا آتا ہے او طلبہ آپسمین بانٹ کہاتے ہین اور بکفایت سبکو روٹی ملتی ہے کوئی بہوکا نہین رہتا

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	تعداد نفوس	محاصل	مدارس	تعداد اخبار
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۵۶)	سرمور ناہن	۱۱۰۸	۱۲۴۱۳۴	پونڈ ۲۱۰۰۰۰		
(۵۷)	مالیر کوٹلہ	۱۶۲	۷۵۷۵۵	پونڈ ۳۱۴۰۰۰		
(۵۸)	فرید کوٹ	۶۴۳	۱۱۵۰۴۰	پونڈ ۳۰۰۰۰۰		
(۵۹)	چمبہ	۳۱۲۶	۱۲۴۰۳۴	۲۴۰۰۰		
(۶۰)	سوکیت	۴۰۴	۵۲۴۰۳	پونڈ ۷۵۰۰۰		
(۶۱)	کلسیہ	۱۴۹	۶۸۶۳۳	پونڈ ۱۵۶۰۰		

کالونیز یعنی نوآبادیان یورپ مین

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	تعداد نفوس	محاصل	مدارس	تعداد اخبار
(۶۲)	جبرالٹر یعنی جبل الطارق	۱ ۹/۱۰	۲۵۰۶۹	پونڈ ۶۱۱۳۶	۱۴	
(۶۳)	مالٹا	۹۵	۱۶۵۰۶۳	پونڈ ۲۷۵۱۲۵	۹۰	

ایشیا مین

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	تعداد نفوس	محاصل	مدارس	تعداد اخبار
(۶۴)	عدن و پیرم اراضی شمالی و مشغوطہ	۷۵	۴۱۹۱۰	روپیہ کلدار ۱۸۴۳۰۲ [illegible]		
(۶۵)	جزایر بحرین	۲۷۶	۸۰۰۰			

طالب	اوسط طالبعلم فی مدرسہ	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ فی آدمی	کیفیت
٨	٩	١٠	١١	١٢
٣٦٠٩		پونڈ ١٦٠٠		
١١٢٢٦		پونڈ ١٨١٦٣		ایک یونیورسٹی ہے اور دو سکنڈری اسکول ہیں اور ایک مدرسہ حکمت ہے۔

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ زمین مربع میل	تعداد نفوس	بجٹ محاصل	مدارس	اوسط طلباء فی مدرسہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۶۶)	بورنیو (برطانیہ)	۳۱۱۰۶	۱۷۵۰۰۰	ڈالر ۴۱۷۰۲۸	۲	
(۶۷)	سیلون	۲۵۳۶۴	۳۰۰۸۴۶۶	روپیہ ۱۷۹۶۲۷۱۰ [illegible]	۴۰۷۳	
(۶۸)	سیپرس	۴۵۸۴	۲۰۹۲۸۶	پونڈ ۲۱۷۱۶۲ [illegible]	۳۸۱۰	
(۶۹)	ہانگ کانگ	۲۹	۲۲۱۴۴۱	ڈالر ۱۹۵۵۸۸۱۵ [illegible]	۲۲۸	
(۷۰)	بلوچستان	۳۳۷۵۰۰	۵۰۰۰۰۰	روپیہ کلدار ۵۰۰۰۰۰		
(۷۱)	سکم	۳۵۰۰	۸۰۰۰	روپیہ کلدار ۳۳۰۵		
(۷۲)	جزائر انڈامن و نکوبار	۲۳۹۴	۲۴۵۸۵			

طلبہ	اوسط طلبہ فی مدرسہ	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۳
۱۵۲۸۴۳		۵۰۸۱۸۶ [illegible]		تعلیم انگریزی بغیر سرکاری مدد کے پھیل رہی ہے مدرسہ سرکاری ۔ ۴۳۶ امدادی ۹۷۱ مدرسہ خانگی ۲۶۴۵ مدرسہ زراعت ۱۱ مدرسہ پیشہ ۱۰
۱۴۵۳۸		پونڈ ۸۹۰۰ [illegible]		عیسائی مدارس (۲۷۸) مع طلبہ (۱۰۹۴۴) اور مدارس اہل اسلام (۱۰۳) مع طلبہ (۳۵۹۴)
۱۰۱۴۶		۶۰۳۵۹ [illegible] ۱۵/		مدرسہ خانگی ۱۰۵ مدرسہ نگرانی سرکاری ۱۱۷ باقی مدرسہ کوتوالی اور قیدی لوگون کے ہین ۔ مشہور رقبہ (۱۵۵۰۰) مربع میل ہے اور نفوس (۱۵۰۰۰) سے کچھ زیادہ محسوب ہوئے ہین ۔

نمبر شمار	نام مقبوضات	رقبہ مربع میل	تعداد نفوس	محاصل	مدارس	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۷۳)	جزائر لکاڈیف		۱۴۴۴۰			
(۷۴)	جزیرہ کمران	۷۵				
(۷۵)	لابیان	۳۰ ¼	۵۸۵۳	پونڈ ۶۲۲۸		
(۷۶)	اسٹریٹ سٹلمنٹ سنگاپور۔ پنانگ اور ملاکا۔	۱۴۷۲	۵۱۲۳۴۲	ڈالر ۳۸۲۶۵۸۳ [illegible] حال	۲۰۱	
	آفریقہ میں					
(۷۷)	جزیرہ اسنشن	۳۵	۳۶۰			
(۷۸)	لیسوٹولینڈ	۱۱۷۴۵	۲۱۸۹۰۲	پونڈ ۴۱۶۸۴ [illegible]	۱۱۵	
(۷۹)	بیچوانا لینڈ	۱۷۰۰۰۰	۶۰۳۷۶	پونڈ ۱۶۴۳۰۰	-	
(۸۰)	کیپ آف گڈ ہوپ	۲۲۱۳۱۱	۱۵۲۷۲۲۴	پونڈ ۵۵۵۷۰۱۹		

[illegible] آفریقہ [illegible] برطانیہ میں

طالب علم	اوسط طالب علم فی نفوس	اوسط اخراجات تعلیم	اوسط خرچ فی [illegible]	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
				چودہ جزایر مین سے نو جزیرے آباد ہین۔ سات گانون ہین جنمین ماہی گیر رہتے ہین اور عمدہ بندرگاہ ہے۔
۱۱۴۳۴		ڈالر ۱۰۱,۴۳۵ سالانہ [illegible] حالی		مدرسہ سرکاری انگریزی ۷ امدادی ۲۹ مدرسہ ابتدائی واسطے لڑکوں اور لڑکیونکے ۱۶۵
۶۹۳۲۰		پونڈس ۳۴,۹۱ سالانہ		(۴) گورنمنٹ سکول ہین اور چند مدارس صنعت وحرفت ہین اور کل تعداد مدارس مین سے اکثر مشنری سکول ہین۔
۷۸۴۸۱				ایک یونیورسٹی اور چار کالج ہین۔

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	بجٹ	مدارس	اوسط تعداد مدارس [illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۸۱)	مرے شنز	۷۰۵	۳۶۱۶۵۵	روپیہ کملدار ۷۵۹۵۶۵۱ [illegible]	۰۱۵۵	
(۸۲)	نٹال	۳۰۴۶۰	۵۴۳۹۱۳	پونڈ ۱۳۶۶۱۱۴ دو کرو [illegible]	۱۲۴	
(۸۳)	ممالک نیگر	۵۰۰۰۰	۳۵۰۰۰۰۰	پونڈ ۳۲۵۰۰۰ [illegible]		
(۸۴)	آئیل ریورس پروٹکریٹ					
(۸۵)	سینٹ ہلینا	۴۷	۴۱۱۶	پونڈ ۹۸۷۴ [illegible]	۰۱۱	

طلبہ	اوسط طالب علم فی مدرس	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۷۵۱۷		۸۵۳۳۵۲ [illegible]		ایک شاہی کالج ہے اور چند شاہی مدارس ہین۔
۸۱۳۹		پونڈ ۳۴۱۸۸ [illegible]		مدرسہ سرکاری ابتدائی - ۱۲ ایضاً ہائی اسکول - ۳ خانگی مدارس - ۱۰۹ اور ایک نمائش ہے جو ہر چوتھے سال مین ہوتی ہے جسکا سالانہ خرچ ۱۵۰ پونڈ ہے۔
				۱۸۸۹ء مین جماعت تجار آفریقی کے ہمراہ یہان کے تاجر ملگئے۔
۸۲۲		پونڈس ۳۵۴ [illegible]		کل مدارس مین سے چار مدارس کو گورنمنٹ سے (۳۵۴) پونڈ ملتے ہین۔

نمبر شمار	نام علاقہ	رقبہ مربع میل	تعداد نفوس	[illegible]	[illegible]	[illegible]
١	٢	٣	٤	٥	٦	٧
(٨٦)	جرسٹن دی اکوناہ		٥٠٠			
	نو آبادیہائے غربی آفریقہ					
(٨٧)	گولڈ کوسٹ	١٥٠٠٠	١٩٠٥٠٠٠	٣٥٣٠١٧ پونڈ [illegible]		
(٨٨)	لاگوس و یوروبا	٣١١٤١	٣١٠٠٠٠٠	٤٧٢٨٩٣٣ پونڈ [illegible]	٣٤	
(٨٩)	گامبیا	٢٧٠٠	٥٠٠٠٠	٥٦٩١٥ پونڈ [illegible]	٢٣	
(٩٠)	سیرالیون مع جزیرہ شربرو	١٥٠٠٠	١٨٠٠٠٠	١٥٩٨٦٨ پونڈ [illegible]	٨٨	

طلبہ	اوسط طلبہ بر نفوس	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ بر آمدنی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
				بہت مختصر آبادی ہے سنٹ ہلینا کے تباہ شدہ لوگ یہان آ بسے ہین۔
۵۰۰۰		پاؤنڈ ۱۴۳۳ [illegible]		مدارس ابتدائی سرکاری ہین سواحل اکرا و کیپ پر تعلیم علمای مذہبی کے تفویض ہے جنمین سے رومن کیتھولک و وسلین اور جرمن مشن متکفل تعلیم ہین تعداد طلبہ مخصوص پروٹسٹنٹ ہے
۲۵۰۰				مدارس اسلامیہ ان سے خارج ہین۔
۹۷۶		پاؤنڈ ۲۷۶ [illegible]		رقم امدادی سرکاری درج کیگئی ہے۔
۱۰۵۰۰		پاؤنڈ ۱۸۵ [illegible]		مدارس ابتدائی - (۱۸) ہائی اسکول (۶) کالج (۱)

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	تعداد نفوس	محاصل	مدارس	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۹۱)	زام بیزیا	۷۵۰۰۰	۲۰۰۰۰۰	پونڈ ۷۰۰۰ [illegible]		
(۹۲)	زنجبار و پمپا	۹۸۵	۱۱۵۰۰۰	پونڈ ۹۶۹۹۳۶ [illegible]		
(۹۳)	زولولینڈ و ٹنگالینڈ	۳۳۱۲۰	۱۸۰۰۰۰	پونڈ ۴۰۰۸۰ [illegible]	۱۸	
	امریکا مین					
(۹۴)	برموڈاس	۳۰	۱۵۱۲۳	پونڈ ۳۳۵۳۱۱ دو لاکھ [illegible]	۴۷	
(۹۵)	کیانڈا	۳۳۱۵۶۴۷	۶۸۳۴۲۴۹	ڈالر ۳۶۶۵۵۵۰۰۰ [illegible]	۱۴۶۶۵۱	

طلبہ	اوسط طلباء فی مدرس	اخراجات تعلیمی	اوسط خرچ فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۷۲۹				
۱۴۰۰		۱۶۵۰ پونڈ سالانہ		یہ رقم صرف (۲۳) مدارس کو دیجاتی ہے منجملہ جمیع مدارس کے۔
۱۰۰۰۰۰۰		ڈالر ۱۰۰۰۰۰۰۰ لاکھ سالانہ ۱۰ر۸۱۸		تعلیم جبری لیکن برائے نام۔ یونیورسٹی (۱۴) کالج (۳۴) مدرسہ ابتدائی (۱۵۵۲۲) اور ہائی سکول (۱۰۸۹)

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ زمین مربع میل	تعداد نفوس	محاصل	تعداد مدارس	اوسط [illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۹۶)	جزایر فاک لینڈ	۷۵۰۰	۱۷۷۹	پونڈ ۱۱۵۵۱ دو لاکھ [illegible]	۵	
(۹۷)	گیانا (برطانیہ)	۱۰۹۰۰۰	۲۸۸۳۲۸	پونڈ ۵۶۰۲۰۱ یک کرور [illegible]	۱۸۱	
(۹۸)	ہانڈوراس برطانیہ	۷۵۶۲	۳۱۴۷۱	ڈالر ۳۵۷۶۳۴	۳۵	
(۹۹)	نیو فونڈ لینڈ و لابریڈر	۴۲۲۰۰	۱۹۷۹۳۴	۱۹۷۳۲۷۵	۵۵۲	

وسٹ انڈیز یعنی جزایر ہندوستان غربی

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ زمین مربع میل	تعداد نفوس	محاصل	تعداد مدارس	اوسط [illegible]
(۱۰۰)	بہاماس	۵۵۵۰	۴۷۵۶۵	پونڈ ۵۳۸۱۳ [illegible]	۱۱۵	

طالب علم	اوسط طالب علم فی ہزار نفوس	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۸۸				
۳۸۰۶۶		پونڈ ۱۸۱۱۶ سے لک [illegible]		ماسوا تعداد مذکور مدارس کے اور بھی خانگی مدارس ہین جنمین منجملہ تعداد مذکورہ طلبہ کے (۱۲۳۲۶) طلبہ شریک ہین اور وظیفہ جو گورنمنٹ دیتی ہے صرف (۲۵۸۴۱) طلبہ مدارس مذکور کیلئے ہے
۲۹۷۹		ڈالر ۱۱۹۲۰۰۷۴		
۳۳۰۹۴		۱۲۹۴۶۰		
۸۳۶۸		پونڈ ۴۵۰۰	مدارس امدادی اور سرکاری کا خرچ ہے اور [illegible]	مدارس امدادی ۱۰ طلبہ ۱۶۴ گورنمنٹ سکول ۳۸ " ۵۱۵۳ مدارس چرچ آف انگلینڈ ۳۴ " ۱۵۰۰ مدارس خانگی ۳۳ " ۱۲۵۴ ۱۱۵ — ۸۳۶۸

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس فی ہزار نفوس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۰۱)	بار باڈوز	۱۶۶	۱۸۲۳۰۶	پاؤنڈ ۱۸۶۱۷۹ [illegible]	۳۰۹	
(۱۰۲)	جمیکا ٹرکس اور کنکوس	۴۴۲۴	۶۴۸۵۵۸	پاؤنڈ ۷۸۵۹۶۹ [illegible]	۸۸۶	
(۱۰۳)	جزایر لیورڈ	۷۰۱	۱۲۷۷۲۳	پاؤنڈ ۱۱۱۲۸۶ [illegible]	۱۳۱	

کیفیت	اوسط خرچ فی طالب علم	اخراجات تعلیم	اوسط طلبا نسبت آبادی	طلبہ
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
مدارس ابتدائی ۲۰۱ طلبہ ۱۳۰۶۴ سکنڈری سکول ۴ ״ ۱۸۷ مدارس اعلےٰ ۲ ״ ۵ مدرسہ اعلیٰ نسوان ۱ ״ ۱۲۶ کالج ۱/۲۰۹ ״ ۱۵/۱۴۱۰۹ تعلیم زیر نگرانی دولت ہے۔		پونڈ ۹۳۴۰ للکھ روپیہ ۵ [illegible]		۱۴۱۰۹
گورنمنٹ سکول ۸۰۷ طلبہ ۱۴۳۵۵۲ کالج التعلیم المعلمات النسا ۱ ״ ۳۳ ہائی سکول ۱ ״ ۴۵ مدارس ابتدائیہ مرکس کلاس ۸۸۸ ״ ۵۳/۱۴۴۶۳ ماسوا ان مدارس کے اور بھی مدارس ابتدائی ہین جنمین بلا فیس تعلیم دیجاتی ہے اور		پونڈ ۳۰۹۶۱ الکھ [illegible]		۱۴۴۶۳
اور یونیورسٹی دوم ہے اور ایک کالج تعلیم نسوان میں تعلیم بلا فیس [illegible] اور کئی ایک [illegible] صرف [illegible] ہیں۔ مدارس صنائع و ہائی سکول اور				
مدارس امدادی (۱۱۹) طلبہ ۳۰۳ مدارس زنٹی گو (۲/۱۳۱) ״ ۷۵۰۰/۷۸۰۳ انکے سوا مدارس خانگی بھی ہین اور ڈاینکا اور سینٹ گلوگرام سکول کے مدارس قایم کرنیکا ارادہ ہے۔		پونڈ ۳۸۳۰ [illegible]		۷۸۰۳

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام ملک	نمبر شمار
۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
	۲۱۱	پونڈ ۴۹۶۹۰۶۹ [illegible]	۲۱۸۴۱۵	۱۸۶۸	ٹری نڈاد و ٹوبیگو	(۱۰۴)
					جزایر ونڈورڈ	
	۳۲	پونڈ ۵۴۰۱۸ [illegible]	۵۴۰۶۲	۱۳۳	گری نڈا	(۱۰۵)
	۴۳	۲۷۶۴۹	۴۱۰۵۴	۱۳۲	سینٹ ونسنٹ	(۱۰۶)
	۲۸	۴۹۳۲۰	۴۲۷۰۸	۲۴۳	سینٹ لوشیا	(۱۰۷)
					آسٹریلیشیا و اوشانیا میں	
		پونڈ ۶۵۳۷۶ [illegible]	۱۲۵۴۰۲	۷۷۴۰	فی جی	(۱۰۸)

طلبہ	اوسط طالب علم فی مدرسہ	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۹۹۶۴		پونڈ ۳۸۱۳۸ [illegible]		مدارس ۳۰۹ طلبہ ۱۹۶۸۵ کوئینس ایل کالج ۱ ٫٫ ۷۰ رومن کیتھولک کالج $\frac{۱}{۳۱۱}$ ٫٫ $\frac{۳۰۹}{۱۹۹۶۴}$ ان کے ماسوا یہاں بہت سے خانگی مدارس ہیں۔
۶۳۰۰		پونڈ ۳۹۱۰ [illegible]		گرامر اسکول (۱) طلبہ ۴۵ مدارس سرکاری و امدادی $\frac{۳۱}{۳۲}$ ٫٫ $\frac{۶۱۵۵}{۶۳۰۰}$
۳۵۲۵		۱۶۴۵ ۱۳۱۵		(۱۳) مدارس پروٹسٹنٹ کے ہیں اور (۱۶) رومن کیتھولک کے۔
۳۹۹۴۹		پونڈ ۷۰۳ [illegible]		(۳) مدارس عامہ کے طلبہ (۱۳۵۹) تعداد طلبہ وسلین مشن (۳۷۱۷۵) تعداد طلبہ رومن کیتھولک ۲۵۸۶ تعداد طلبہ مدرسہ سرکاری صنعت و حرفت $\frac{۹۳}{۳۹۹۴۹}$

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	تعداد نفوس	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۰۹)	نیوگیانا برطانیہ	۹۰۰۰	۳۵۰۰۰	پونڈ ۷۵۰۰ [illegible]		
(۱۱۰)	نیوسوت ویلز	۳۱۰۷۰۰	۱۱۳۲۲۳۴	پونڈ ۱۰۰۳۶۱۸۵ [illegible]	۲۰۱۶۲	
(۱۱۱)	نیوزی لینڈ	۱۰۴۴۷۱	۶۶۸۶۵۱	پونڈ ۴۴۰۵۰۵۳ [illegible]	۱۶۵۱	

طلبہ	اوسط طالب علم فی ہزار	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ فی آدمی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۵۵۳۳۳		پونڈ ۷۱۱۹۵۲ لاکھ لڑکے		لنڈن مشنری سوسئٹی سواحل جنوبیہ اور سیکرڈ ہارٹ سوسئٹی ضلع میگو مین اور وسلینز جزایر مین اور انگلکن مشن شرقی شمالی سواحل مین مصروف کار ہین اور ہزارہا دیسی آدمی تعلیم پا رہے ہین تعلیم جبری ۶ سے ۱۴ برس تک۔ ایک یونیورسٹی ہے مدرسہ ہائی اسکول ۵۔ ابتدائی ۱۶۹۷۔ آدہی دن کے مدرسے (۳۰) دیگر مدارس ۱۰۶۔ مدرسہ خانگی ۷۰۴۔ ایک ٹکنیکل کالج ہے اور غریبون کے لیے تعلیم مفت ہے۔
۱۳۸۰۶۳		پونڈ ۳۱۱۹۲۲ لاکھ لڑکے		مدرسہ زراعت ایک تعلیم جبری بعض جا ہے ہین ۷ سے ۱۳ برس تک ایک یونیورسٹی کالج (۳) سکنڈری سکولز (۲۴) مدرسہ ابتدائی (۱۲۵۵)۔ مدرسۂ دیسی (۶۷) خانگی ۲۸۹ مدارس آرٹ وغیرہ کے (۸)۔

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	تعداد نفوس	محاصل	ریل میل	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۱۲)	کوئنیز لینڈ	۶۶۸۴۹۷	۴۱۰۳۲۰	پونڈ ۳۴۳۷۱۶ [illegible] کروڑ [illegible] لاکھ [illegible]	۷۸۵	
(۱۱۳)	سوت اسٹریلیا	۹۰۳۶۹۰	۳۲۰۴۳۱	پونڈ ۲۴۹۹۳۳۸ دو کروڑ [illegible] لاکھ [illegible] سالہ	۸۳۹	
(۱۱۴)	ٹیاس می نیا	۲۶۲۱۵	۱۴۲۶۶۶۷	۸۸۳۱۹۸ ایک کروڑ [illegible] لاکھ [illegible] سالانہ	۳۶۲	
				اخبار انگریزی میں — ہفتہ میں دو بار اور روزانہ اور دو ہفتہ میں [illegible]		
(۱۱۵)	وکٹوریا	۸۷۸۸۴	۱۱۴۰۴۰۵	پونڈ ۸۳۴۳۵۸۸ [illegible] کروڑ [illegible] لاکھ [illegible]	۳۰۵۷	
(۱۱۶)	ویسٹرن اسٹریلیا	۱۰۶۰۰۰۰	۴۹۷۸۲	۳۰۹۷۶۸۰ [illegible] لاکھ [illegible]	۱۰۶	

کیفیت	اوسط خرچ فی کس آمدنی	اوسط خرچ تعلیم فی کس آبادی	اوسط طلبا فی کس آبادی	طلبا
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
تعلیم جبری ہے تہوڑی مدت تک اور مفت مدرسہ امدادی (۸) مدرسہ ابتدائی (۶۳۹) خانگی (۱۳۸)		پونڈ ۲۵۲۶۳۹ صہ لک عہ سماالعہ		۵۴۲۳۹ ۶۴۸۷۱
تعلیم برائے نام جبری ایک یونیورسٹی ہے مدارس سرکاری (۲۵۹) امدادی (۲۹۳) خانگی (۲۰۵) - (۱) نارمل کالج بہی ہے		ہے لک ۱۲ سما عہ عہ		
یونیورسٹی (۱) کالج (۱۵) طلبہ ۱۳۶۴ مدارس ابتدائی عامہ (۲۴۴) طلبہ ۱۹۲۰۷- مدارس خانگی و مدارس غیر منتظمہ قدیمہ (۹۸) طلبہ (۴۶۱۸) مدارس صنعت و حرفت (۴)/۳۹۲ طلبہ ۶۳۷/۲۵۸۱۶		پونڈ ۴۴۸۶۴		۲۵۸۴۶
تعلیم جبری ہے ابتدائی تعلیم ناظم تعلیمات کے ماتحت ہے اور بہت سی مغیلہ	اور چار روزانہ اور چار ہفتہ وار [illegible] — وظائف میں جو ابتدائی مدارس اعلیٰ کو [illegible] — جاری [illegible] سنہ ۱۸۹۴ء میں فیصد ۲۵- آدمی ناخواندہ ہیں اور ۵ خواندہ [illegible]			
تعلیم جبری - ۶ سے ۱۳ برس تک کالج ۳ ہین مدارس سرکاری ۲۲۳۷ - خانگی ۷۹۱ - مزدوروں کے لیئے ۳ مدرسہ آرٹ (۱۱) مدارس زراعت (۲) اور دیگر مدارس (۱۲) -		۸۶۷۶۴۱		۲۹۸۲۱۲
تعلیم جبری ہے -		پونڈ ۹۷ ۳۰۱ الک سمہ سما معہ		۵۳۴۵

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۱۷	جزائر پٹفک	۲۶۱	۴۵۰۰۰			

حصہ اول تمام شد

حصہ دوم فارن کنٹریز یعنی ممالک خارجیہ

۱۱۸	افغانستان	۲۹۸۴۳۵	۵۰۰۰۰۰۰	۳۵۰۰۰۰ پونڈ [illegible]		

آفریقا

۱۱۹	ممالک وسطی خود مختار آفریقا					

ممالک وسطی سودان

۱۲۰	بارنو	۵۰۰۰	۵۰۰۰۰			
۱۲۱	وادی	۱۷۲۰۰۰	۲۶۰۰۰۰۰			
۱۲۲	کانیم	۳۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰			

طلبہ	اوسط طلبہ بر نفوس	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ بر آمدنی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
				مختلف جزائر ہیں جنکا رقبہ اور آبادی تخمیناً درج کردی گئی ہے دوسری کیفیت نہ ملنے سے خانہ پری نہیں کیگئی۔

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس فی نفوس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۲۲)	بغیرمی	۳۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰			
(۱۲۳)	سوودان مصری	۱۰۰۰۰۰۰	۱۲۰۰۰۰۰۰			
(۱۲۴)	ڈاہومی	۴۰۰۰	۳۵۰۰۰۰			
(۱۲۵)	آرگن ٹن ریپبلک	۱۱۲۵۰۸۶	۴۰۸۶۴۹۲	ڈالر چاندی ۵۷۲۹۸۵۰۰ ایک کروڑ [illegible] لاکھ [illegible]	۳۲۶۳	۱/۳۰۴۷
(۱۲۶)	اسٹریا و ہنگری	۲۴۰۹۴۴	۴۱۲۳۱۴۴۲	فلارن ۹۰۹۵۷۲۰۸۵ [illegible] کروڑ [illegible] لاکھ [illegible]	۳۸۱۷۰	۱/۹

طلبہ	اوسط طلبہ بر نفوس	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ بر آمدنی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۳
۴۷۷۰۰۳	۱/۱۵	ڈالر ۱۰۳۱۵۷۸۹ دوکرور [illegible] [illegible]		تعلیم زیر حکومت و اہتمام دولت ہے ایک مجلس انتظامی اور (۳) یونیورسٹی ہین جنکے طلبہ (۱۰۰۰۷) ہین مدارس ابتدائی ۳۳۳۳ طلبہ ۴۶۰۹۹۵ مدارس حکمت و فلسفہ ۱۶ " ۳۱۲۷ مدرسہ معدنیات ۱ " ۳۰ کالج تجارت ۲ " ۰ مدرسہ بحری ۱ " ۰ مدرسہ فوجی ۱ " ۰ نارمل سکول ۳۴ " ۳۱۲۱۵۴
		۴ کارڈوبا مین ایک قومی رصد خانہ نہایت عمدہ ہے اور دوسرا رصد خانہ لاپلاٹا مین ہے اور عجائب خانہ بیونس ایرس - لاپلاٹا مین ہین۔		
۵۳۵۹۷۴۹	۱/[illegible]	۳۱۶۱۰۵۸۰ دوکرور [illegible] [illegible]		تعلیم جبری ۶ سے ۱۴ تک (۱۱) یونیورسٹیان ہین۔ مدارس ابتدائی (۳۸۲۰۰) گنتی کل ۸ ( ) سکول (۷) ہائی سکول (۱۹۴۹) - ہنگری سے زیادہ ہین فیصدہ ۸۰ لڑکے تعلیم پاتے ہین اوسط شرح ہین

۸۶ لڑکے تعلیم پاتے ہین۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام ملک	نمبر شمار
۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
	۹۵۳	فلارنس ۱۰۸۰۸۳۳۰	۳۷۶۹۰۹۱	۲۳۲۶۲	باسنیا و ہرزیگوینا	(۱۲۷)
[illegible]	۸۹۷۸	فرانکس ۳۴۴۵۱۹۸۴۸ کرور [illegible] ۱۱۶۹۸	۶۱۳۶۴۴۴	۱۱۳۷۳	بلجیم	(۱۲۸)
			۳۴۰۰۰۰	۱۶۸۰۰	بوتان [illegible] ۱۸۹۱	(۱۳۹)
	۵۱۰	بولی ویانوس ۳۲۳۲۸۰ کرور [illegible] ۱۱۶۹۸	[illegible]۲۱۴۴	۵۶۷۰۹۰	بولیویا [illegible] ۱۸۹۱	(۱۴۰)

طلبہ	اوسط طالب علم پر فی کس	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ فی آدمی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۸۶۴۲۱۱		۱۶۲۲۳۱۱۹ [illegible] ۱۲ر		مدرسہ فوقانیہ ورزش (۱) مدرسہ ورزش لڑکیوں (۲) مدارس تعلیم تجارت (۴) مدارس ابتدائیہ (۹۴۳) مدرسہ شرقیہ یونان (۱) مکتب رومن کتھولک از برائے علما (۱) ٹریننگ کالج از برائے معلمین (۱) ۹۵۳ یونیورسٹی ۱۳ اخراجات تعلیم اعلا ۱۶۸۵۴۳۰ فرانک مدرسہ ابتدائی ۵۷۱۱ ،، ،، متوسط ۳۷۸۱۸۲۸ فرانک انفنٹ سکول ۱۱۸۸ ،، ،، ابتدائی ۱۱۰۷۹۴۳۰ فرانک دیگر لڑکوں کے واسطے ۱۶۳۰ انڈسٹریل سکول ۵۶ سوا انکے اور بھی خانگی مدارس اور کالج ہیں۔ یونیورسٹیاں (۵) روپیہ جو صرف کیا جاتا ہے وہ صرف مدارس ابتدائی کے واسطے ہے۔ طلبہ کی تعداد میں (۳۰۴۰۶۸) لڑکیاں شامل ہیں۔ تعلیم برائے نام جبری۔

شمار	نام ملک	رقبہ مکسر میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بر رقبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۳۰)	برازیل	۳۲۵۹۸۷۸	۱۷۰۰۲۳۴۰	ملریس ۳۰۷۹۹۲۰۰۰ [illegible]	۷۵۱۷	نارمل اسکول اور مدارس تجارت اور دوسرے مدارس بھی ہیں۔
(۱۳۱)	چلی	۲۹۳۹۷۰	۳۲۶۷۴۴۱	پی سوس ۶۳۳۳۰۰۰۰ [illegible]	۱۶۱۰	
(۱۳۲)	چینا	۴۲۱۸۴۰۱	۴۰۳۴۶۸۰۰۰	ہیکوان ٹیلز ۷۶۹۰۰۰۰۰ [illegible]	۱۱۹۲	

طلبہ	اوسط طالب علم فی ہزار نفوس	اخراجات سالانہ تعلیم	اوسط خرچ فی نفر	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۰۵۷۶۸ ۱۰۳۶۶۹		۱۸۸۷۶۷۸۶ یک کرور [illegible] لاکھ [illegible] پلی سوس ۱۵۴۲۶۳ یک کرور [illegible] لاکھ [illegible]		تعداد مدارس مین صرف مدرسہ ابتدائی (۷۵۰۰) ہین سکنڈری اور سائنس اسکول (۱۷) ہین جبری تعلیم اب ترقی پذیر ہے۔ تعلیم بلا فیس و جبری ہے اور حکومت اوسکے اخراجات کی متکفل ہے اور اقسام ذیل پر منقسم ہے (۱) تعلیم درجہ اعلا (۲) متوسط (۳) ابتدائی تعلیم درجہ اعلیٰ اور متوسط یونیورسٹی و مجلس قومی سیانٹیاگو و مدارس حکمت کالج ہائی اضلاع و بعض قطعات مین دیجاتی ہے۔ ابواب درسی علوم جدیدہ اساتذہ یورپ و امریکا سکہاتے ہین اور تعلیم ترقی پذیر ہے منگیان نامی کالج ہپکن مین ہے۔ مجلس سرکاری انتظام تعلیم کے لئے مقرر ہے۔ انگریزی فرنچ۔ جرمنی روسی۔ السنہ سکہائی جاتی ہین رومن کیا تھلک و پروٹسٹنٹ کے ماتحت شاگلی مین بہت سے کالج ہین سوائے مدارس

[illegible] ہین۔ قانون۔ ریاضی طبابت۔ فنون معتبرہ۔ ابواب مذکورہ کے طلبہ کے تعداد سنہ ۱۸۹۰ء مین ۱۱۹۹ تھی اور مجالس قومی و کالج ہائی اضلاع کے طلبہ کی تعداد سنہ ۱۸۹۰ء مین ۲۰۱۴ - تھی ان مدارس کے سوا ابتدائیہ کے جنمین علوم عربی و زبان انگریزیہ کی تعلیم ہوتی ہے۔ مدارس و کالج بحریہ و حربیہ مع سلاح خانون کے قایم ہین اور تارپیڈو اسکول بھی ہین۔

نمبر شمار	نام ممالک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۳۳)	کولمبیا	۵۰۴۷۷۳	۲۸۹۳۷	چلی سوس ۲۰۳۵۱۱۰۰ لے کرور لوپے [illegible] صحار	۱۷۴۸	
(۱۳۴)	ممالک خود مختار کانگو	۹۰۰۰۰	۱۷۰۰۰۰۰۰	فرانک ۴۷۳۱۹۸۱		
(۱۳۴)	کوریا	۸۲۰۰۰	۱۶۰۰۰۰۰۰	۲۰۳۵۱۱۰۰ لے کرور لوپے [illegible] صحار	۱۷۴۸	
(۱۳۵)	کوسٹ ریکا	۳۷۰۰۰	۳۰۳۷۸۰	چلی سوس ۵۸۰۸۴۷۴ [illegible] صحالیعہ [illegible]	۴۴۹۳	

کیفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
[illegible] ہیں [illegible] مدرسہ [illegible] اور [illegible] تعلیم [illegible] فیس [illegible] مگر [illegible] نہیں [illegible] طلبہ [illegible] کل [illegible] طلبہ۔				۹۳۱۸۷
تعلیم انگریزی کیواسطے ایک مدرسہ اور فوج کے واسطے ایک مدرسہ ہے۔				۹۳۰۹۱
تعلیم جبری اور مفت۔ ۱۹۰ مدارس ابتدائی ۹۴۸۹ طلبہ ۱۳۷۷۸ پاسوکلا ۵ مدارس اعلیٰ ۳۰۸۷۰ ۲۰ مدارس خانگی ۳۵۰۰ ۱۸۸۴ء میں جن لڑکوں کی عمر ۷ سے ۱۴ تک تھی اونکی تعداد ۲۷۲۴۸۵ تھی سنہ ۱۸۹۱ء میں تعلیم کے لئے ۵۴۶۰۳۵ پاسوکلا دیئے گئے۔		۵۴۶۰۳۵ معہ [illegible]		۱۱۹۸۹

[illegible]	نام ملک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۳۶)	ڈنمارک	۱۵۲۸۹	۲۱۸۵۳۳۵	کرونر ۵۲۴۶۳۴۲۷ [illegible] ۸۵/۱۲	۱۹۸۵	۱
(۱۳۷)	ایکویڈر	۱۳۰۰۰۰	۱۲۷۱۸۶۱	پونڈ ۵۹۲۳۶۵ [illegible]	۹۰۰	
(۱۳۸)	فرانس	۲۰۴۰۹۲	۳۸۳۴۳۱۵۲	فرینک ۳۳۸۸۱۵۸۶۳۳ ایک ارب [illegible] کرور [illegible] لاکھ [illegible]	۳۷۷۶۴	

طلبہ	اوسط طلبہ فی ہزار نفوس	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۳۴۴۰		۳۶۲۵۸۸۹ [illegible] ۵ر۳ر۸	یونیورسٹی میں ۱۳۰۰ طالب علم ہیں۔ اس یونیورسٹی کے متعلق ایک ... جن میں اساتذہ ۱۵ اور ... میزان ... [illegible]	مدارس عامہ در زبان جرمنی شیلڈ (۱۳)۔ مدارس عامہ ابتدائیہ ۲۷ ٹرینِنگ کالج از برائے معلمان ۵ مدارس محلجات ۲۹۴۰ تعلیم جبری ۷ سے ۱۴ برس تک۔ ایک یونیورسٹی ہے۔ تعداد مدرسہ ابتدائی صرف ۲۹۴۰ ہیں غریب والدین کے اطفال مفت تعلیم پاتے ہیں کوپن ہیگن کی
۵۸۱۹۲۰				تعلیم ابتدائی جبری۔ مدرسہ ابتدائی۔ (۸۵۶) ہائی سکول۔ (۹) سکنڈری سکول (۳۵) ایک یونیورسٹی ہے۔
۶۳۹۴۳۷۰		۱۷۸۵۱۲۹۱۴ سو کروڑ [illegible] ۱۲ر۸ر		تعلیم ابتدائی جبری اور مفت یونیورسٹیاں (۵) مدارس ابتدائی (۸۷۳۳۰) سکنڈری سکول (۲۹۳) سوائے ان کے بہت سے ٹکنی کل سکول بھی ہیں

نمبر شمار	نام ممالک	رقبہ مربع میل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
	نوآبادیہای وممالک ماتحت سلطنت فرانس ایشیا مین					
(۱۳۹)	فرنچ انڈیا یعنی ہندوستان فرانس	۲۰۰	۲۸۰۳۰۳	فرانک ۲۱۷۰۱۱۰		
(۱۴۰)	فرنچ انڈو چینیا					
(۱۴۱)	انام	۳۷۰۲۰	۳۰۰۰۰۰۰			
(۱۴۲)	کام بوڈیا	۳۸۹۰۰	۱۸۰۰۰۰۰	فرانک ۳۲۷۵۰۰۰		
(۱۴۳)	کوچن چینیا	۲۳۰۸۲	۲۰۳۴۷۵۳	فرانک ۲۹۹۴۲۸۳۰	۹۲۳۸	
(۱۴۴)	ٹانکین	۳۴۷۴۰	۶۰۰۰۰۰۰	فرانک ۳۳۴۳۲۰۲ [illegible]		
	افریقہ مین					
(۱۴۵)	الجیریا	۱۸۴۴۷۴	۴۱۲۴۷۴۳	۴۶۳۳۰۸۹۸ [illegible] ۱۲/۸/۳	۱۴۰۱	
(۱۴۶)	فرنچ کانگو وگابن	۲۵۰۰۰۰	۵۰۰۰۳۰۰	فرانک ۲۱۰۱۸۲۸۶	۱۰	

طلبہ	اوسط طلباء روزانہ حاضر	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ ہر ایک	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۵۳۹۷				ان مدارس میں ۱۱۵ یورپ والے اور ۱۱۸۳ دیسی اساتذہ ہیں۔ اس محاصل میں محاصل اتمام بھی شریک ہے۔
۱۱۴۵۳۰		۵۳۹۷۰۳۹ [illegible]		ایک کالج ہے صرف عورات کیلئے۔
۴۰۰				مدارس لڑکوں کیواسطے (۱) مدارس لڑکیوں کے واسطے (۲)

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اور اصطلاحات زبان وغیرہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۴۷)	ممالک گولڈ کوسٹ	۲۵۰۰۰	۷۷۲			
(۱۴۸)	مڈیگاسکر	۲۲۸۵۰۰	۳۵۰۰۰۰۰		۱۸۰۰	
(۱۴۹)	ڈیگو سواریز		۸۰۰۰	فرانک ۱۲۸۴۱۰		
(۱۵۰)	جزیرہ نوسی بی	۱۱۳	۷۸۰۳	فرانک ۳۱۲۲۵۰		
(۱۵۱)	سینٹ میری	۶۴	۷۶۶۷	فرانک ۹۰۰۰۰		
(۱۵۲)	جزیرہ میاٹ	۱۴۹	۱۲۲۷۰	فرانک ۲۶۰۸۵۰		
(۱۵۳)	جزیرہ کومورو		۴۷۰۰			
(۱۵۴)	ریونین	۹۶۵	۱۷۵۹۱۵	فرانک ۳۸۴۷۷۰۰		
(۱۵۵)	اوباک	۳۸۶۰	۲۲۳۷۰			
(۱۵۶)	سنیگل معہ ریزوڈستہ	۵۴۰۰۰	۱۱۰۰۰۰۰	فرانک ۳۲۸۰۶۹۲		
(۱۵۷)	گولڈ کوسٹ بیٹ آف بین	۲۵۰۰۰	۷۷۲			
(۱۵۸)	سوڈان فرانسیسی	۵۴۰۰۰	۳۶۰۰۰۰۰	فرانک ۵۰۰۰۰۰		
(۱۵۹)	ٹیونس	۴۵۰۰۰	۵۰۰۰۰۰۰	پیاسٹرس ۵۲۹۰۵۲۲۵		

امریکہ میں

کیفیت	اوسط خرچ فی مدرسہ	اوقات تعلیم	اوسط طالب علم فی مدرسہ	طلبہ
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
تعلیم جبری اور مفت ہے واسطے طبع کتب کے ایک خاص چھاپہ خانہ ہے۔				۱۷۰۰۰
رقبہ نہین معلوم کیونکہ اب تک اس ملک کی حدود مقرر نہین ہوئی۔				
یہہ سب مسلمانون کی آبادی ہے۔				

نمبر شمار	نام ممالک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط طلبا فی مدرسہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۶۰)	گوادیلوپ و ممالک ماتحت	۷۲۲	۱۶۵۸۹۹	فرانک ۹۱۹۱۲۸۶	۴۹	
(۱۶۱)	گیانا	۳۰۰۰۰	۱۸۴۴۷۷۹			
(۱۶۲)	مارٹنکوئی	۳۸۱	۱۰۵۳۹۱	فرانک ۷۲۰۱۶۹۹		
(۱۶۳)	جزایر سینٹ پری ونکوئی لن	۸۷	۵۹۲۹	فرانک ۵۸۰۲۵۷		
	اسٹرل ایشیا و اوشانیا میں					
(۱۶۴)	نیوکالی ڈونیا و ممالک ماتحت	۶۰۰۰	۶۲۷۵۲	فرانک ۳۲۳۳۳۰۵		
	جزایر سوسیٹی ونیگ بورنگ گروپ					
(۱۶۵)	تاہیتی	۴۱۲	۱۱۳۵۵			

طلبا	اوسط طلبہ فی مدرسہ [illegible]	اوقات تعلیم (?)	اوسط خرچ فی مدرسہ (?)	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۵۷۶				
۸۳۲۰				بہت سے مدارس ابتدائیہ اور مدارس حکمت و فلسفہ ہین۔
	[illegible]	طول ۱۳ درجہ (?) [illegible]	عرض [illegible] درجہ (?) [illegible]	صوبجات فرانس اوشیانیا مین خطعات ذیل شامل ہین۔ جزایر سوسٹی (۲) تاہی ٹی ۳ معدیا ۴ جزایر ٹیارو (۵) می ٹیا (۶) ررمٹیا (۷) ٹوبوی مو (۸) ہوا ہین (۹) بوسیپورر (۱۰) نارکولی سالا (۱۱)

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ بحساب میل مربع	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بر رقبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۶۶)	مودیا	۵۰	۱۶۰۰			
	سلطنت جرمن					
(۱۶۷)	سلطنت جرمن	۲۰۸۷۳۸	۵۶۴۲۸۴۷۰	مارکس ۱۲۰۱۹۱۹۰۰	۵۹۶۶۶	
	ممالک خارجیہ ماتحت سلطنت جرمن					
(۱۶۸)	ٹوگو لینڈ	۱۶۰۰۰	۵۰۰۰۰۰	مارکس ۱۷۶۳۳۷۴		
(۱۶۹)	کمران	۱۳۰۰۰۰	۳۶۰۰۰۰۰	مارکس ۴۰۳۰۰۰		
(۱۷۰)	جرمن سوتھ وسٹ آفریقا	۳۲۲۰۰۱	۳۵۰۰۰۰			
(۱۷۱)	جرمن ایسٹ آفریقا	۳۸۰۰۰۰	۱۷۶۰۰۰۰			
(۱۷۲)	قیصر ولہلمس لینڈ	۷۲۰۰۰	۱۱۰۰۰۰	مارکس ۳۴۷۲۸۳		
(۱۷۳)	بسمارک آرکی پیلگو	۱۹۰۰۰	۱۹۰۰۰۰			
(۱۷۴)	سالومن ایلینڈس	۹۰۰۰	۸۰۰۰۰			

طلبہ	اوسط طلبہ فی مدرس	اوقات تعلیم	اوسط خرچ فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۸۱۲۰۰۰				تعلیم جبری ۶ برس سے ۱۴ برس تک۔ مدرسہ ابتدائی (۵۸۳۰۰) سکنڈری سکولز (۱۱۹۲) ٹکنی کل سکولز (۱۷۲)

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	[illegible]	اوسط محاصل فی نفس
١	٢	٣	٤	٥	٦	٧
(١٧٥)	مارشیل ایلنڈس	١٥٠	١٠٠٠٠			
(١٧٦)	آل سانس لورین	٦٠٠	١٦٠٣٥٠٦	مارکس ٥٠٧١٧٠٨٠ دو کرور [illegible]	٥٧	
(١٧٧)	ان ہالٹ	٩٠٦	٢٧١٩٦٣	مارکس ١١٧٦٣٠٠٠		
(١٧٨)	بیڈن	٥٠٢١	١٦٥٧٨٩٧	مارکس ٦٩١٢٨٤٤٧ [illegible]	١٨٦٢٣	
(١٧٩)	بیویریا	٢٩٢٨٢	٥٥٩٤٩٨٢	مارکس ٣٠٦٢٩٢٢٧١ [illegible]	٧٧٢٣	
(١٨٠)	بریمن	٩٩	١٨٠٤٤٣	مارکس ١٦٧١٨٧٤٩		
(١٨١)	برنزوک	١٤٢٤	٤٠٣٧٧٣	مارکس ١٣٢٠٠٠٨٨		

طلبہ	اوسط طالب علم فی مدرس	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
				ایک یونیورسٹی ہے (۲۱) ہائی سکولز صرف عورات کے لئے۔
۳۵۲۰۰۷		مارکس ۱۸۷۳۴۴۸۸ مع اللہ ماریسہ		تعلیم جبری ہے۔ مدرسہ ابتدائی ۹ ۱۶۲۹۔ یونیورسٹی (۱) تکنی کل سکول و دیگر مدارس (۱۹۵) مدرسہ خانگی (۳۷)
۱۰۳۷۶		۲۳۵۹۲۳۳۰ یک کرور ... لاکھ نوماسہ		تعلیم جبری ہے ۶ سے ۱۴ سال تک کے اطفال کے لئے مدارس زراعت (۵۱۳)
				۱۶ ممبر منتخب ہوتے اور معاملات خارجیہ و چرچ و تعلیمات و عدالت و مال و پولیس طبابت و صفائی و فوجی وغیرہ سررشتوں کا انتظام و اہتمام ذریعہ اقتدارات وزارت کرتے ہیں۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	تعداد نفوس	رقبہ میل مربع	نام مقام	نمبر شمار
۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
		مارکس ۵۸۰۸۳۰۰۰	۶۲۲۵۳۰	۱۵۸	ہام برگ	(۱۸۲)
	۱۹۳۱	مارکس ۲۳۶۵۳۲۱۸ [illegible]	۹۹۲۸۸۳	۲۹۶۶	ہیسی	(۱۸۳)
		۱۱۰۱۹۰۹	۱۳۸۴۹۵	۴۶۹	لپی	(۱۸۴)
	۳۸	مارکس ۲۵۶۴۸۴۷۶ [illegible]	۷۶۴۸۵	۱۱۵	لیوبک	(۱۸۵)
	۱۳۳۸		۵۷۸۳۴۲	۵۱۳۵	مکلین برگ شویرن	(۱۸۶)

کیفیت	[illegible]	[illegible]	اوسط طالب علم فی نفوس	[illegible]
١٢	١١	١٠	٩	٨
ٹکنیکل یونیورسٹی (١) جسمین ٣٩٢ طلبہ ہین۔ مدارس ابتدائیہ ٩٩٢۔ ہائی سکول (٣٢) مڈل سکول (٩٠٥) یونیورسٹی کسن (١) جسمین ۔٤٧٥ طلبہ ہین۔		١		
تعلیم جبری۔ ٦ سے ١٤ تک مدارس ابتدائیہ (١٩) باقی ہائی سکول ( ) ہائی سکول برائے نسوان (٤) ایک یونیورسٹی				٨١٣٣
مدارس ابتدائیہ۔ ١٣١٥ مدارس ورزشی۔ ٧ طلبہ ١٧٨٢ نارمل سکول۔ ٢ ” ٣٠٢ ٹکنیکل سکول۔ ١٤ ” نیوی ٢ ریل [illegible] ٩ ” ١٣٣٨ اگریکلچرل سکول ٢	ایک جنرل سکول [illegible]	اسکے علاوہ [illegible] مدارس جاری ہیں		٣٨٢٧

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۸۷)	مکلین برگ اسٹریلٹز	۱۱۳۱	۹۷۹۷۸			
(۱۸۸)	اولڈن برگ	۲۴۷۹	۳۵۴۹۶۸	مارکس ۵۹۹۷۱۵۱ [illegible]	۲۰۱	
(۱۸۹)	پرشیا	۱۳۴۴۶۳	۲۹۹۵۵۲۸۱	مارکس ۱۸۵۱۱۱۵۶۹۷ [illegible]	۳۶۶۶۵	

[illegible]

کیفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
ورزشی مدرسہ (۵) مدرس ۴۳ ۷ طلبہ ۹۱۷ ریل شلن مدرسہ (۲) مدرس ۶ طلبہ ۳۴۳۰ ۷ طلبہ ہوہیر بگر شلن مدرسہ (۵) مدرس (۳۳) طلبہ ۴۷۹ ہوہیر تاخستو شلون (۳) مدرس (۳۳) طلبہ (۵۰۴) نارمل پرالستنٹ (۱) مدرس (۱۰) طلبہ (۱۱۵) کیا تھلک نارمل (۱) تعلیم جبری اور مفت۔ ۶ سے ۱۴ برس تک یونیورسٹیان (۱۱) مدرس (۱۲۶) مدارس ابتدائیہ (۱۶۳۴۴) مدرس ۳۳ ۴۵۹ ۶ طلبہ ۴۸۳۸۲۴۷ ہین جنمین سیا بعی مدارس ورزش (۳۱۵) مدرس ۶ ۵۰۴۶ طلبہ ۹۰۴۴۶ تکنی کل سکولز (۱۸۶) ہر ایک شہر یا گاؤن مین ایک مدرسہ رہنا چاہئے۔ مدارس زراعت ۳۔ ریل جمنی شیا و ریل پرو جمنی شیا ۱۱ ریل شلون کے مدرسہ (۱۹۰) مدرس ۷۰۰ ۳۔ طلبہ ۴۴۷۸۱ ریل شلون				۸۰۷۴

مدرس (۳) طلبہ (۴۳) اگریکلچرل (۱) مدرس (۱۱) طلبہ (۷۶) مڈل سکول کئی ہین جنمین ۱۸ مدرس طلبہ (۵۸۷) ایک مدرسہ نبوی کا جسمین ۷ مدرس ۷۰ طلبہ ہین

۵۲۳۹۷۴۶

وہاں ہر گرشلون کے مدرسہ (۵۶) مدرس (۸۷۷) طلبہ (۲۱۳۶۶) مدارس خانگی ۴۸ ۲ مدرس ۴۷۶ - طلبہ ۸۷۴۳ پبلک مڈل سکول فی ۹۶۱ مدرس ۱۲۰۶ طلبہ ۳۷۴۳ ۶۸ پبلک نارمل سکول ۱۱۶ مدرس ۱۳۳ ۸ طلبہ ۳ ۹۰۹۳ - تین نارمل ہائی سکول دو فاسٹری اسکول یعنی چوبینہ و صحرائی مدرسہ اور دو ٹکنل معدنیات کے مدرسہ اور دو اگریکلچرل ہائی اسکول یونیورسٹی سے ملحق ہین اور دو ورٹرنری بیطارے اسکول ہین دوسرے قسم کے زراعت و فلاحت وغیرہ کیلئے ہین علاوہ انکی صناعت سے متعلق

نمبر شمار	نام علاقہ	رقبہ مربع میل	نفوس	پیداوار	محاصل	اوسط [illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	٦	۷
(۱۹۰)	سیکس و یار	۱۳۸۸	۳۲٦۰۹۱	مارکس ۳۳۵۸۴۸۷ [illegible]	۴۷۲	
(۱۹۱)	ساکسنی	۵۷۸۷	۳۵۲٦۸۴	مارکس ۹۱٦۹۳۱۰۰۹ [illegible]	۴۳۱۳	
(۱۹۲)	شام برگ لپی	۱۳۱	۳۴۱۸۳	۱۰۹۱۹۱۲		
(۱۹۳)	ریاس الڈر برانش	۱۲۲	٦۲۷۵۴	ترخین اسٹیش ۱۲۲۵۵۴۱		
(۱۹۴)	ریاس ینگر برانش	۳۱۹	۱۱۹۸۱۱	۱۷۷۱۲۲۰		
(۱۹۵)	سیکس التن برگ	۵۱۱	۱۷۰۸٦۴	۳۲۲۲۵۵۴		
(۱۹٦)	سیکس کوبرگ گوتا	۷۵۵	۲۰٦۵۱۳	۱٦۴۷۸۰۰		
(۱۹۷)	سیکس مین جین	۹۵۳	۲۲۳۹۴۳	٦۳۹۳۷۸۰		
(۱۹۸)	شوارز برگ رول سٹڈ	۳۰۳	۸۵۸۹۳	۲۵۲۲۹۵۰		

طلبہ	اوسط طلبہ فی مدرسین	اوسط اخراجات تعلیم	اوسط خرچ فی مدرسہ	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۵۰۵۷۷		مدرس عام طلبہ (۵۱۰)	نارمل سکول (۲) مدرس عام طلبہ (۲۹۵)	ایک یونیورسٹی ہے مدرس (۹۴) طلبہ (۵۸۱) مدارس ابتدائیہ (۷۵۹) مدرسین (۸۴۶) طلبہ ۵۲۱۳۷) چھنٹے شیا (۲) مدرس ۰ پیشہ طلبہ ۷۶۷) مدرسہ نقشہ کشی (۲) مدرسین (۶) طلبہ (۴۱۱) نارمل سکول (۲) مدرسین (۳۶) طلبہ (۱۵۸) بہرے اندھے گونگونکے لئے ایک مدرس (۱۱) طلبہ (۶۵) ریل جھنٹے شیا (۲)
۶۹۱۳۹۴				ایک یونیورسٹی۔ مدارس عامہ پروٹسٹنٹ ۲۱۷۱ ہیں۔

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بر رقبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۹۹)	شوازبرگ سانڈرس ہاوسن	۳۳۳	۷۵۵۱۰	مارکس ۲۷۶۴۴۵۵		
(۲۰۰)	والڈک	۴۳۳	۵۷۲۸۱	مارکس ۱۱۸۶۸۰۲		
(۲۰۱)	ورٹم برگ	۷۵۲۸	۲۰۳۶۵۲۲	مارکس ۶۵۶۴۸۰۰۳ [illegible]	۲۱۷۰	
	صوبجات جرمن تمام شد					
(۲۰۲)	گریس یعنے یونان	۲۵۰۴۱	۲۱۸۷۲۰۸	ڈرام ۱۰۳۵۵۰۷۹۲ [illegible]	۲۸۲۱	

طلبہ	اوسط طلبہ بر نفوس	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ برآمدنی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۳۴۳۶۶		۶۰۰۰۰۰۰ [illegible]	۱۷ کلاسکل کالج ہین جمنشیا کے تقریباً ۷۰ لاکھ مارکس اقلیم ہین ریاست سے دینے کی منظوری ہے اور یہ ماسوا اون عطیات کے ہے جو عام مدارس کو اوقاف سے یا زرصیغہ مال ہے۔	تعلیم جبری۔ ہر ایک گاؤن مین کم سے کم ایک مدرسہ رہنا چاہیے یونیورسٹیان (۲) مین ایک ٹکنی کل یونیورسٹی ہے اس ملک مین کوئی ایسا نہین ہے جو دس سال کی عمر کے بعد پڑہتا لکہتا نہین ہے۔ عام ابتدائی مدرسہ (۳) ہزار مدرس (۴۶۰۹) طلبہ (۳۱۷۳۹۷) ۷۸ ریل شلون ہین طلبہ (۸۶۷۳) ۶۸ گرامر اسکول ہین اور
			یونیورسٹی بھی ہے۔ (۵) مذہبی اسکول ہین (۱۰) مین ۸۶ مرد لکھتے پڑھتے ہین اور فیصدی ۲۴ عورات۔ خانگی مدارس ۸۰ مدارس ۳۵ جمنشیا (۳۰۰) ٹکنیک اور ایک پالٹکنیک۔	۵ برس سے ۱۴ تک کے لڑکے مدرسہ مین ضرور داخل ہونا چاہیے یعنی تعلیم جبری ہے مدارس تجارت (۱۸۰۰) مدارس ابتدائیہ (۲۰۰) باقی سکنڈری سکولز ہین۔ ایک

نمبر شمار	نام محال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۳۰۳)	گوائی مالا	۴۶۸۰۰	۱۴۶۰۰۱۷	ڈالر ۶۶۳۸۳۳۶ [illegible] [illegible]	۱۳۰۳	
(۳۰۴)	ہیلیسٹی	۱۰۳۰۴	۵۷۲۰۰	ڈالر ۷۳۳۰۷۳۳ [illegible] [illegible]	۴۶۵	
(۳۰۵)	ہیوائی	۶۶۴۰	۸۹۹۹۰	ڈالر ۴۴۰۸۰۳۳ [illegible] [illegible]	۱۶۸	
(۳۰۶)	ہانڈوراس	۴۶۴۰۰	۴۳۱۹۱۷	ڈالر ۱۴۳۳۵۳۳ [illegible] [illegible] [illegible]	۶۰۰	

کیفیت	اوسط خرچ فی طالب علم	اخراجات تعلیم	اوسط طلبہ فی مکتب	طلبہ
۱۳	۱۱	۱۰	۹	۸
تعلیم جبری اور مفت ہے مدارس ابتدائیہ ۱۲۸۸ ہیں جن میں سے ۴۰۷ لڑکوں کے واسطے اور ۴۳۴ مدارس نسواں ہیں ۴۵۳ [illegible] طلبہ مدارس ابتدائی (۹۰۰ [illegible]) مرد [illegible] (۵) اور اطفال طلبہ ۴۳۹۱۵ - مرد (۱۴۰۳ [illegible]) تعلیم کے قاعدے سکنڈری سکول (۱۵) [illegible] ۴۸۰۶ مدرسین (۳۴۳۶) ریاست [illegible] اور [illegible] تعلیم ابتدائی مفت [illegible] مدارس سرکاری [illegible] (۴) اور [illegible] مونث اور مدارس [illegible] (۵)	۰۰۲ [illegible] (۵۳۴۱۴۴)	۵۳۴۱۴۴ [illegible]		۶۹۰۵۸
مدارس (۱۴۶) مدرس (۳۹۲) طلبہ (۱۴۷ [illegible])		۲۱۰۶۰۰ [illegible]		۱۰۷۱۳
سوا ۷۰۰۰ مدارس کے ۲ یونیورسٹیاں اور بہت سے کالج ہیں۔ اور طلبہ ۳ ہزار پڑھتے ہیں۔				۴۳۰۰

شمار	نام ملک	رقبہ بمربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بہ رقبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۳۰۷)	ایتالی	۱۱۴۷۱۰ ۹۱ ۸ ۶۱ ۳۰۳۴۷۲۹۱	۲۸۴۵۹۶۲۸ ۹۱ ۸ ۶۱ ۳۰۳۴۷۲۹۱	۱۲۶۶۱۳۳۴۷۱ لیر [illegible]	۶۸۸۳۵	
(۳۰۳)	ہیلنڈ				معدنیات طلبہ ۲۴۳ تجارت و حرفت کے مدارس ۱۶۹ - طلبہ ۱۱۳۳۴ سرکاری علوم و فنون کے مدارس ۱۵ - طلبہ ۳۷۲۹ - سرکاری علم موسیقی کے مدارس ۶ طلبہ ۸۸۰ - کتب خانہ سرکاری ۳۰۳ مطالعہ کنندگان ۵۳۱۰۹۲۱ کتب خانہ کتب موجودہ ۱۰۱۹۴۹۸	
(۳۰۸)	جاپان	۱۴۷۶۵۵	۳۳۷۵۳۳۷۶۱	۸۰۷۰۱۷۶۳ ایّن [illegible]	۲۸۰۳۵	

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۰۶۵۶۵۷		۳۹۴۷۵۱۵۷۸ نوے کرور [illegible] لاکھ [illegible]		ابتدائی تعلیم جبری ہے جو ۶ سے ۹ سال تک یونیورسٹی (۲۱) کالج (۱۱) ٹکنی کل اسکول ۲۲۴ بغیر حکم سرکار کے کوئی شخص خانگی مدرسہ نہیں رکھ سکتا ہے اسلئے اطفال (۲۲۳۰) مدرس (۵۷۵۰) اور اطفال (۸۶ ۲۶۸۱) بیام ابتدائی تعلیم کے قاعدے اور بے قاعدہ [illegible] ۸۰۴ مدرسین [illegible] یونیورسٹی (۲) اور [illegible] باقاعدہ [illegible] مدارس سرکاری [illegible] (۴) اور بے قاعدہ کے ۲۸۷۵ [illegible] ۳۱ [illegible] شام کے اور تعطیلوں کے [illegible] ۸۸۱۶ مدرسین ۸۶۹۴ طلبہ مذکر و مونث
۳۲ مدارس کا [illegible] طلبہ ۲۵ [illegible]؛ افواج بحری و بری [illegible]؛ ۲۰۴ مدارس ۳۸ مدرسین ۸۲۰ و ۲ طلبہ ۵۲۳ [illegible]؛ ۴۶ مدرسین ۱۲۱۹ طلبہ ۵۸۸ [illegible]؛ ۲۲ مدرسین ۱۳۲۹ طلبہ ۲۲۳۵ [illegible]؛ ۱۳ مدرسین ۱۸۳۴ طلبہ ۱۰۰ [illegible]؛ ۱۳۵۲ طلبہ مذکر و مونث ۱۲۸۵۶ [illegible]؛ ۲۹۱۷۸۵۲ مدارس [illegible] مدرسین [illegible]				
۳۲۳۱۵۰۰		۹۵۵۵۸۳ [illegible] ۵ر۴مر		تعلیم ابتدائی جبری ہے (۳) یونیورسٹیان [illegible] مدرسہ ابتدائی (۳۶۰۱۶) ٹکنی کل اسکول (۸۴) امپیریل سکول (۱۲۵۱) [illegible] سکول (۱۳۱) لیبری (۲۰) طلبہ جو ۱۴ برس تک کی عمر کے (۴۹۴۵۷۲۳) [illegible] ۱۸۹۰ [illegible] مڈل سکول
(۱۲۵۱) [illegible] مدارس [illegible] (۹) [illegible] (۴) [illegible] (۵)				

[illegible]

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	تعداد نفوس	محاصل	فوج	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۳۰۹)	لے بیریا	۱۴۳۶۰	۱۰۶۸۰۰۰	پاؤنڈ ۳۵۰۰۰ لے لاکھ		
(۳۱۰)	لوزم برگ	۹۹۸	۳۱۱۰۸۸	فرانکس ۱۰۳۵۰۱۰۵		
(۳۱۱)	میکزیکو	۷۶۷۰۰۵	۱۱۳۹۵۷۱۲	ڈالر ۳۰۸۷۰۰۰۰ لے کرور للو للا لو سمانسہ ۴۷/۵	۱۸۰۶۰	
(۳۱۲)	موناکو	۸	۱۳۰۰			
(۳۱۳)	مانٹی نیگرو	[illegible]	۲[illegible]۰۰۰	طالرس ۶۰۰۰۰[illegible]	۴۰	

سال	اوسط طلبہ نسبت آبادی	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ نسبت آبادی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۹۵۶۰۷۶		ڈالر ۱۶۵۸۳۱۵ [illegible]		تعلیم جبری اور مفت ہے مدارس ابتدائیہ (۱۰۷۲۶) باقی سرکاری اور میونسپل سکول ہین نیوی (۲) اور ملٹری (۱) طلبہ (۵۴۳۹۷۷) مدارس سرکاری میونسپلٹی (۷۳۳۴) طلبہ (۸۱۳۹۷۸۹) (۱) ملٹری اور (۲) بحری فوجی کالج ہین اور صنعت اور حرفت اور قانون اور طبابت اور تجارت اور معدنیات اور کاشتکاری علم موسیقی تعلیم کالجون اور اعلی مدرسون مین ہوتی ہے جنمین طلبہ ۱۰ ہزار ہین۔
۳۰۰۰			[illegible]	تعلیم جبری اور مفت ہے اور ایک مدرسہ نسوان کا ملکہ شاہی کی زیر سرپرستی ہے مدارس ابتدائی (۱۷) طلبہ (۳۰۰) [illegible] (۳) [illegible] کالج

نمبر شمار	نام ملک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
١	٢	٣	٤	٥	٦	٧
(٢١٤)	مراکو	٢١٩٠٠٠	٩٤٠٠٠٠٠			
(٢١٥)	نیپال	٥٤٠٠٠	٢٠٠٠٠٠٠			
(٢١٦)	نذرلینڈ	١٢٦٤٨	٤٩٣١٧٤٤	١٢٧٩٢٦٤٩٠ گلڈر [illegible]	٥٣٩٨	

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۷۷۰۸۰۳		۱۳۰۷۸۱۶		

عام یونیورسٹی (۴) مدرس (۱۶۶) طلبہ ۲۷۳۴
کلاسکل سکول سے (۲۹) ” ” ۴۷۵ ” ۵۶۹۵
سکنڈری وفلانہ اور شام مدارس ۳۸ ” ۴۱۲ ” ۷۰۳۴
مدارس جہازرانی (۱۱) ” ۴۸ ” ۳۲۸
مڈل کلاس سکول (۴۳) ” ۹۱۴ ” ۷۳۲۴
مدرسہ بالغ تعلیم (۱) ” ۳۴ ” ۲۵۵
مدارس ابتدائی (۲۹۵۹) ” ۹۱۸۱ ” ۸۵۶۵۰۹
خانگی مدارس ابتدائی (۱۳۹۹) ” ۵۱۹۹ ” ۱۹۵۵۲۱
عام مدارس اطفال ۱۲۹ ” ۸۰۰ ” ۳۳۵۶۸
خانگی مدارس اطفال ۱۵۹ ” ۳۵۰۰ ” ۶۶۲۹۶
یہ جو ذکر ہوا انکے ماسوا اور بھی چند خاص مدارس ہیں موافق تفصیل ذیل کے۔ مدرسہ کاشتکاری (۱) مدرسہ چین بندی بانات (۲) چمڑے اور

گونگوں کے مدرسہ (۳) مدرسہ نابینا (۱) مدرسہ علم التراکیب علم زمین وغیرہ (۱) اسکے سوا چند مدارس حربیہ ہیں اور صنعت اور فنون عامہ کی اکڈمی (۱) ایک مدرسہ شاہی علم موسیقی کا (۱) نشنل نارمل سکول برائے تعلیم مدرسین (۱) اور ماسوا انکے ٹکنکل اور نارمل اسکول واسطے تعلیم وتربیت مدرسین کے بہت سے ہیں اور ایک خانگی یونیورسٹی ہے۔

نمبر نشان	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	[illegible]	مدارس	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۱۷)	ڈچ الیسٹ انڈیش زر یعنی ڈچ انڈیز شرقی	۱۹۶۷۴	۳۰۶۸۸۲۶۸	کل زر ۱۳۰۳۳۴۷۸۹۸ [illegible]	۱۳۴۲	
(۲۱۸)	ڈچ گیانا یعنے سری نام	۴۶۰۶۰	۵۶۸۷۳	۱۴۳۹۰۰		
(۲۱۹)	کوراسکاؤ					

نوآبادیہائے ڈچ تمام شد

طالبعلم	اوسط طالبعلم روزانہ	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ روزانہ	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۲۳۴۸۲				مدارس ابتدائی ۱۴۴ مدرسین ۴۵۸ طلبہ ۱۲۳۰۱ اخراجات ۱۵۰۸۸۴ خانگی مدارس ابتدائی ۱۷ " ۱۰۷ " ۲۲۰۹۹ " ۵۵۶۹۵ مڈل سکول ۸ " ۵۲۵ یہ صرف یورپین لوگون کے واسطے ہین اور انمین ابتدائی تعلیم صبایا کے ۲۷ مدرسہ ہین ماسوا اسکے ملکی رعایا کیواسطے مدارس بہ تفصیل ذیل ہین مدارس تعلیم مدرسین ۷ مدرس ۳۷ طلبہ ۲۴۴ مدارس اعزہ ملکی ۴ " ۱۷۸ ابتدائی مدارس از طرف سرکار ۳۱۶ " ۳۵۲۹۴ خانگی مدارس تعلیم ابتدائی ۳۳۵ " ۱۷۷۸۶ مدارس تعلیم زبان غیر ملکی ۳۰۰ " ۵۱۰۴ مدارس تعلیم دینیات اسلام ۱۷۸۷۹ " ۲۵۹۱۶۶

نمبر شمار	نام ملک	زمین مربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط طالب علم فی مدرسہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۳۰)	نکاراگوا	۴۹۵۰۰	۲۸۲۸۴۵	ڈالر ۴۴۰۶۳۳۰ [illegible]	۲۵۳	
(۲۳۱)	آرنج فری اسٹیٹس	۴۸۳۲۶	۲۰۷۵۰۳	پونڈ ۴۳۴۱۲۰ [illegible]	۱۱۴	
(۲۳۲)	پیاراگوے	۹۸۰۰۰	۴۵۹۶۴۵	ڈالر ۱۷۳۶۱۱۳ [illegible]	۳۹۳	
(۲۳۳)	پرشیا یعنی ایران	۶۲۸۰۰۰	۹۰۰۰۰۰۰	پونڈ ۱۷۷۵۰۰۰ [illegible] کرور [illegible]		

کیفیت	اوسط خرچ فی طالب علم	تخمینہ اخراجات تعلیم	اوسط طالب علم فی کس	طالب علم
١٢	١١	١٠	٩	٨
ایک ہائی اسکول عورات کیلئے ہے اور ایک مردون کے لئے۔ سرکاری رپورٹ سے ١٨٨٧ء کے یون مستفاد ہوتا ہے کہ مذکورہ مدارس کے سوا۔ ٢٥١ مدرسہ اور ١١٩١٤ طلبہ تھے				٨١٩١٤
مدارس سرکاری (١٧) مدارس خانگی (٤٣) تعلیم جبری اور مفت نہین ہے ٣٤٠١٢٠ - پونڈ گورنمنٹ نے دیئے ہین۔		پاونڈ ٣٤٥٠٠ لے لاکھ [illegible]		٣٦١٥
تعلیم جبری اور مفت ہے مدارس ابتدائی (٢٩٢) طلبہ مدرسین مدارس خانگی۔ (١٠٠) ١٨٩٤٤ ٤٤٨	•	٣١٤٦١٥ [illegible] ٨		١٩٠٩٤
کالج [illegible] بہت سے سکول اور کالج ہیں جنمین خاص فارسی اور عربی و دینیات و ادبیات و فلسفہ قدیمہ پڑھایا جاتا ہے طہران مین چالیس سال سے دارالفنون قائم ہے جسمین یورپین پروفیسر مقرر ہین اور طہران اور تبریز مین فوجی	[illegible]	پاونڈ ٥٠٠٠٠ [illegible] لاکھ		

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام ملک	نمبر شمار
۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
		سوس ۷۱۰۳۸۸۸ [illegible] ۱۰/۸	۲۹۷۱۹۸۴	۱۰۶۳۷۴۷	پیرو	(۳۲۴)
	۵۲۸۶	ملریس ۲۴۶۳۳۱۵۹ [illegible] ۸	۴۷۰۸۱۶۸	۳۴۰۳۸	پورچوگل	(۳۲۵)
	۳۲۹۱۶	لی ۱۶۵۷۱۲۰۰۰ [illegible] ۱۰/۸	۵۵۰۰۰۰۰	۴۸۳۰۷	رومانیا	(۳۲۶)
	۴۸۲۶۴	روبلس ۱۳۲۵۸۳۸۵ [illegible]	۱۲۲۰۰۰۰۰۰	۵۴۳۴۸۶	رشیا	(۳۲۷)

کیفیت	ذریعۂ تعلیم زبان	کل خرچ تعلیم	اوسط خرچ فی طالب علم	طلبہ
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
مذکر و مونث ہر دو پر ابتدائی تعلیم جبری ہے اور مفت۔ عام مدارس ماتحت صفائی کے ہین اور مدارس اعلی ماتحت سرکار ہین۔ اور کہین کہین اضلاع مین طلبہ کے اوپر فیس مناسب لیجاتی ہے اور ایک یونیورسٹی قدیم ۲ ایک مجلس انتظامی قایم ہے ایک یونیورسٹی ہے۔ تعلیم برائے نام جبری۔ مدارس ابتدائیہ سرکاری ۹۳۷۳ جبری خانگی ۲۰۸ ٹکنی کل اور ہائی سکول (۳۲)	۲ اردو و [illegible]	۱۷۴۵۰۶		۲۴۷۹۵۲
تعلیم مفت اور جبری ہے یونیورسٹیان (۲) مدارس (۳) مدارس ابتدائیہ (۳۵۵۶) باقی ہائی سکول اور نارمل سکول ہین طلبہ ۱۵۲۸۱۹ مدارس تعلیم مدرسین (۸) طلبہ ۷۷۰) مدارس اعلی (۵۲) طلبہ ۱۰۳۳۷)		۱۸۶۵۵۹۲۵ [illegible]		۱۶۴۷۰۱
یونیورسٹی (۳) مدرسین علامہ (۱۱۰) طلبہ ۵۸۵ مدارس ابتدائیہ (۲۶۸۸۰) مڈل سکول (۱۱۲) ہائی سکول وغیرہ (۳۶۸) ٹکنی کل سکول (۴۴) جنمنےشیا		۳۳۴۱۸۳۴ دو کرور [illegible]		۲۵۱۸۴۷۲

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ میل مربع	نفوس	محاصل	مدارس	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۲۸)	فن لینڈ	۱۴۴۲۵۵	۲۳۳۰۸۴۴	مارکس ۵۵۰۰۳۱۲۸ دو کرور عث [?] السکہ [illegible]	۱۲۱۵	

نوآبادیہاے رشیا در ایشیا

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ میل مربع	نفوس	محاصل	مدارس	[illegible]
(۲۲۹)	بخارا					
(۲۳۰)	خیوا					

تمام شد نوآبادیہاے رشیا در ایشیا

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ میل مربع	نفوس	محاصل	مدارس	[illegible]
(۲۳۱)	سالویڈور	۷۲۲۵	۷۷۷۸۹۵	ڈالر ۷۴۵۴۴۱۸	۵۷۶	

طالب علم	اوسط طلبہ فی مدرس	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۸۲۲۸۸		۵۹۰۳۳۰۳		ایک یونیورسٹی مدارس ابتدائیہ کنڈرگارڈن (۱۰۱۰) ٹکنیکل سکول (۱۰۰) باقی ہائی سکول ہیں مدرسہ لڑکیاں ۴۵۔ مدارس تعلیم مدرسین ۴ مدارس جہازرانی (۷) مدارس تجارت (۶) شام کے اور اتوار کے مدارس (۳۲) کاشتکاری (۱۳) مدرسہ نسل چوپایا وہ بڑھائی کے (۱۷)
۲۸۷۱۶		۳۸۴۰۰۰		تعلیم مفت اور ضروری ہے۔ ابتدائی تعلیم کے مدارس (۶۵۷) طلبہ (۳۳۲۷۰) اعلیٰ درجہ کے مدارس جن میں دو تعلیم مدرسین کے اور تین ٹکنیکل سکول ۱۹۳ طلبہ ہیں اور ایک نیشنل یونیورسٹی ہے

سلسلہ	نام ممالک	رقبہ میل مربع	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط طلباء فی مدرسہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۳۲)	سیموا	۱۰۷۱	۳۶۰۰۰			
(۲۳۳)	سانٹو ڈومنگو	۱۸۰۴۵	۶۱۰۰۰۰	ڈالر ۳۸۲۸۳۲۹ [illegible] ۱۰ / ۸ نار	۳۰۰	
(۲۳۴)	سرویا	۱۵۰۵۰	۲۱۶۲۷۵۹	ڈینرس ۹۰۱۳۴۸۴۰	۷۷۹	
(۲۳۵)	سیام	۲۵۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰۰	پونڈ ۲۰۰۰۰۰۰ دو کروڑ [illegible]		
(۲۳۶)	ساؤتھ افریکن ریپبلک یعنی جنوبی آفریقہ جمہوری	۱۱۳۶۴۲	۷۶۸۴۸۸	پونڈ ۹۶۷۱۹۱ ایک کروڑ [illegible]		

طلبہ	اوسط طالب علم فی ہزار نفوس	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ فی انسان	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۰۰۰۰				ابتدائی تعلیم مفت اور ضروری وجبری ہے ماتحت عام رعایا کے عام مدارس اور مدارس سرکاری ابتدائی تعلیم کے واسطے ہیں۔ اور واسطے تعلیم اعلیٰ اور ٹکنیکل مدارس اور مدارس تعلیم مدرسین اور مدرسہ حرفت یونیورسٹی کے ماتحت ہیں کل مدارس کی تعداد اس ملک میں ۳۰۰ ہے اور طلبہ کی تعداد ۱۰۰۰۰ ہے
۷۶۷۰۰		۳۶۳۷۰۳۰		تعلیم جبری اور مفت ہے مدارس ابتدائیہ ۲۷۶ مڈل اسکول (۳۱) اور ایک یونیورسٹی ہے۔
				کانوٹری کے اسکول ۹۹ یعنے مدارس دیہات دارُد اسکول ۸۵۳۔ اخراجات گورنمنٹ ۶۳۸۲۳۔ پونڈ۔

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ میل مربع	تعداد نفوس	محاصل	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۳۷)	سوازیلینڈ					
(۲۳۸)	اسپین	۱۹۷۶۷۰	۱۷۵۵۰۲۴۶	پسیٹس ۷۴۷۹۹۰۵۵۰ دو کرور [illegible]	۳۱۸۱۹	
	نوآبادیہاے اسپین					
(۲۳۹)	کیوبا و پورٹوریکو					
(۲۴۰)	جزایر فلپین					
	تمام شد نوآبادیہاے اسپین					
(۲۴۱)	سویڈن و ناروے	۱۷۰۹۷۹	۴۸۰۲۷۵۱	کروز ۹۶۰۲۳۰۰۰ [illegible]	۱۰۷۲۵	

طلبہ	اوسط طلبہ روزانہ حاضر	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ فی طالبعلم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۸۵۹۱۷۳		۱۸۶۸۶۵۰ معہ لللسر لوپ کمانہ معہ ۱۵ار		تعلیم جبری ہے مدارس ابتدائیہ سرکاری و خانگی (۳۰۱۰۵) مڈل سکول ۱۷۷۴ یونیورسٹیاں (۱۰)
۷۰۹۵۵۶		۱۶۵۳۲۴۹۶۶ لعہ للسر ہمعہ پیسہ		یونیورسٹیاں (۲) مدارس ابتدائیہ ۱۰۵۷۱- ٹکنی کل سکول (۱۸) باقی ہائی سکول ہیں- نارمل اسکول (۱۳) جہازرانی کے مدرسہ (۱۰) بہرے اور گونگوں کے مدرسہ ۱۴- تعلیم جبری اور مفت ہے-

نمبر نشان	نام ملک	رقبہ مربع میل	تعداد نفوس	محاصل	مدارس	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۳۴۲)	ناروے	۱۲۴۴۹۵	۲۰۰۱۰۰۰	کرونر ۵۱۳۵۰۰۰ دو کروڑ [illegible]	۸۰۵۷	
(۳۴۳)	سوئٹزرلینڈ	۱۵۹۷۶	۲۹۱۷۷۵۴	فرانکس ۷۲۷۳۰۰۰ [illegible]	۸۸۰۳	
(۳۴۴)	ٹانگا					

طالب علم	اوسط طالب علم فی نفوس	اوسط اخراجات تعلیم	اوسط خرچ فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۷۸۶۶۶		۵۲۵۶۴۲۲		تعلیم جبری ہے (ل) ۶ اور ۷ سے ۱۴ برس تک ایک یونیورسٹی ہے۔ مدارس ابتدائیہ (۶۳۰۵) جمعیت (ل) ۱۵۹۷ باقی سکنڈری سکول ہین۔ سکنڈری سکول (۱۵۵) اور اعلی درجہ کی تعلیم کیواسطے ۲۳ مدرسہ ہین۔ اور ۵۶ مدرسے لڑکیون کے ہین۔
۵۲۲۹۵۶				تعلیم جبری اور مفت ہے۔ مدارس ابتدائی (۸۳۰) ہین مدرس ۲۹۳۹ طلبہ ۴۷۶۱۰۱ سکنڈری سکول ۴۷۶ مدرس ۱۳۸۱۔ طلبہ ۲۷۵۸۱ مڈل اسکول (۲۸) مدرسین ۴۷۶ طلبہ ۸۲۸۷۔ عام اور خانگی نارمل اسکول ۳۷ مدرسین ۳۲۵ طلبہ ۲۰۵۹۔ مدارس صنعت و حرفت ۱۳۲ مدرسین ۵۵۰ طلبہ ۹۰۰۰ مدارس کاشتکاری + مدرسین

اسکول (۱)
ترزبانی بیانی سے ہاں الہیات
معقولات اور طبابت
زبان جغرافیہ و نباتات اور
طلبہ ۲۸ـ یونیورسٹی (۵)

شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بر رقبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۳۴۵)	ٹرکی	۱۴۰۹۳۴۰	۳۹۲۱۲۱۳۱	پونڈ ۱۸۵۰۰۰۰۰ [illegible] کرور [illegible] لاکھ	۱۷۸۰	

ممالک خراجگزار ٹرکی

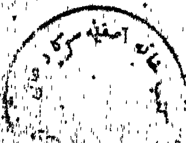
شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بر رقبہ
(۳۴۶)	بلگیریا	۳۷۸۶۰	۳۱۵۴۳۷۵	[illegible] ۸۲۶۴۷۴۰ [illegible] کرور [illegible]	۳۸۴۴	
(۳۴۷)	ساموس					
(۳۴۸)	ایجپٹ یعنی مصر	۱۰۶۹۸	۶۸۱۷۳۶۵	پونڈ ۱۰۰۱۰۰۰۰ [illegible] کرور [illegible] لاکھ	۶۶۹۴	

یونیٹڈ اسٹیٹ یعنی ممالک متحدہ امریکا

کیفیت	اوسط خرچ فی ہزار نفوس	اخراجات تعلیم	اوسط طلبہ فی ہزار نفوس	طلبہ
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
تمام مدارس ابتدائی ہین اور اور بہت سے مدارس ہین تعلیم مفت ہے۔		پونڈ ۱۰۶۰۰۰ [illegible]		
تعلیم مفت اور براے نام جبری ہے ہر ایک لڑکا چار برس مدرسہ مین رہنا چاہئے ایک یونیورسٹی ہے اور باقی تمام مدارس ابتدائی ہین۔ مدارس (۳۸۴۴) طلبہ [illegible]۷۵۷۵۹ طلبہ اناث ۲۵۱۹۶۸۔		۶۷۵۶۴۰۰ [illegible] ۸۴/۵		۱۲۹۷۷۷
مدارس ابتدائیہ (۹۶۳۹) مدارس فوقانی (۳۰) تعلیم اعلیٰ قانون طبابت فنون اور علوم متنوعہ وغیرہ کی (۱۵) گورنمنٹ یعنی سرکاری کالج ہین اور ۲ عام رعایا کے مدرسے ہین اور سرکار سو لڑکے ہر سال یورپ بغرض تعلیم روانہ کرتی ہے۔		پونڈ مصر ۹۳۵۴۴ [illegible]		مصر ۹۷۶۸

نمبر شمار	نام ممالک	رقبہ مربع میل	آبادی	آمدنی	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۴۹)	یونیٹیڈ اسٹیٹس یعنے ممالک متحدہ امریکا۔	۳۵۰۱۴۹	۶۲۶۵۴۳۰۲	ڈالر ۴۶۳۳۲۶۳۵۰ [illegible]	۲۹۸۲	
(۲۵۰)	یوروگوئے	[illegible]	۷۱۱۶۵۶	ڈالر ۱۵۴۰۹۵۰۰ [illegible]	۷۸۶	
(۲۵۱)	وینیزیولا	۵۹۳۹۴۳	۲۳۲۳۵۲۷	بولی ویرس ۴۵۰۳۱۲۲۴ دوکرور [illegible]	۱۶۴۴	

مالیہ	اوسط مالیہ فی کس	اخراجات تعلیمی	اوسط خرچ فی کس	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۵۷۵۳۲۰۸۵		۱۴۸۷۴۷۶۴۷ کرور [illegible]		تمامتر جبری تعلیم ہے سب صوبون مین۔ یونیورسٹی اور کالج (۴۳۰) کالج ہای نسوان (۱۶۷) دیسی مدارس (۲۵۶) مدارس خانگی (۱۶۱۴) مدارس واسطے پیشہ کے (۴۸۴۲) تعداد مدارس ابتدائیہ درج نہین ہے۔
۵۹۰۹۰		ڈالر ۵۱۳۲۴۹		تعلیم ابتدائی جبری ہے ایک یونیورسٹی ہے مدارس سرکاری (۱۰۸۳) خانگی مدارس (۴۴۲) مدارس فنون (۴) باقی نارمل سکول ہین۔
۴۵۰۳۱۲۰۴		۳۳۴۵۷۲۰ [illegible]		تعلیم مفت اور جبری ہے یونیورسٹیان (۲۰) کالج (۴۸) مدارس خانگی (۱۴۱۵) مدارس سرکار (۱۵۱) باقی مدارس پیشہ کے ہین (۱۱) کالج نسوان کے لئے ہین۔



العذر عند کرام الناس مقبول

اس ریورٹ کو مین نے بہت سی ارتجالی حالت و شدت علالت و کلالت طبع مین بوجہ چند حوادث جانگداز کے لاحق تہی لکہی ہے چونکہ مسئلہ مبحوث عنہا کونسل آف ریجنسی سے نواب فخر الملک بہادر وزیر تعلیمات کے تفویض ہوا تہا اور نواب ممدوح نی ایک مجلس اسکے تصفیہ کے لئے مقرر کی تہی جسکا مین بہی ممبر تہا اسلئے اسکے چہپوائی مین نہایت عجلت عمل مین لائی گئی مختلف کاتب سے لکہوایا گیا اور مختلف مطابع مین چہپوایا گیا جس سے صحت و درستی طبع کا خاطر خواہ انتظام و اہتمام نہو سکا اسیطرح سے تراجم آیات و احادیث بہی جو متفرق لوگون نے کئے وا حوالہ و عبارات عربیہ جو مختلف لوگونکے دیکہی و لکہی و بتائی گئی ہین تصحیح و درستی نہوی جسمین مین معذور و مجبور ہون۔ الغرض جب مجلس مذکور مین عام جاگیرداران کی حاضر نواب [illegible] و نواب محی الدولہ صدر الصدور و نواب [illegible] جنگ بہادر کی مخالفت سے اس رائی و مسئلہ تحریک سی اختلاف کیا تو میری احباب نے بمصالح چند در چند اسکی اشاعت کو ملتوی کر دیا اور کئی مہینہ باوجود طبع و اہتمام شائع نکرایا اب جو [illegible] [illegible] جاگیردار خاموش ہوگئے اسلئے عام اطلاع کی غرض سے اس کتاب کو شائع کیا جاتا ہے اور [illegible] جاتا ہے اگر اصحاب علم و ارباب فہم نے بنظر قدر و التفات دیکہا اور پسند کیا تو ارادہ ہے کہ دوسرے مرتبہ بافزائش ادلۂ عقلیہ و نقلیہ دیگر جنکا ذخیرہ کثیر میری پاس اسوقت موجود ہے عمدگی و صحت و درستی کے ساتہہ باہتمام تمام مکرر طبع کرائی جائی

عام اہل الرای و ہمدردان قوم و وطن سے اور معتبر اخبارات کے مضمون سے اسکے ریویو و تقاریظ کی توقع و درخواست کی جاتی ہے۔

یہ کتاب چونکہ میرے [illegible] عمر بن حمید جمعدار عرب نے اپنی ذاتی صرفہ سے طبع کرائی ہے لہذا مین نے اس [illegible] تالیف [illegible] تمام ہدیہ دیا ہے۔

[illegible] مالیات مین معروض و التماس ہے کہ [illegible]

[illegible]

والسلام [illegible]